

میری تنہائی میری جاں پہ بنی ہے سائیاں

تحریر - ارتج شاہ

مکمل ناول

اپنے ٹوٹے ہوئے خوابوں کو سمجھا لوں کیسے
تجھ کو دنیا کی نگاہوں سے چھپا لوں کیسے
اپنے ہاتھوں سے دیا دل کا بجھا لوں کیسے
میری تنہائی میری جاں پہ بنی ہے سائیاں

کمرے کی خاموشی کو توڑتی ہوئی آواز۔ اس نے اپنی آنکھوں سے نکلے ننھے سے اک قطرے کو اپنی انگلی
کی پوروں پہ چنا اور بے دردی سے ہوا میں اچھال دیا۔
اپنے درد اپنی تکلیف کو انگور کرتے ہوئے اس نے ایک اور سگریٹ سلگایا۔
کمرہ گہرے اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ وہ اپنے کمرے کی لائٹس ہمیشہ آف رکھتا تھا۔
اسے روشنی سے وحشت ہوتی تھی۔

میری ہستی کو ہرا کر دیتی سزا ہوں مولا

دے مجھے میرا پتا کوئی کہاں ہوں مولا

ایک بجے گھر کے چراغوں کا دھواں ہوں مولا

میری آواز میرے دل میں دبی ہے سائیاں -

میری آنکھوں میں جدائی کی نمی ہے سائیاں -

-- میری تنہائی میری جاں پہ بنی ہے سائیاں -

اب مزید برداشت نہ ہو سکا تو اٹھ کر میوزک بند کر دیا - اور ایک بار پھر سے اسی کرسی پہ آگیا تھا -

اسے سگریٹ پیتے نہ جانے کتنی ہی دیر ہو چکی تھی - جب کمرے میں ذرا سی روشنی ہوئی شاید دروازہ کھلنے کی وجہ سے - کیونکہ اندھیرے میں تو صرف اس کی زندگی ڈوبی تھی - اس نے خود اپنے آپ کو اندھیرے کی نظر کیا تھا -

اسے لگا شاید اس کا ملازم ہوگا اسی لیے ویلے ہی بیٹھا رہا -

جب کچھ دیر میں اپنے بالوں میں کسی کا نرم لمس محسوس کیا -

اپنے سر پہ کھڑی اپنی دادو کو دیکھ کر اس نے فوراً سگریٹ بجھایا -

اتنی جلد بازی کرنے کی ضرورت نہیں ہے بیٹا میں دیکھ چکی ہوں دادو کے لہجے میں ہلکا سا طنز تھا جسے

محسوس کر کے وہ شرمندہ سا ہو گیا

آپ یہاں مجھے بلا لیا ہوتا - آئے باہر چلتے ہیں

ارتضیٰ نے دادی کو بیٹھنے کی جگہ دی لیکن کمرے میں دھواں ہونے کی وجہ سے ایک بار پھر سے

شرمندگی نے آگھیرا - اس لئے ان کے کندھے پہ ہاتھ رکھتا انہیں کمرے سے باہر لے جانے لگا

تمہیں ذرا فکر نہیں رہی میری۔ صبح اٹھتے ہو تیار ہوتے ہو بیگ اٹھاتے ہو اور آفس چلے جاتے ہو۔ رات میرے سونے کے بعد آتے ہو۔ ایسا کب تک چلے گا۔ بس اب بہت ہو گیا تمہارا باپ بھی تمہاری روٹین سے بہت تنگ ہے۔

اگر وہ میرے ساتھ نہ ہوتا تو شاید تنہائی میں مر جاتی میں
کسی باتیں کر رہی ہیں دادو اپنے عزیز رشتے کو خود سے دور ہونے کی بات کرتے دیکھ کر ارتضیٰ حیدر
تڑپ اٹھا تھا۔

تو میں اور کیا کہوں ارتضیٰ۔ تمہارے ساتھ جو کچھ بھی ہوا وہ قسمت کا لکھا تھا اس میں میری تو کوئی
غلطی نہیں یا تمہارے باپ کی۔ تم ہمیں کیوں خود سے محروم کر رہے ہو۔
کیا اب تمہاری نظروں میں ان رشتوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔
باہر نکلو اس اندھیرے سے۔

میں اب نہیں کہوں گی تمہیں شادی کا کبھی نہیں کہوں گی
دادو نے آنکھ سے آنسو صاف کیے۔

دادو پلیز اس طرح سے نہ روئیں آپ کے آنسو مجھے تکلیف دے رہے ہیں
اور تمہاری زندگی سے بیزاری مجھے تکلیف دے رہی ہے ارتضیٰ۔
میں تمہیں خوش دیکھنا چاہتی ہوں۔

میں بس اتنا چاہتی ہوں کہ تم اپنی زندگی میں آگے بھرو۔

مجھے بھوک لگی ہے دادو اس سے پہلے کہ دادو شادی کا ٹاپک ایک بار پھر سے شروع کرتی ارتضیٰ بول
اٹھا

ارے اس سب میں میں تو بھول ہی گئی کہ میں نے آج تمہاری پسند کا حلوہ بنایا ہے سوچا تھا دونوں

دادی پوتا مل کے کھائیں گے۔ دادو اپنے آنسو صاف کیے مسکراتے ہوئے اٹھی
تمہارے باپ کو پتہ نہ چلے ورنہ پھر کھائے گا اور شکر اس کا ہائی ہو جائے گا۔
اس بڑھاپے میں بھی بالکل بچوں جیسی حرکتیں کرتا ہے تمہارا باپ دادو احسن صاحب کو کوستی کچن
میں چلی گئی۔

جبکہ دادی کی پریشانی کو سوچتے ہوئے ارتضیٰ ایک بار پھر سے اپنے ماضی میں جانے لگا تھا
ٹھیک تو کہتی تھی دادی کتنا خوش رہتا تھا وہ ابھی چار سال پہلے اس کی زندگی کتنی حسین تھی اس کی
زندگی میں اس کی پسند کی ہر چیز شامل تھی۔ وہ ضدی انسان اپنی ہر بات منوانے کا فن رکھتا تھا۔
چاہے دادو ہوں یا بابا یا پھر چاہے وہ ہی کیوں نہ ہو اس گھر میں ہمیشہ سے صرف ارتضیٰ حیدر کی چلتی
آئی تھی

اس کی ضد کے آگے اس گھر کا ہر فرد بے بس تھا۔
لیکن پھر وہ اسے چھوڑ کر چلی گئی۔ اور ارتضیٰ حیدر اپنی ذات سے ہی ناراض ہو گیا
❤️

ترکی کے شہر ازمیر میں اس وقت شوٹنگ جاری تھی اس کا فون مسلسل بج رہا تھا جسے وہ انور کرنے
کی کوشش کر رہا تھا

لیکن یہ ٹینشن بھی تھی کہ کیس شانی کا فون نہ ہو۔

کیونکہ اگر اس وقت اس کے فون پر شانی کا فون آ رہا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ آج اس کی جان
نہیں بچنے والی۔

یا تو وہ اس کا سر کسی دیوار پر دے مارے گی۔ یا اس سے خونخوار جانور کے آگے پھینک دے گی۔
تذلیل کی سوچ میں اب یہ ضرورت سے زیادہ ہو گیا کیونکہ اس کی معصوم سی شانی اتنی بھی ظالم نہیں
تھی۔

اب سارا کام پنٹا کروہ فون کی طرف آیا۔

اندازے کے مطابق اس کے موبائل پر اس کی مس بیوٹی کی تیرہ مسٹ کالز آچکی تھی۔ اب اس کا خدا ہی حافظ

اس نے کال بیک کی جیسے بڑی خوبصورتی سے اگنور کر دیا گیا۔

اور اس کے بعد تنزیل نے کالز کا کبھی نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع کر دیا۔

آخر تنگ آکر 23 کال پر شانی نے فون اٹھانے کا احسان کر دیا۔

ہیلو کون بات کر رہا ہے بار بار کیوں ڈسٹرب کر رہے ہو مجھے اگر میں فون نہیں اٹھا رہی تو سمجھ نہیں

آ رہا کہ میں آپ کو نہیں جانتی

شانی نے اسے پہچاننے سے انکار کر دیا

جس پر اس کے ہونٹوں کو مسکان چھو کر گزری۔

سوری میں بڑی تھا۔ تنزیل نے کچھ بولنے کو لب کھولیں۔

ایک منٹ ہیں کون آپ کیا میں آپ کو جانتی ہوں یا میں نے آپ سے کوئی صفائی مانگنے کو بولا میں آپ

کو جانتی ہی نہیں آپ مجھے سوری کیوں بول رہے ہیں میں نہیں جانتی آپ کو کون ہیں آپ۔۔۔؟

تمہارا عاشق اس کے لہجے میں ناراضگی محسوس کر کے وہ شوخ انداز میں بولا۔

جس پر ہمیشہ کی طرح شانی کی بولتی بند ہو گئی

اور ایک بھی منٹ ضائع کیے بغیر اس نے کال کاٹ دی اس کی اس حرکت پر تنزیل قہقہہ لگا کر ہنسنا

تنزیل ڈارلنگ شوٹ ریڈی ہے۔۔۔۔۔ اس کی فلم کی ہیروئن ایک ادا سے چلتی ہوئی اس کے قریب

آئی اور کندھے پہ ہاتھ رکھ کے بولی

تمہیں کتنی بار کہا ہے۔ دیدم مجھے اس طرح کے بے خودہ ناموں سے نہ بلایا کرو۔

اس کا ہاتھ جھٹک کر سرد مہری سے کہتا ہوں اپنی فلم کی طرف متوجہ ہو گیا۔

تنزیل احمد ترکی کے فلموں کا بہت بڑا ڈریکٹر تھا۔ ایک دنیا اسے جانتی تھی۔ بہت ہی کم عمر میں اس کا فلموں میں بہت بڑا نام تھا۔ ایک سے ایک حسین لڑکی اس کے ساتھ کچھ وقت گزارنے کو اپنی خوش قسمتی سمجھتی تھی۔

لیکن تنزیل کی زندگی سے صرف ایک لڑکی تھی تنزیل کی زندگی ایک لڑکی کے آگے پیچھے گھومتی ہے۔ وہ پچھلے چار سال سے اسے شادی کی آفر کر رہا تھا۔

اس کی بس ایک ہاں کا منتظر تھا۔

لیکن کا بس اتنا ہی کہتا تھا کہ اس نے تنزیل کو کبھی اس نگاہ سے نہیں دیکھا وہ اس کے بارے میں ایسا نہیں سوچتی وہ اسے صرف اپنا دوست سمجھتی ہے۔

تنزیل جانتا تھا کہ وہ یہ سب کچھ کیوں کہہ رہی ہے۔

چار سال پہلے جو کچھ ہوا تھا اس کو بلا کر ایک نئی زندگی شروع کرنا شافی جیسی لڑکی کے لیے تقریباً ناممکن تھا۔

ایک مرد اپنی پرانی محبت کو بلا کر کتنی آسانی سے نئی زندگی شروع کر لیتا ہے لیکن ایک عورت ہمیشہ اپنی پہلی محبت کے زیر اثر رہتی ہے شافی کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا وہ آج بھی اس شخص کو بلا نہیں پائی تھی۔

اور یہ بات تنزیل اچھے سے جانتا تھا۔



وہ ابھی ابھی میڈنگ سے فارغ ہوا تھا اب وہ اپنے آفس میں جا رہا تھا کہ اس کی نظر ویڈنگ ایریا پر بیٹھی اس عورت پر پڑی

غصے سے اس کے ماتھے کی روگیں سامنے آگئی
آپ کی ہمت کیسے ہوئی میرے آفس میں قدم رکھنے کی
وہ غصے سے چلاتے ہوئے بولا

بیٹا میں بس ایک بار تم اسے ملنے آئی ہوں میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو۔
خاموش ایک لفظ اور نہیں نکل جائیں یہاں سے اس سے پہلے کہ بابا آپ کو یہاں دیکھ لیں
مجھے تو اس سب سے کوئی فرق نہیں پڑے گا لیکن آپ کی بچی کوچی زندگی برباد ہو جائے گی
بیٹا ایک بار تم اپنے بابا کو سمجھانے کی کوشش کرو وہ مجھے طلاق دینا چاہتے ہیں
میں تمہاری سگی ماں نہ سہی لیکن ماں تو ہوں خدا کے لئے مجھے سمجھنے کی کوشش کرو مجھ سے غلطی
ہوگئی مجھے معاف کر دو

میں جانتی ہوں اگر تم نے مجھے معاف کر دیا تو تمہارے بابا بھی کر دیں گے خدا کے لئے مجھ پر رحم کرو
اس عمر میں طلاق لے کر میں کہاں جاؤں

پلیز میری مدد کرو اس جہاں میں تمہارے علاوہ میری کوئی مدد نہیں کر سکتا صرف تم ہی اپنے بابا کو
سمجھا سکتے ہو پلیز میری مدد کرو مجھ سے غلطی ہوئی ہے میں مانتی ہوں بس ایک بار مجھے معاف کر دو بس
ایک بار اگر تم کہو گے تو میں روشانے سے بھی معافی مانگوں گی
پلیز ارتضیٰ میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں

دیکھیں آنٹی پلیز یہاں سے چلی جائیں میں نہیں چاہتا آفس میں کسی بھی قسم کا کوئی تماشائے
یہ آپ کا اور بابا کا پرسنل میٹر ہے میں اس میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا
اور جہاں تک معافی کی بات ہے تو میں کون ہوتا ہوں کسی کو معاف نہ کرنے والا میں تو خود گناہگار
ہوں اس کا

میں تو خود دن رات تڑپتا ہوں اس کی ایک معافی کے لئے میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا پلیز چلی جائیں یہاں سے اس عورت سے ارتضیٰ کو کبھی بھی کوئی محبت یا لگاؤ نہیں رہا نہ تو وہ اس کا بیٹا تھا اور نہ ہی وہ اس کی ماں ہاں لیکن زندگی کے کھیل میں اس عورت نے اسے ہرانے میں سب سے اہم کردار ادا کیا تھا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے آفس میں آنے کی کیوں آئی ہو اب کچھ رہ گیا ہے برباد کرنے کو احسن صاحب غصے سے دھاڑتے ہوئے آگے آئیں

احسن خدا کے لئے مجھے معاف کر دیں خدا کے لئے مجھ سے غلطی ہو گئی آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی پیر پکڑتی ہوں رخسانہ بیگم ان کے پیروں میں آگری

دفع ہو جاؤ یہاں سے اس سے پہلے کے میں کوئی غلط الفاظ استعمال کر دوں تم ہماری زندگی میں جتنا زہر گھولنا چاہتی تھی گھول چکی اب اپنی زہریلی سوچوں کو لے کر چلی جاؤ یہاں سے احسن صاحب غصے سے دھاڑے

احسن خدا کے لئے میری بات کو سمجھنے کی کوشش کریں

گارڈز اس عورت کو اندر کس نے آنے دیا نکالو اسے یہاں سے ابھی اور اسی وقت - گارڈز کہاں مر گئے ہو سب کے سب نکالو اس عورت کو یہاں سے احسن صاحب غصے سے بولے اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئے

بابا آپ ٹھیک ے تو ہیں کیا ہوا ہے آپ کو ---؟ ارتضیٰ پریشانی سے ان کے قریب آیا اس عورت کو نکالو یہاں سے ارتضیٰ

نکالو اسے یہاں سے میرے بچوں کی زندگی برباد کر دی اس نے نکالو اسے یہاں سے ورنہ میں اسے زندہ زمین میں گاڑ دوں گا

خدا کے لیے چلی جائیں آپ یہاں سے کیا میرے بابا کی جان لینا چاہتی ہیں آپ جب ارتضیٰ سے کچھ
نہ بن پڑا تو رخسانہ بیگم پر دھاڑا
جبکہ گارڈز ان کے قریب آچکے تھے
اس سے پہلے کہ وہ رخسانہ بیگم کو دھکے مار کے وہاں سے نکالے رخسانہ بیگم اپنے منہ پر دوپٹہ رکھے
روتی ہوئی وہاں سے نکل گئی۔



شانی کہاں ہے انکل میں کب سے اسے فون کر رہا ہوں فون نہیں اٹھا رہی پلیز انکل اسے کہیں مجھے
معاف کر دے مجھ سے غلطی ہوگی آئندہ ایسا نہیں ہوگا پلیز اس سے کہے کہ مجھے معاف کر دے اور میرا
فون اٹھالیں تنزیل ابراہیم صاحب کے فون اٹھاتے بھی شروع ہو گیا جس پر ابراہیم صاحب مسکرا
دیئے

ہا ہا ہا اتنا بڑا ڈریکٹر اور ایک عام سی لڑکی سے بات کرنے کیلئے اتنا پاپر بیل رہا ہے ابراہیم صاحب نے
مسکراتے ہوئے کہا
اوہو ابراہیم انکل میں آپ کو کیا بتاؤں پلیز وہ مجھ سے ناراض ہو گئی ہے اسے کہے مجھ سے بات کر
لے دراصل ہوا کچھ ایسا کہ میری فلم کی شوٹنگ چل رہی تھی کہ اس کے بہت ساری کاکز آئی جہیں
پک نہیں کر پایا

اس کے بعد میں نے اسے فون کیا اور فون پر میری کوئی بات اسے بری لگ گئی اس کے بعد سے وہ
میرا فون نہیں اٹھا رہی پلیز میری مدد کیجئے

آپ کو بابا اور اپنی بچپن کی دوستی کی قسم تنزیل نے شرارت سے کہا
ہا ہا ہا بر خودار اپنی اور شانی کی دوستی بچانے کے لیے مجھے میری اور میرے بچپن کے دوست کی قسم

دیئے ہو

انکل آپ میرے بھی تو دوست ہیں صرف بابا کے دوست تھوڑی ہیں اب صرف مسکا لگانے سے ہی کام بن سکتا تھا ورنہ یہ ٹیری بیٹی کا ٹیرا باپ نہ جانے کیا سے کیا کر دے
ہاں بیٹا میں سیڑھیاں چڑھ رہا ہوں بس آگیا میں اس کے کمرے میں رکو میں بات کروا تا ہوں
ابراہیم صاحب نے شانی کے بیڈروم کا دروازہ کھولا تو وہ کوئی کتاب پڑھ رہی تھی۔
جبکہ پاس پڑا فون بند تھا۔

بیٹا آپ کو آپ کا دوست نہ جانے کب سے فون کر رہا ہے اور آپ ہیں کہ کتاب میں اس حد تک گم
ہیں کہ اس کا فون بھی رسپو نہیں کر رہی ابراہیم صاحب نے کمرہ کا دروازہ ناک کرتے ہوئے کہا
سوری بابا میں نے دھیان نہیں دیا۔

شانی کو اندازہ تھا کہ جو موبائل ان کے کان سے لگا ہے اس پر کال اس کے اسٹوڈنٹ دوست تنزیل کی
ہی ہوگی۔

میں ابھی اسے فون کرتی ہوں۔

نہیں بیٹا آپ یہیں سے بات کر لے وہ کب سے آپ کو فون کر رہا ہے
وہ کا مطلب اس کا اکلوتا دوست تنزیل ہی تھا۔

اس نے بابا کے ہاتھ سے فون لیا تو بابا کمرے سے باہر چلے گئے
بابا کے کمرے سے باہر جاتے ہیں اس نے فون کان سے لگایا

سوری تنزیل وہ دراصل میرا فون بند ہو گیا تھا اس لئے میں تمہارا فون رسپو نہیں کر پائی ایم سوری شانی
نے معذرت کی

کوئی بات نہیں شانی میں جانتا ہوں فون تم نے جان بوجھ کر نہیں اٹھایا تھا
میں سمجھ سکتا ہوں میری بات تمہیں بری لگی ہے

کون سی بات ---- مجھے تمہاری کوئی بات بری نہیں لگی تم کون سی بات کی بات کر رہے ہو شانی
نے اگنور کیا

چھوڑو آج مل رہی ہو مجھ سے تنزیل نے ٹاپک چیلنج کیا

اتنے مصروف ڈائریکٹر کو ایک عام سی لڑکی سے ملاقات کرنے کا وقت کہاں سے ملا شانی نے چوٹ
کرتے ہوئے کہا

ہا ہا ہا میں تمہارے لئے کبھی مصروف نہیں ہو سکتا شانی یہ بات تم بہت اچھے طریقے سے جانتی ہو مجھ
سے ملو میں تم سے بہت ضروری بات کرنا چاہتا ہوں تنزیل کا لہجہ بہت سیریس تھا

ٹھیک ہے کہاں آؤں میں ----؟

جان کوئی مجھے نہ پہچانے ----

ہا ہا ہا مشہور ہونا بھی ایک مصیبت ہے شانی کی معصوم سی مسکراہٹ اس کیلئے کسی میٹھے ہوا کی
جھونکے سے کم نہ تھی

اور یہی بات آج وہ اس پر ظاہر کرنا چاہتا تھا



آج پھر اپنے کمرے میں اندھیرا کیے بیٹھا تھا۔

جب بھی اداسی اس کی ذات پہ چھاتی وہ ایسا ہی کرتا تھا۔

اسے اس کے سگریٹ پینے سے نفرت تھی اس نے یہ عادت چھوڑنے کی بہت کوشش کی

لیکن عادتیں آسانی سے نہیں جاتی یہ انسان کو اپنے آگے بے بس کر دیتی ہیں

وہ ہمیشہ کہتی تھی یا تو سگریٹ چھوڑ دیا پھر مجھے۔

اس سے بدلہ تو کچھ نہ تھا بس اس کے سامنے سگریٹ پینا چھوڑ دیا۔۔ اور اس کے جانے کے بعد ایک

بار پھر سے سگریٹ کا سہارا لیا

آج پھر اس کی یاد ٹوٹنے لگی

آج باہر بہت بارش ہو رہی تھی

اُس کو بارش بہت پسند تھی اور اسے بارش میں وہ -

مجھے معاف کر دو خدا کے لئے مجھے ایک بار معاف کر دو میری زندگی میں واپس آ جاؤ میں مر رہا ہوں پل
پل مر رہا ہوں تمہاری جدائی مجھے مار دے گی

میں جانتا ہوں میری غلطی قابلِ معافی نہیں ہے میں نے اپنی زندگی میں تمہاری جگہ کسی اور کو دی
بہت بڑی غلطی ہوئی ہے مجھ سے میں مانتا ہوں معافی کے لائق نہیں
تم مجھے معاف نہیں کر سکتی میں جانتا ہوں تم مت کرو مجھے معاف بس میرے پاس لوٹ آؤ میرے
پاس رہو -

مجھ سے دور مت جاؤ تم جو کہو گی میں کروں گا میں جانتا ہوں میں غلط تھا
یا اللہ اسے میری زندگی میں واپس بھیج دے میں نہیں رہ سکتا اس کے بغیر - میں مر رہا ہوں اس کی
جدائی پل پل میری جان لے رہی ہے
آنسوؤں سے ترچہ وہ زمین پر بیٹھا بے تحاشہ رو رہا تھا -

لوگ کہتے ہیں مرد روتا نہیں وہ مضبوط ہوتا ہے - ارتضیٰ بھی مرد تھا دنیا کے سامنے ایک مضبوط انسان
جو ہر رات کی تنہائی میں ایک عورت کے لیے تڑپتا تھا جس کی جدائی نے اسے پل پل اذیت دی تھی
چار سال سے ہر رات وہ رویا ہر رات وہ تڑپا لیکن اس کے آنسو صاف کرنے اس کی تڑپ مٹانے اس
کی روشانے واپس نہ آئی -

اسے اندھیرے سے وحشت نہیں ہوتی تھی --- کیوں کہ اب اس کی زندگی میں اس کی روشنی نہیں
تھی - اس کی شانی نہیں تھی -



وہ بابا کو ان کا فون واپس کرنے آئی تھی جب بابا نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے پاس صوفے پر بٹھالیا اور مسکرا کر انکے قریب بیٹھی

مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے بیٹا۔۔۔ بابا نے کہا

جی بابا بولیں کیا بات کرنی ہے شانی نے مسکرا کر پوچھا

بیٹا آپ نے اپنی زندگی کے بارے میں آگے کیا سوچا ہے۔۔۔؟ سوال بالکل آسان تھا لیکن اس کا

جواب اتنا آسان نہ تھا یہ شانی اور بابا دونوں ہی جانے تھے

میں سمجھی نہیں بابا آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔۔۔۔؟ شانی نے انجان بننے کی کوشش کی

بیٹا میں آپ کی شادی کے بارے میں بات کر رہا ہوں

آپ جانتی ہیں تنزیل کیا چاہتا ہے اور آج وہ آپ کو کس مقصد سے ملنے بھلا رہا ہے

شانی نے بابا کے چہرے کی طرف دیکھا

کیا تنزیل نے آپ کو کہا ہے کہ وہ اس مقصد کے لیے مجھے ملنے بلا رہا ہے۔۔؟ شانی نے پوچھا

دیکھو شانی بیٹا وہ آپ کے بارے میں سب کچھ جانتا ہے آپ کے تلخ ماضی کی تلخ یادیں تلخ باتیں وہ

کسی بھی چیز سے انجان نہیں ہے

اس کے باوجود بھی بہت کو اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہے

وہ آپ سے محبت کرتا ہے

میری خیال میں اب آپ کو اپنی زندگی میں آگے بڑھنا چاہیے بابا کی باتوں سے شانی کی آنکھوں سے آنسو

بہنے لگے۔

دیکھو بیٹا ساری زندگی روتے دھوتے نہیں کلمے گی ہر کسی کو آگے بڑھنے کے لئے سہارے کی ضرورت

ہوتی ہے۔

آپ نے اپنی مرضی سے وہ فیصلہ کیا تھا جو غلط ثابت ہوا ہے
اب میں باپ ہونے کے ناطے آپ کی زندگی کا ایک فیصلہ کرنا چاہتا۔
کیسا فیصلہ بابا۔ - شانی کو اپنی آواز کسی گہری کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔
میں آپ کی اور تنزیل کی شادی کرنا چاہتا ہوں۔
آپ جانے ہیں یہ ممکن نہیں ہے بابا۔ -

اس دنیا میں سب کچھ ممکن ہے بس انسان میں حاصل کرنے کی ہمت ہونی چاہئے
مجھ یقین ہے میری بیٹی اپنی آزادی حاصل کرنے میں کامیاب ہوگی۔



بہت کوشش کے باوجود بھی وہ تنزیل کی بھلائی ہوئی جگہ پر نہ کاپائی۔۔۔
تنزیل ساری رات اس کا انتظار کرتا رہا۔ وہ چار سال سے اس کا انتظار ہی تو کر رہا تھا۔
وہ ہر بار اسے تکلیف و دور سے کھینچ کر خوشی کے راستے لاتا اور وہ پھر اسی راستے پر چلی جاتی۔۔۔ تنزیل
کو لگتا تھا کہ شانی کے ساتھ جو بھی ہوا کہ اس میں کہیں نہ کہیں وہ بھی قصورار ہے۔
شانی کے ایگزام ہو رہے تھے اسے یقین تھا کہ وہ یونی میں ہی ہوگی۔ اس لیے اس کے گھر جانے کی
 بجائے اس کی یونی چلا آیا۔

اسے یونی کے باہر دیکھ کر وہ اسے انور نہیں کر سکی

تم یہاں۔۔۔۔؟

تم کل کیوں نہیں آئی نہیں پوچھوں گا۔۔۔ جانتا ہوں

تمہارے سر میں درد تھا۔۔۔ یا تمہاری گاڑی خراب ہو گئی۔۔۔ یا شاید گھر پر کوئی نہیں ہو گا کیونکہ

تمہارے گھر کے نوکر تو اکثر گھاس چڑنے چلے جاتے ہیں نہ۔۔۔ ریٹ۔۔۔؟

اس کی بات پر شانی ہنس دی۔

چلو میں تمہیں لینے آیا ہوں۔

لیکن کہاں۔۔۔؟

کوئی سوال نہیں جتنا کہا ہے اتنا کرو۔ کل جو کام ادھورا رہ گیا تھا وہ پورا کرنا ہے۔ اس کے ساتھ چلتے ہوئے ایک پل کو اس کے پیر تھم گئے۔

دیکھو شانی میں ساری رات نہیں سویا۔ اب تم نے اپنی من مانی کرنے کی کوشش کی تو میں تمہیں اٹھا کر لے جاؤں گا۔

اس کی دھکیاں ہمیشہ سے ہی کافی پاورفل تھیں اس لیے شانی نے اس کے ساتھ جانے میں ہی بہتری جانی



وہ اسے اپنے ساتھ ایک ریسٹورنٹ لے کے گیا تھا
یہاں جو بھی انتظامات ہوئے تھے وہ کل کے تھے کیونکہ زمین پر پڑے ہوئے پھول مرجھا چکے تھے
یہاں تک کہ ٹیبل پر جو پھول رکھے گئے تھے وہ بھی باسی حالت میں تھے
ایم سوری مجھے تم پر اتنا غصہ تھا کہ یہ سب کچھ ری نیو بھی نہیں کر پایا۔ شرمندہ ہونے کا یہ انداز
کچھ نیا سا تھا

اپنے غصے کا اظہار بھی کر رہا تھا اور اسے اس کی غلطی بھی بتا رہا تھا

جب کہ اپنے پرپوزل پر وہ کچھ شرمندہ تھا

خیر میں جانتا ہوں کہ تم جانتی ہو کہ میں یہاں تمہیں کیوں لے کے آیا ہوں

اسی لیے بیکار میں ٹائم وسیٹ نہیں کرتے

دیکھو شانی میں تم سے محبت کرتا ہوں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں میں تمہاری زندگی کے بارے میں

سب کچھ جانتا ہوں۔

یہ بھی جانتا ہوں کہ اس وقت تمہارے دل میں کیا چل رہا ہے شانی مجھے پتا ہے پہلی محبت کو بھلا کر آگے بھرنا بہت مشکل ہوتا ہے

لیکن ایک جگہ پر رک جانا یہ بھی تو کہیں کی عقلمندی نہیں

میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں ہوں میں تمہیں ہمیشہ خوش رکھوں گا ویلے ہی جیسے پچھلے چار سال سے کوشش کر رہا ہوں

ویلے تو یہ پھول مرجھا چکا ہے لیکن پھر بھی میں تمہیں یہی والا پھول دوں گا۔۔ کیونکہ میں ایسا ہی ہوں میں نے تمہاری غلطی نظر انداز کی تاکہ تم میری غلطی کو نظر انداز کرو اسی کا نام زندگی ہے شانی ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنا ہوگا اگر تم مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتی تو بھی مجھے کوئی پروہلم نہیں ہے کیونکہ میں بس تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں اور مجھے پتا ہے جب تک تم اکیلی رہو گی تب تک تمہارے خوش رہنے کے کوئی چانسز نہیں ہیں

میں تمہیں ایک جگہ روکے ہوئے نہیں دیکھ سکتا یہ کہتے ہوئے وہ زمین پر بیٹھا اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھاما

جیب سے انتہائی نازک انگوٹھی نکالی اور اس کے ہاتھ میں پہنانے لگا

اجازت۔۔۔۔؟

اس کا سوال اسے گہرائی سوچوں سے نکال کر باہر لایا تھا

ٹھیک کہہ رہا تھا وہ ایک جگہ رک کے وہ چار سال سے اپنی زندگی برباد کر رہی تھی

یہ ٹھیک تھا کہ اب وہ کوئی دبو سی لڑکی نہیں تھی اس میں کمال کا کانفیڈنس تھا

اب وہ کسی سے بھی مقابلہ کرتے ہوئے ڈرتی نہیں تھی۔ وہ اپنے حق کے لیے لڑنا جان چکی تھی

لیکن اس سب کے باوجود بھی وہ ایک ہی جگہ کھڑی تھی کیوں ----؟

کیا اسے آج بھی اس شخص کا انتظار تھا ----؟

جس شخص نے اس کی جگہ کسی اور کو دے دی

کیا آج بھی وہ اس شخص سے محبت کر رہی تھی جس کی محبت کو روند کر وہ چلا گیا

نہیں وہ شخص اس کے قابل نہیں تھا

نہیں تھا وہ کسی قابل

یہ شخص تھا اس کی محبت کے قابل جو زمین پے بیٹھا اس سے اسے مانگ رہا تھا۔۔

ہاں۔۔ اس نے ایک لفظ میں اسے زندگی کی نوید سنائی۔

کیا کہا تم نے تنزیل نے بے یقینی سے کہا جس پر وہ مسکرا دی۔

ہاں۔۔ وہ پھر بولی۔

آنگوٹھی پہنا کر وہ کھڑا ہو گیا۔ اور اس کے بالکل قریب آ کے رکا۔

لیکن پھر اپنی بے اختیاری پر خود ہی شرمندہ ہو کر پیچھے ہو گیا۔

میں بابا سے بات کرنا چاہتی ہوں اس بارے میں شافی نے کہا تو وہ فوراً کمرے سے نکل گیا

بابا اس نے مجھے شادی کیلئے پرپوز کیا ہے میں نے ہاں کر دی بابا کی فون اٹھاتے ہی وہ بولی

میں تمہارا شکر گزار ہوں بیٹا۔۔

اور میں آپ کی مجھے آگے بھرنا ہے بابا

اسے بھلا کر پلینز میرا ٹکٹ کنفرم کروادیں مجھے پاکستان جانا ہوگا

نہیں تمہیں کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے میں یہی سب کچھ ٹھیک کروادوں گا تمہیں بالکل

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے

نہیں بابا میں پاکستان جاؤں گی میں اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر طلاق مانگنا چاہتی ہوں میں
اسے بتانا چاہتی ہوں

میں اسے بھلا کر آگے بھر رہی ہوں بابا میں اسے بتانا چاہتی ہوں کہ اگر وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھ چکا
ہے تو کی میں بھی نہیں ہوں
بابا آپ پاکستان کے لئے میرا ٹکٹ کنفرم کروادیں زیادہ دن کے لئے نہیں میں طلاق لے کر فوراً واپس
آ جاؤں گی۔

اتنا کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔

جب کہ اس کے بابا جانے تھے کہ یہ ضدی لڑکی اب کسی کی نہیں سننے والی۔



بیٹا میرے خیال میں تمہیں نہیں جانا چاہیے۔

اب بھی وقت ہے رک جاؤ میں یہیں سے سب کچھ ٹھیک کروادوں گا تنزیل اور بابا اسے ایئرپورٹ
چھوڑنے آئے تھے

نہیں بابا شاید اس طرح سے وہ مجھے طلاق نہ دے۔ آپ فکر نہ کریں آپ کی بیٹی بہت بہادر ہے وہ اپنا
خیال رکھ سکتی ہے

میں جلدی واپس آؤں گی اس نے تنزیل سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا
تنزیل کو اسے چھونے کی بس اتنی ہی اجازت تھی۔ اور تنزیل کو اس سے بھر کر اور کوئی خواہش نہ
تھی۔

وہ اسے جاتا دیکھتا رہا جب تک وہ اس کی نظروں سے اوجھل تو ہوگی



بابا اب آپ کی طبیعت کیسی ہے ارتضیٰ تیار ہو کر باہر آیا

ہاں بچے اب میں ٹھیک ہوں اور آج تمہاری میٹنگ ہے تم اتنے لیٹ ہو آؤ جلدی سے ناشتہ کرو۔ اور یہ کنٹریکٹ مجھے ہر حال میں چاہیے تم جانے ہو یہ کنٹریکٹ ہمارے لیے کتنا ضروری ہے باپ بیٹے سے فوراً ہی وہ بزنس میز بن چکے تھے جی بابا میں جانتا ہوں اور میں ناشتہ نہیں کروں گا کیونکہ اگر میں ناشتہ کرنے بیٹھ گیا تو بہت لیٹ ہو جائے گا

ارتضیٰ نے مسکراتے ہوئے سیب اٹھایا

بالکل نہیں آرام سے بیٹھو اور ناشتہ کرو میں ایلے تمہیں ہرگز نہیں جانے دوں گی دادو نے ڈپٹا اوہو پیاری دادو آپ فکر نہ کریں میں ابھی جاؤں گا اور ابھی واپس آ جاؤں گا۔

بس کنٹریکٹ سائن کرنا ہے مجھے یقین ہے کہ یہ پروجیکٹ ہماری کمپنی کو ہی ملے گا ان کے ماتھے پر بوسہ دے کر وہ باہر نکلنے لگا

آج چار سال بعد وہ واپس اس حویلی میں آئی تھی۔ ترکی سے پاکستان کی فلائٹ میں وہ صرف ایک ہی بات سوچتی رہی کیسے کرے گی وہ اس شخص کا سامنا اسے بات کرنا بھی اس نے سکھایا تھا اس کا ہنسنا بولنا لڑنا جھگڑنا وہ سب صرف اپنی ذات تک محدود رکھتا تھا

اسے پسند ہی نہیں تھا کہ وہ اس کے علاوہ کسی غیر مرد سے بات کرے مرد تو مرد اسے اس کی لڑکیوں سے دوستی پسند نہیں تھی۔

اس حویلی کے اندر قدم رکھتے ہی اس کی آنکھوں میں ڈھیروں آنسو آ گئے۔ اسی حویلی میں تو اس نے چلنا بولنا دوڑنا ہنسنا رونا سب کچھ سیکھا تھا

یہی حویلی تو تھی اس کی

پہلی پہچان تھی۔

آنسوؤں کا سمندر پیچھے دھکیل کر اس نے دروازہ کھٹکھٹانے کے لئے ہاتھ اٹھایا
لیکن لگے ہی ملے دروازہ کھل چکا تھا

وہ جو سوچ رہی تھی کہ وہ اس شخص کا سامنا کئے بغیر ہی واپس لوٹ جائے گی ہاں وہ اپنے بابا کو کہہ
کر آئی تھی کہ وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر طلاق مانگنا چاہتی ہے لیکن جہاز میں بیٹھتے ہی اس
نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اس کے سامنے نہیں آئے گی
کیونکہ اس میں کتنی بھی ہمت سہی کتنا بھی کونفیڈینس سہی لیکن آج بھی وہ شخص سے ڈرتی تھی
وہ صرف اپنے ماموں اور نانی سے مل کر لوٹ جانے والی تھی۔

لیکن ایسا نہ ہوا۔ وہ شخص اس کے سامنے کھڑا تھا شاید اس کی طرح وہ بھی بے یقینی کی کیفیت میں
تھا

اس کے چار سال کا انتظار اس کے سامنے تھا جس کے لیے وہ ہر رات تڑپا ہر رات رویا تھا۔ کتنی
دعاؤں میں سسک سسک کر اس نے اسے اپنے لیے مانگا تھا وہ اس کے سامنے کھڑی تھی
اس کی ضد اس کی محبت اس کا جنون اس کا سکون سب کچھ تو تھی وہ لڑکی جس کی جدائی میں چار
سال سے وہ تڑپ رہا تھا

ایک بھی لمحہ ضائع کیے بغیر اس نے اسے شانوں سے تھاما اور اپنے سینے میں بھج لیا



وہ بے یقینی سے پہلے کھڑا دروازے پر کھڑے وجود کو دیکھتا رہا وہ کوئی غیر نہیں اس کی اپنی شانی تھی
یہ اس کی روشانی

ارتضیٰ کے لئے جان سے بھی بڑھ کر اسی کی ضد تھی۔ کہ اسے ہمیشہ کے لئے ارتضیٰ کے نام لکھ
دیا جائے۔

وہ صرف چار سال کی تھی جب اس کے ہاتھ میں ارتضیٰ کے نام کی انگوٹھی پہنا دی گئی
اور 16 سال کی جب ارتضیٰ کے نکاح میں آگئی۔

جوانی میں پہلا قدم رکھتے ہی وہ ارتضیٰ سے محبت کر بیٹھی صرف اسے چاہنے والی صرف اسے سوچنے والی
اسی کی زندگی سے بہت دور چلی گئی اسے ہمیشہ کے لئے اسے چھوڑ کر
اور آج چار سال بعد ایک بار پھر سے اس کی باہوں میں اپنی بچپن سے لے کر
اب تک کی زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

جب ارتضیٰ نے اسے سامنے کر کے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا۔
دادو دیکھیں میری شانی واپس آگئی ہے بابا دیکھیں نا آپ لوگ وہاں کیوں کھڑے ہیں اس نے دادو اور
بابا کی طرف دیکھا جو ڈائننگ ٹیبل کے ساتھ کھڑے دروازے کی طرف دیکھ رہے تھے
آج ارتضیٰ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔

دادو نے دل ہی دل میں ارتضیٰ کی نظر اتاری اور مسکراتے ہوئے آگے بھر کر اپنی شانی کو اپنے سینے
سے لگایا۔

آگئی میری بچی۔ تیری نانہ نے تجھے بہت مس کیا۔

ان لوگوں کے بچ آکر وہ چار سال پہلے کی ہر بات کو فراموش کر چکی تھی ماموں اس کے قریب آہیں۔
اور اسے اپنے سینے سے لگایا۔

چار سال پہلے جو کچھ ہوا وہ جیسے سب کچھ بھول چکی تھی۔ اپنے ماموں اور نانا کو دیکھ کر ایک بار پھر سے جی اٹھی تھی۔ جبکہ ارتضیٰ ابھی تک اس کا ہاتھ پکڑے ہوئے کھڑا تھا۔

جب اچانک اس کا فون بجا۔ اس نے جلدی سے فون نکالا جہاں تنزیل کالنگ لکھا تھا۔ شانی نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ ارتضیٰ کے ہاتھ سے نکالا اور فون لے کر باہر لان میں چلی آئی



تنزیل تمہیں میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے یہاں کوئی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا ہے یہاں سب کچھ ٹھیک ہے میں جس مقصد کے لیے یہاں آئی ہوں پورا کر کے ہی واپس آؤں گی دیکھو میں بس اتنا کہہ رہا ہوں کہ تم اس ارتضیٰ سے دور رہنا۔ پہلے جو بھی تھا مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا لیکن اب تم میری منگیت ہو یہ بات یاد رکھنا

وہ تنزیل سے بات کر رہی تھی جب کہ اس کی نظریں شیشے کے اس پار کھڑے ارتضیٰ پر تھی جو اسے دیکھتا یہاں سے وہاں چکر کاٹ کر اس کی کال ختم ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔

لیکن اس کی کال ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی بابا یہ کس سے باتیں کر رہی ہے اتنی دیر سے۔ اور آپ لوگ مجھے جانے کیوں نہیں دے رہے ابھی اس کی کال بند کرو اتنا ہوں۔

بابا اور دادا اسے باہر نہیں جانے دے رہے تھے وہ کہہ رہے تھے کہ وہ جس سے بھی بات کر رہی ہے اس کی کال ختم ہونے کا انتظار کرو۔

ہو سکتا ہے وہ اپنی کسی سہیلی یا باپ سے بات کر رہی ہو۔

اگر تم اس طرح سے کرو گے تو یہ نہ ہو کہ وہ ناراض ہو کر واپس چلی جائے۔

اور میٹنگ پر نہیں جا رہے تم۔ میں نے تمہیں بتایا ہے ارتضیٰ یہ میٹنگ ہمارے لیے بہت ضروری ہے۔ لیکن اگر تم نہیں جاسکتے تو میں چلا جاتا ہوں بابا نے اسے افردی

ارے نہیں نہیں بابا میں تو اس کی کال ختم ہونے کا انتظار کر رہا تھا اچھا ٹھیک ہے میں جاتا ہوں
جلدی آ جاؤں گا۔

پھر اپنی شافی سے بہت ساری باتیں کروں گا اور ایک ہفتے تک آفس کا منہ تک نہیں دیکھوں گا۔
اس نے بات کرتے کرتے اینڈ پر اپنے ارادہ بتایا جس پر بابا مسکرا دیے
ہاں بیٹا اب ہم بھی انتظار نہیں کریں گے بس اب تو شافی کو رخصت کر کے ہمیشہ کے لیے تمہارے
پاس لے آئیں گے

اب اپنے بچے کو میں مزید اداس نہیں دیکھ سکتی داد نے اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو چھپایا
جیسے ہی شافی کو لگا کے ارتضیٰ جا چکا ہے اس نے جلدی سے کال ختم کی اور نانو اور ماموں کے پاس آ
گئی کیونکہ طلاق کی بات ارتضیٰ سے کرنا اس کے بس میں نہیں تھا




فون بند کرنے کے بعد وہ نانو کے پاس آکر بیٹھی نانو اسے محبت سے دیکھتی تو کبھی اس کا چہرہ چومتی۔
اور پھر کوئی پرانی بات چھیڑ دیتی ہے تقریباً دو گھنٹے تک ان کے پاس بیٹھی رہی
اس نے بچپن سے ہر دن اپنی نانو کے ساتھ گزارا تھا لیکن اب وقت ایسا گیا تھا کہ وہ چار سال سے
اپنی نانو اور ماموں سے دور تھی

نانو مامی کہاں ہیں بہت دیر نظر دوڑانے کے بعد بھی اسے کہیں رخسانہ بیگم نظر نہ آئیں تو پوچھنے لگی
تیرے جانے کے کچھ دن بعد ہی اسے اور اس کی بھتیجی کو تیرے ماموں نے گھر سے نکال دیا۔
خیر تو چھوڑا ان سب باتوں کو تھوڑی دیر آرام کر لے پھر ارتضیٰ آجائے گا تو تجھے آرام کرنے کا بھی
موقع نہیں ملے گا نانو نے مسکراتے ہوئے ارتضیٰ کی بیتابیاں بتائیں

تو شافی چاہ کر بھی یہاں آنے کی اپنی حقیقت نہ بتا پائی لیکن اسے کچھ بھی چھپانا نہیں تھا اسے یہ
بات بتانی تھی کہ وہ یہاں کس مقصد کے لیے آئی ہے

جی نانو میں تھوڑی دیر آرام کر لیتی ہوں پھر مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے
ہاں کیوں نہیں میری جان مگر یہ تو بتا کے رات کو کیا کھائے گی تو میں اپنی لاڈلی کے لیے اپنے ہاتھ
سے بناؤں گی اس کی پسند کی چیز اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا
آپ کے ہاتھ میں جادو ہے نانو

آپ جو بھی بنائیں گی آپ کی شانی کھالے گی۔ ان کا گال چوم کر وہ اپنے کمرے میں آگئی
یہ کمرہ جس میں اس کی کئی سالوں کی یادیں جڑی تھی جہاں وہ بچپن سے رہ رہی تھی


ارتضیٰ کا چار بار فون آچکا تھا

اس نے میرے بارے میں بات کی۔۔۔؟ اس نے میرے بارے میں کچھ پوچھا۔۔۔۔؟
مجھے مس کیا اس نے۔۔۔۔۔؟ مجھ سے ناراض ہو گئی نہ بہت اس کا حق بنتا ہے میں منالوں گا
اسے۔

دیکھیے گا زیادہ دن ناراض نہیں رہنے دوں گا میں اسے
اب میں بالکل غصہ نہیں کروں گا اس لیے بالکل نہیں ڈانٹوں گا ایک بار اسے کھو کر اس کی
اہمیت جان چکا ہوں۔

اب دوبارہ اپنے کسی بھی رویے سے اسے کھونا نہیں چاہتا۔
ارتضیٰ کے لہجے میں خوشی جھلک رہی تھی جیسے آج اس نے اپنی محبت کو پالیا تھا اور ایسا ہی تو ہوا تھا
آج چار سال بعد وہ واپس آئی تھی اس کی محبت اس کے سامنے کھڑی تھی
ارتضیٰ ابھی تک اس لمبے میں قید تھا جب اس نے چار سال بعد رسانی کو اپنی باہوں میں لیا تھا کتنا
حسین احساس تھا یہ۔

یہ میڈنگ کب ختم ہوگی۔۔۔۔۔ ارتضیٰ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ایسی میڈنگ کو ختم کرنے کے بارے میں سوچ رہا تھا جو ابھی شروع بھی نہ ہوئی تھی



ارتضیٰ جتنا جلدی ہو سکے آفس سے واپس آیا اس کا مقصد شانی کے ساتھ وقت گزارنا تھا وہ چاہتا تھا کہ وہ کچھ وقت اپنی شانی کے ساتھ گزارے لیکن وہ گھر واپس آیا تو شانی کہی نہ تھی ایک بار ارتضیٰ پریشان ہو گیا کہیں شانی اسے چھوڑ کر واپس تو نہیں چلی گئی

یہی سوچتے ہوئے وہ کچن میں آیا دادو شانی کہاں ہے میں ہر جگہ ڈھونڈ چکا ہوں کہاں گئی ہے وہ کہی واپس تو نہیں چلی گئی اس کے لہجے میں پریشانی دادو صاف محسوس کر رہی تھی وہ اپنے کمرے میں ہے ارتضیٰ پریشان کیوں ہو رہے ہو میں نے اسے آرام کرنے کو بھیجا تھا یہی ہے وہ کہیں نہیں گئی دادو نے اس کی پریشانی دیکھ کر جلدی سے بتایا

اچھا اپنے کمرے میں ہے۔۔۔۔۔ ارتضیٰ پرسکون ہوا اچھا میں اس کے پاس جا رہا ہوں۔۔۔ یہ کہہ کر ارتضیٰ اس کے کمرے میں جانے لگا ارے بیٹا رک جاؤ وہ آرام کر رہی ہے بیچاری سفر سے آئی ہے تھکی ہوئی ہے اچھا دادو میں اسے بالکل تنگ نہیں کروں گا اگر وہ سو رہی ہوئی تو صرف پاس بیٹھ کے دیکھوں گا

آپ فکر نہ کریں میں اسے بالکل تنگ نہیں کروں گا ارتضیٰ کو سمجھانا بہت مشکل کام تھا اس لئے دادو بھی چپ ہو کر کھانا بنانے لگی جبکہ وہ سیدھا شانی کے کمرے میں چلایا

وہ ہمیشہ سے ہی اس کے کمرے میں آتا جاتا تھا اس کے کمرے میں آنے کے لئے اسے کسی کی اجازت کی ضرورت نہ تھی لیکن اگر کوئی اس سے ملنا چاہے تو اس کے لیے پہلے ارتضیٰ کی اجازت لینا بہت ضروری تھا



ارتضیٰ اس کے کمرے میں آیا تو وہ وہاں نہیں تھی واش روم میں پانی کے گرنے کی آواز سن کر وہ پرسکون سا ہو کر اس کے بیڈ پر لیٹ گیا اور اس کے واپس آنے کا انتظار کرنے لگا تھوڑی دیر بعد وہ بالوں میں ٹاول لپٹے بے دھیانی میں ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہو گئی اس نے یہ دیکھنے کی زحمت بھی ناکی کہ اس کے کمرے میں کوئی موجود ہے۔ وہ کافی دیر اسے اسی طرح بال سکھاتے دیکھتا رہا۔

پھر آہستہ سے اٹھ کر اس کے قریب آکر کھڑا ہو گیا اچانک اپنے پیچھے کسی کو دیکھ کر شانی چونک اٹھی۔

ریلکس شانی یہ میں ہوں اتنا گھبرا کیوں رہی ہو تمہیں پتا ہے نہ تمہارے کمرے میں میرے علاوہ کوئی نہیں آسکتا چہرے پر مغرور مسکراہٹ لیے وہ اس کے سامنے کھڑا تھا۔

وہ آج بھی ویسا ہی تھا اس کی ذات کا غرور۔ اس کی شخصیت آج بھی ویسی ہی تھی۔

بدل تو وہ گئی تھی رسوا تو وہ ہوئی تھی اپنا گھر چھوڑ کر جانا اسے پڑا تھا وہ شخص تو آج بھی ویسا ہی تھا۔ اس کی شخصیت میں ذرا برابر تبدیلی نہ آئی تھی۔

اس کی مسکراہٹ دیکھ کر شانی کو غصہ آنے لگا اور زیادہ غصہ اسے اس کی صبح والی حرکت پر آیا تھا۔ ارتضیٰ میرا راستہ چھوڑیں مجھے جانا ہے یہاں سے۔ اسے نظر انداز کرنے کی ایک ناکام سی کوشش کی نہیں چھوڑوں گا چار سال بعد دیکھ رہا ہوں تمہیں جی بھر کر دیکھنے تو دو۔ لفظ التجائی بھی لیکن لہجہ حق

جتا رہا تھا۔

میں نے کہا میرا راستہ چھوڑیں نانو باہر انتظار کر رہی ہیں۔

اور میں جو چار سال سے انتظار کر رہا ہوں اس کا کیا۔۔۔۔؟ کہتے ہوئے اس نے اس کا ہاتھ تھاما

ارتضیٰ پلیز میرا ہاتھ چھوڑیں اس نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑوایا۔

اور بنا اس کی طرف دیکھے کمرے سے باہر نکل گئی۔

ارتضیٰ بے یقینی سے جاتا دیکھتا رہا۔ آج تک ایسا نہیں ہوا تھا کہ اس کی شافی اس کا ہاتھ جھٹک دے

لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ ناراض ہے اس نے کوئی چھوٹی سی غلطی تو نہ کی تھی اس نے اپنی شافی کی

جگہ کسی اور کو دی تھی۔

اس نے اپنی محبت کی توہین کی تھی۔ سزا کا حقدار تو تھا وہ۔ تو پھر اس سے اچھے کی امید کیوں لگائے

ہوئے تھا۔

وہ حق پر تھی ناراض ہونا اس کا حق تھا۔

اور اسے منانا اس کا فرض۔ اور ارتضیٰ کو اب اپنا فرض نبھانا تھا



کھانے کی ٹیبل پر بھی ارتضیٰ اس سے بات کرنے کی کوشش کرتا رہا جب کہ وہ نانو اور ماموں کے ہر

سوال کا جواب دیتی لیکن اس سے کوئی بات نہ کرتی

اپنے آپ کو اس طرح سے اگور کیے جانے پر ارتضیٰ کو بہت غصہ آیا پھر وہ اسے کچھ کہہ بھی نہیں

سکتا تھا

کیونکہ آج وہ اس سے اگور کر رہی تھی تو اس کی وجہ بھی تو وہ خود ہی تھا

کھانا کھاتے ہوئے ارتضیٰ کا دھیان اس کے ہاتھ پہ گیا جہاں اس نے کبھی اسے بریسلیٹ پہنایا تھا

لیکن آج وہ وہاں نہیں تھا

ارتضیٰ نے جب سے اسے وہ والا بریسلیٹ پہنایا تھا اس نے اتارنے کی غلطی نہ کی کیوں کہ ایک بار

ہاتھ دھونے کے بعد اسے واشروم میں چھوڑ دیا تھا جس کے بعد ارتضیٰ نے اسے اتنا ڈانٹا کہ اس کے بعد اس کی ہمت ہی نہ ہوئی وہ اسے اپنے آپ سے الگ کرنے کی۔
لیکن شاید اب اسے نہ ارتضیٰ کا ڈر تھا اور نہ ہی اس محبت کی نشانی کی ضرورت
کھانا کھانے کے بعد وہ ایک بار پھر سے اپنے کمرے میں چلی گئی۔
ارتضیٰ اس کے کمرے میں آیا تو فون پر مصروف تھی۔

کیا تم یہ فون پر بعد میں بات نہیں کر سکتی مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے
سوری میں ضروری بات کر رہی ہوں آپ بعد میں آجائے گا شانی نے جواب دیا اور ایک بار پھر سے فون
پر مصروف ہو گئی

میں انتظار کر لیتا ہوں یہ کہہ کر وہ اس کے بیڈ پر بیٹھ گیا
جبکہ شانی اٹھ کر بالکنی میں آئی اور پھر بالکنی کا شیشے کا دروازہ بند کر دیا
اب وہ اسے دیکھ تو سکتا تھا لیکن سن نہیں پا رہا تھا
وہ کافی دیر اس کا انتظار کرتا رہا لیکن اس کی کال تھی جو ختم ہونے میں نہیں آرہی تھی یا اسے یہاں
دیکھ کر اس نے وہ کال لمبی کر لی

اس کا دل چاہا کہ ایک ہی بار میں اس کا دماغ ٹکانے لگا دے۔ لیکن یہ وقت ٹھیک نہیں تھا صبح
اسے بہت ضروری میٹنگ پہ جانا تھا اس لیے وہ شانی سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن اس کی شانی اسے
منہ نہیں لگا رہی تھی

تو وہ مجبور ہو کر اٹھ کر چلا گیا

اپنے کمرے میں جانے کی بجائے وہ دادو کے کمرے میں آیا
ارے میرا بچہ ابھی تک جاگ رہا ہے اس وقت تک تو اپنی آدھی نیند پوری کر چکا ہوتا ہے دادو نے اسے

اپنے پاس بلایا

ارتضیٰ ان کے پاس ان کی گود میں آکر لیٹ گیا

دادو وہ مجھ سے بات نہیں کرتی میں اس کے کمرے میں گیا تھا اس سے بات کرنے تو وہ نجانے کس پر فون پر لمبی لمبی باتیں کر رہی تھی اور مجھے دیکھنا تک گوارا نہیں کیا ارتضیٰ نے بچوں کی طرح منہ بناتے ہوئے کہا

ناراض ہے نا تجھ سے اس لیے ایسا کر رہی ہے

تو منائے گا ایسے تو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا دادو نے سمجھاتے ہوئے کہا

دادو میں کل اس کا فون ہی توڑ دوں گا ارتضیٰ نے مسئلہ کا حل نکالا جس پر دادو مسکرا دیں فکر مت کر کل میں پوچھوں گی کہ کس سے باتیں کرتی رہتی ہے ایسے ہی میرے بیٹے کا دل جلاتی ہے

دادو نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا



صبح ہوتے ہی دادو اس کے کمرے میں آئی۔

ارے بیٹا تم تو جاگ رہی ہو مجھے کگا ابھی سو رہی ہو گی

نانو میں وہاں جا کر آپ کی تربیب نہیں میں بھولی اب بھی صبح سویرے اٹھتی ہوں۔ تاکہ سارے فرشتوں کو گڈ مارنگ کہہ سکوں۔

اس نے مسکراتے ہوئے نانو کا گال چوما۔

بچپن میں جب دادو اسے نماز کی عادت لگا رہی تھی تو وہ کہتی تھی کہ صبح صبح جاگو تاکہ فرشتوں کو گڈ مارنگ کہہ سکوں۔

وہ فرشتے سارا دن تمہارے ساتھ رہ کر تمہاری حفاظت کریں گے۔

اچھا بتاؤ ناشتے میں کیا کھاؤ گی نانوں نے پیار سے پوچھا
میری پیاری نانوں کے ہاتھ کے آلو کے پراٹھے اور کیا شانی ے چٹخارے لیتے ہوئے کہا۔
ارے واہ کیا یاد دلادیا ابھی بناتی ہوں ارتضیٰ کو بھی بہت پسند ہے تمہارے جانے کے بعد تو اس نے
کوئی بھی فرمائش کرنا ہی چھوڑ دیا۔ چلو آج تمہارے بہانے وہ بھی کھا لے گا۔
بس اتنا کہہ کر دادو باہر جانے لگیں

مجھے تم سے ذرا سی بات کرنی تھی برا مت منانا یہ تم جس سے فون پر باتیں کرتی ہو وہ کون ہے
----؟ وہ کبھی بھی کسی کی پرائیویسی میں انٹرفیر نہیں کرتی تھی لیکن رات کو ارتضیٰ کی بے چینی
دیکھ کر وہ پوچھے بنا نہ رہ سکی۔

میرا منگیتر ہے نانوں چھپانے کا کوئی فائدہ نہ تھا اس لیے اس نے نانوں کو حقیقت بتائیں۔
نانوں میں یہاں آپ کے پوتے سے طلاق لینے آئی ہوں تاکہ میں اپنی زندگی میں آگے بھر سکوں۔
جس طرح سے وہ بھر گیا تھا چار سال پہلے۔ شانی نے کہا
نہیں شانی بیٹا وہ نہیں آگے بھرا وہیں کھڑا ہے جہاں تم اسے چھوڑ کر گئی تھی۔
اور کوئی ضرورت نہیں ہے طلاق لینے کی بہت ہی ناپاک لفظ ہے یہ خبردار جو آئندہ نام لیا
۔ اور ارتضیٰ کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے کوئی تمہارا منگیتر تھا میں تمہارے باپ سے رخصتی کی
بات کرتی ہو۔

دادو فیصلہ سنا کر باہر جانے لگیں ان کے چہرے پر گھبراہٹ واضح تھی۔ وہ اپنے پوتے کو ایک بار
پھر سے اندھیرے کی نظر نہیں کر سکتی تھی ابھی کل ہی تو اس نے جینا شروع کیا تھا۔
اس نے دادو کو نہیں روکا روکنے کا کوئی فائدہ ہی نہ تھا اور نہ ہی کمرے سے نکلی
پھر تقریباً دن کے وقت اس نے ایک فیصلہ کیا اسے یقین تھا ارتضیٰ اب تک جا چکا ہوگا۔

اس نے اپنے بیگ سے طلاق کے کاغذات نکالے اور ماموں کے کمرے میں چلی آئی



ماموں مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے ان کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹا کر کہا بیٹا آؤ نہ کیا بات کرنی ہے انہوں نے اسے اپنے پاس بٹھایا احسن صاحب کو کبھی بھی بیٹی کی کمی محسوس نہ ہوئی کیونکہ اپنی بہن کے انتقال کے بعد ان کی آخری نشانی شانی ہمیشہ کے لئے ان کے پاس آگئی

شانی کی پرورش انہوں نے خود کی تھی۔ ارتضیٰ اس سے عمر میں 10 سال بڑا تھا۔ وہ صرف چار سال کی تھی جب اس کے باپ سے اسے اپنے بیٹے کے لئے ہمیشہ کے لئے مانگا تھا۔ اس وقت اس رشتے پر کسی نے اعتراض نہ کیا۔

ارتضیٰ کو لندن ہائی اسٹڈی کے لیے بھیجا جا رہا تھا۔ جب اس نے یہ شرط رکھ دی کہ جب تک اس کا نکاح شانی سے نہیں پڑھایا جاتا تب تک وہ لندن نہیں جائے گا۔ اور اس طرح سے شانی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ارتضیٰ کے نام لکھ دی گئی۔

شانی نے اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے پیپر اپنے ماموں کے سامنے رکھے طلاق کے کاغذات دیکھ کر احسن صاحب پریشان ہو گئے ماموں میں اپنی زندگی کھل کر جینا چاہتی ہوں میں اپنی زندگی میں آگے بڑھنا چاہتی ہوں مجھے یقین ہے آپ اس فیصلے میں اپنی بیٹی کا ساتھ ضرور دیں گے۔

بس اتنا کہہ کر پیپر ان کے سامنے رکھ کر وہ باہر چلی گئی



آج بھی ارتضیٰ جلدی گھر واپس آیا تھا

گھر آکر دیکھا دادو شانی کو کوئی بات سمجھا رہی تھی دادو کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر اسے کچھ عجیب سا لگا

جبکہ بابا خاموشی سے اس کے ساتھ بیٹھے تھے

اس کا ارادہ پہلے فریش ہونے کا تھا

اس لئے وہ پہلے اپنے کمرے کی طرف جانے لگا وہ چاہتا تھا کہ شانی اور دادو جو بھی بات کر رہی ہیں وہ سکون سے کر لے۔

ارتضیٰ بیٹا یہاں آو کے ان پیپر سائن کرو۔ بابا کی آواز پر وہ پلٹا

جی بابا کہیں کہاں سائن کر کرنا ہے اس نے اپنی جیب سے پینسل نکالے ہوئے کہا۔ اسے لگ رہا تھا کہ کوئی آفس کی فائل ہے جن پر سائن کرنا ہے۔

یہاں ان کاغذات پر بابا نے کاغذ اس کے سامنے رکھے۔

اپنے سامنے طلاق کے کاغذات دیکھ کر اسے اس طرح سے لگ رہا تھا جیسے اسے کوئی اندھیرے میں دھکیل رہا ہے اس نے بے یقینی سے شانی کی طرف دیکھا لیکن وہ اس کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی غصے سے ماتھے کی رگیں باہر آگئی۔

ابھی کل ہی تو اس کی خوشیاں اس کی زندگی میں واپس آئی تھی اور یہ بے رحم لڑکی اس سے اس کی خوشیاں چھین رہی تھی

وہ بے یقین سا اسے دیکھتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا



اس نے باری باری سامنے بیٹھے تینوں نقوش کو دیکھا

اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس کے جان سے پیارے بابا اس کے سامنے بیٹھ کر اس کی جان نکال رہے تھے۔

کیا وہ اس کے چار سال کے حالات سے بے خبر تھے نہیں ایسا تو نہیں تھا وہ تو سب کو جانے تھے وہ جانے تھے کہ اس نے شانی کا کتنا انتظار کیا ہے کتنا تڑپا ہے اس کے لیے لیکن اس کے باوجود بھی وہ اس کی بجائے شانی کا ساتھ دے رہے تھے کیوں -----؟ غصے سے اس کے ماتھے کی رگیں باہر واضح ہونے لگی

بابا نے اس کے سرخ چہرے سے اس کے غصے کا اندازہ لگا لیا تھا لیکن پھر بھی وہ شانی کا ساتھ دے رہے تھے۔

بیٹا جلدی سے سائن کروان کاغذات پر بابا نے پھر سے کہا۔
اس نے غصیلی نگاہوں سے اپنے باپ کو دیکھا جو اس اپنے ہاتھ سے اپنے بیٹے کی جان لے رہے تھے

ضدی - بدتمیز - نافرمان تو وہ بچپن سے تھا وہ بابا کی بات صرف تب مانتا تھا جب اسے اپنا کوئی مطلب ہوتا۔

بابا کی دوسری شادی کرتے ہی وہ ان سے دور ہو گیا تھا لیکن شانی کے جانے کے بعد وہ ایک بار پھر اپنے بابا کے بہت کلوز ہو گیا۔
اس نے سب کی طرف دیکھا پھر پرسکون سا ہو کر صوفہ کے ساتھ ٹیک لگا کر ٹیبل پر ٹانگیں رکھ کر بیٹھ گیا۔ بابا نے حیرانگی سے اس کی چار سال پہلے والا انداز دیکھا

پھر اس نے بابا اور دادو کو انگور کر کے سیدھا شانی کی طرف دیکھا۔۔۔ تو تم یہاں مجھ سے طلاق لینے آئی ہو۔۔۔؟

اس کے اس طرح سے دیکھنے پر ایک بار تو روشانے کا دل زور سے دھڑکا لیکن یہ وقت ڈرنے کا نہیں تھا بلکہ مقابلہ کرنے کا تھا اسے اپنی خوشیوں کے لیے خود ہی آگے بھر کر اس انسان کا مقابلہ کرنا تھا۔
- تو پھر وہ چپ کیوں رہتی۔۔۔

جی ہاں۔۔۔ مختصر سا جواب آیا

غصہ ضبط کرنے کی وجہ سے اس کا چہرہ مزید سرخ ہو رہا تھا۔

کیوں۔۔۔؟ پھر سوال پوچھا

دیکھو ارتضیٰ میری بات سنو بابا نے کچھ کہنا چاہا

دیکھیں بابا آپ سے بات نہیں کر رہا ہوں میں اپنی بیوی سے بات کر رہا ہوں پلیز یہ ہم دونوں کا پرسنل میٹر ہے آپ بیچ میں مت بولیں اس کے لہجے میں بدتمیزی صاف واضح تھی

ان چار سالوں میں بابا کو کہاں اس کے اس لہجے کی عادت رہی تھی۔ اسے اس طرح سے بدتمیزی کرتے دیکھ کر بابا خاموش ہو گئے۔

ہاں تم سے پوچھ رہا ہوں میں کیوں چاہتی ہو مجھ سے طلاق۔۔۔؟ غصے سے پوچھا

کیونکہ میں اس رشتے کو نہیں نبھانا چاہتی میں اپنی زندگی اپنے طریقے سے گزارنا چاہتی ہوں۔

میں شادی کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ اس بار شانی نے نظریں چڑا کر کہا کیوں کہ سے لگ رہا تھا کہ یہ بات

ارتضیٰ کے سامنے کرنا آسان ہے لیکن ایسا نہیں تھا

کون ہے وہ جس سے تم شادی کرنا چاہتی ہو لہجے میں اتنی نفرت تھی کہ کوئی غیر بھی نوٹ کر لیتا۔

اس سے آپ کو کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے۔ آپ بس مجھے اس نامی گرامی رشتے سے آزاد کریں تاکہ میں اپنی زندگی سکون سے گزار پاؤں۔ شانی نے در بدر جواب دیا مجھے مطلب ہے۔ ارتضیٰ دھاڑتے ہوئے صوفے سے اٹھا اور زور سے ہاتھ میں پکڑا اپنا موبائل زمین پر پھینکا۔

مجھے مطلب ہے مسز ارتضیٰ حیدر مجھے اس کا قتل کرنا ہے۔ میں جان سے مار ڈالوں گا اس انسان کو جو میرے علاوہ تمہیں چاہے گا۔ آنکھیں نوچ لوں گا اس کی جو تمہیں دیکھے گا۔

بتاؤ مجھے کون ہے وہ میں بھی تو دیکھوں کون ہے جو ارتضیٰ حیدر کی چیز پر اپنی نظر رکھ رہا ہے۔ ارتضیٰ غصے سے دھاڑتے ہوئے بولا۔

مسٹر ارتضیٰ حیدر میں کوئی چیز نہیں ہوں انسان ہوں اور مجھے میری مرضی کی زندگی گزارنے کا پورا حق ہے۔ وہ اسی کے انداز میں چلاتے ہوئے بولی

اس کی بات سن کر وہ ذرا سا مسکرایا ہاں انسان ہو لیکن ہو تو میری۔ ہاں تمہیں تمہاری زندگی گزارنے کا حق ہے لیکن وہ حق اگر میں تمہیں دوں تو۔

اور اب سے تمہیں تمہارے سب حقوق ملیں گے بابا رخصتی کی تیاری کیجئے۔

میں اب رخصتی چاہتا ہوں ویسے بھی بہت وقت گزر چکا ہے۔۔۔ میں نے اسے ضرورت سے زیادہ ڈیل دے دی

سب سے یہ اپنی ذمہ داریاں نبھائے گی۔ ارتضیٰ کہتے ہوئے باہر جانے لگا

میں کسی قیمت پر ان سے شادی نہیں کروں گی۔ ماموں آپ کچھ بول کیوں نہیں رہے ہیں صرف ایک ہفتے کے لیے آئی ہوں میں چلی جاؤں گی یہاں سے واپس ان سے ہی میری زندگی آزاد کر دے میں مزید مشکلات کا سامنا نہیں کر سکتی۔ ماموں آپ چپ کیوں کھڑے ہیں نانا آپ تو کچھ بولیں یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے۔۔۔ روشا نے نے دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

شانی بیٹا تم اس کی ضد جانتی ہو نانا نے اسے سمجھانا چاہا۔

کیا مطلب ہے نانا ان کی ضد کیا میری کوئی زندگی نہیں ہے کیا میرے کوئی خواب نہیں ہیں یا مجھے جینے کا حق نہیں ہے۔ مجھے کسی قیمت پر ان سے شادی نہیں کرنی بتا دیجیے گا انہیں۔ طلاق تو میں ہر قیمت پر لے کر رہوں گی۔ اور اب میرے ساتھ کوئی زبردستی نہیں چلے گی بس اتنا کہہ کے وہ اپنے کمرے میں بند ہو گئی



کمرے میں آکر نہ چاہتے ہوئے بھی وہ بلک بلک کر رونے لگی اس نے کتنی آسانی سے سوچ لیا تھا کہ وہ ارتضیٰ سے طلاق مانگے گی تو وہ اسے چھوڑ دے گا کیا اتنا ہی آسان تھا یہ سب کچھ کرنا وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر طلاق مانگنے آئی تھی۔۔

وہ جو بچپن سے اس کی آنکھوں میں دیکھنے سے ڈرتی تھی۔ محبت نام سے بھی نہ واقف تھی وہ جب اس شخص نے اس سے کہا تھا کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے

اس پر صرف اس کا حق ہے

کتنی آسانی سے وہ اس کے دل اور دماغ پر چھا گیا تھا وہ

اپنے علاوہ کبھی کسی کو اتنا حق ہی نہ دیا کہ اس کے حواسوں پر چھا سکے

وہ تو دادو کو بھی اس سے پیار کرنے سے منع کرتا تھا

وہ کہا کرتا تھا دادو اس سے پیار نہ کرے یہ نہ ہو کہ یہ آپ کو مجھ سے زیادہ چاہنے لگے میں چاہتا ہوں کہ وہ صرف مجھ سے محبت کرے

کتنا مطلبی تھا یہ شخص اتنا خود غرض کے اسے صرف اپنی ذات تک محدود رکھنا چاہتا تھا۔

وہ اسے کالج میں سہیلیاں تک نہیں بنانے دیتا تھا اس کا کہنا تھا کہ وہی اس کا دوست ہے وہی اس کا ساتھی ہے وہی اس کا ہمسفر ہے اسے اپنی ہر پرالہم اس سے شیئر کرنی چاہیے وہ اس کے ذہن پر اس حد تک سوار تھا کہ روشانی کی ہر سوچ اس سے شروع ہو کر اس پر ختم ہوتی

تھی



میں نے تمہیں کہا تھا وہاں پر مت جاؤ لیکن تم نے میری بات نہیں مانی خیر جو بھی ہے میں سب کچھ میں کر لوں گا تم بس واپس آ جاؤ

خود ٹینشن لے لے کر اور رو کر اب اس نے تنزیل کو بتا دیئے کا فیصلہ کیا تھا۔

نہیں تنزیل میں ایسے واپس نہیں آ سکتی اسے مجھے طلاق دینی ہوگی اگر ایسے نہیں تو کورٹ کے تھرو

شافی تمہیں لگتا ہے کہ وہ تمہیں طلاق دے گا وہ بھی اس حالات میں جب تم سے طلاق مانگ رہی ہو اور وہ رخصتی کی بات کر رہا ہے۔

تم پریشان مت ہو میں پاکستان آنے کی کوشش کرتا تنزیل نے مسئلہ کا حل نکالنا چاہا نہیں تنزیل تمہیں یہاں آنے کی ضرورت نہیں ہے میں سب کچھ ہنڈل لوں گی تنزیل کی بات سننے ہی اسے ارتضیٰ کی بات یاد آ گئی کہ وہ اسے جان سے مار دے گا اور وہ ایسا کر سکتا تھا

کوئی اسے ایک نظر دیکھ کیا لیتا ارتضیٰ اس کی جان خطرے میں ڈال دیتا اور ویشا نے تنزیل کی جان پر

رسک نہیں لے سکتی تھی

ارتضیٰ ضد میں آکر کیا کرتا ہے یہ اسے خود بھی پتہ نہ چلتا تھا

ابھی وہ تنزیل سے بات کر رہی تھی کہ دروازہ زور سے کھلا

ارتضیٰ تیزی سے چلتے ہوئے اس کے قریب آیا اور اس کے کان سے فون اتار کر زمین پر اتنی زور سے مارا کہ اس کے کہیں ٹکڑے ہو گئے

یہ تمہاری آخری غلطی ہے میں مسز ارتضیٰ حیدر۔ بہتر ہوگا کہ تم چار سال پہلے والی ہوئی روشانے بن

جاؤ ورنہ مجھے بگڑے ہوئے بچوں کو کی عقل ٹھکانے لگانے آتی ہے

خبردار جو تم نے اس آدمی سے بات کی

اس سے تو کیا جب تک تمہاری رخصتی میرے کمرے میں نہیں ہو جاتی تب تک تم اپنے باپ سے بھی

بات نہیں کر سکتی اور خبردار جو گھر سے باہر قدم نکالا

بس اتنا کہہ کر وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

روشانے جو اپنے آپ کو اس کے سامنے بہادر ثابت کرنے کی کوشش کر رہی تھی اس کی باتوں سے

سہم کر رہ گئی



وہ غصے سے چرا بھرا کمرے سے نکلا اور سیدھا دادی کی طرف آیا جو اپنے کمرے میں ابھی کچھ دیر پہلے

ہی نماز ادا کر کے بیٹھی تھی

دادو آپ اتنے آرام سے بیٹھی ہیں۔

رخصتی کی تیاریاں کریں۔

وہ ان کے پاس آکر بیٹھا اور کہنے لگا

ارتضیٰ بیٹا یہ تم کیا کر رہے ہو تم جانے ہو وہ نہیں مانے گی وہ پہلے ہی تم سے غصہ ہے ناراض ہے

اور ایلے میں تم اس کی مرضی کے خلاف رخصتی مانگ رہے ہو
اور رخصتی میں اس کا باپ تو ہونا چاہئے یہاں پر کوئی نہیں ہے دادی نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا
دادی نکاح میں اس کا باپ شامل تھا نہیں نہ تو پھر رخصتی میں بھی اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے

اور جہاں تک بات اس کی ناراضگی کی ہے دادو تو آپ جانتی ہیں میں اسے منالوں گا
ایک غلطی میں نے کی اس کی جگہ کسی اور کو دے کے

دوسری غلطی اسے کرنے دوں تاکہ وہ ہمیشہ کے لئے مجھ سے دور ہو جائے نہیں دادو میں اس کی
ناراضگی برداشت کر سکتا ہوں مگر دوری نہیں

اب اٹھیں اور رخصتی کی تیاریاں کریں دادو کو سمجھا کرو کمرے سے باہر نکل گیا



دادو کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے ایک طرف ان کا پوتا تھا تو دوسری طرف ان کی اکلوتی نواسی
تھی

وہ جانتی تھی کہ اس ارتضیٰ اپنی بات سے پیچھے نہیں ہٹے گا اس نے رخصتی کا کہہ دیا ہے تو اب کروا
کر ہی دم لے گا

یہی سب سوچتے ہوئے دادو شانی کے کمرے میں آئی

دادو کو اپنے کمرے میں آکر آتا دیکھ کر بھی دوڑ کر ان سے لپٹ کے رونے لگی
نانوہ کہتا کہ وہ مجھے نہیں جانے دے گا اس نے میرا فون توڑ دیا وہ کہتا ہے وہ مجھے کسی سے بات
نہیں کرنے دے گا مجھے یہاں سے باہر نہیں جانے دے گا وہ مجھے اپنا قیدی بنا کے رکھنا چاہتا ہے
میں اسی لیے یہاں واپس نہیں آنا چاہتی تھی مجھے واپس جانا ہے نہیں چاہیے مجھے اس سے کچھ بھی
ان سے کہیں کہ مجھے واپس جانا ہے نہیں رہنا مجھے ان کے ساتھ نہیں کرنی مجھے رخصتی

شانی ان کے گلے سے لگی رونے لگی

دیکھو بیٹا میں نے اسے سمجھانے کی بہت کوشش کی ہے لیکن وہ میری بات نہیں مان رہا تم اس کی

ضد سے اچھے سے واقف ہو دادو نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

کیا مطلب ہے آپ کا نانو۔ اگر وہ ضد پر اڑا رہا ہے تو کیا آپ لوگ اس کی بات مان لیں گے کیا آپ

نہیں جانے کہ پہلے میری زندگی میں کتنی تباہی مچی ہے اس شخص کی وجہ سے

اپنا سب کچھ لوٹا کر میں گئی تھی یہاں سے

اپنی زندگی اپنی عزت اپنی محبت ہر چیز بالکل خالی ہاتھ گئی تھی میں یہاں سے اور مجھے یہاں سے بھینچنے

والا یہ شخص تھا

بیٹا وہ تم سے محبت کرتا ہے نانو نے ایک اور کوشش کی

محبت۔ روشانے طنزیہ مسکرائی۔

وہ مجھ سے کتنی محبت کرتا ہے وہ تو میں چار سال پہلے ہی دیکھ چکی ہوں نانو اب میں اپنی زندگی اس

شخص کے ہاتھوں برباد نہیں ہونے دے سکتی

میں نہیں رہوں گی یہاں مجھے جانا ہے یہاں سے بس اتنا کہہ کر وہ اٹھی اور اپنا سامان پیک کرنے

لگیں

شانی بیٹا یہ کیا ضد ہے۔۔۔

پلیز ایسے مت کرو تم ایسے یہاں سے نہیں جاسکتی

اگر تم ایسے چلی گئی تو ارتضیٰ پاگل ہو جائے گا تم نے چار سال اس کی زندگی نہیں دیکھی میں نے تو

اسے کبھی مسکراتے ہوئے بھی نہیں دیکھا

وہ زندہ تو تھا مگر جی نہیں رہا تھا لیکن جب سے تم ہی ہو وہ کتنا خوش رہنے لگا ہے۔

میرے بچے کی خوشیاں ہو تم پلیز اس سے اپنا آپ مت چھینو اگر تم یہاں سے چلی گئی تو اس کے پاس کچھ نہیں بچے گا۔

نانو نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا لیکن وہ ان کی بات سنی کہاں رہی تھی اسے تو بس یہاں سے نکل رہا تھا اپنا سارا سامان پیک کر کے وہ اپنے ہینڈ بیگ میں اپنا پاسپورٹ ڈھونڈنے لگی جو وہاں نہیں تھا

میرا پاسپورٹ کہاں چلا گیا یہی تو رکھا تھا میں نے پاسپورٹ کہاں ہے نانو۔ میں نے یہاں اپنے بیگ میں رکھا تھا نانو بتائیں۔ روشا نے نے پوچھا

تم جانتی ہو تو پوچھ کیوں رہی ہو۔۔۔ نانو کے انداز سے صاف پتہ چل رہا تھا کہ وہ جانتی ہیں کہ اس کا پاسپورٹ کہاں ہے۔

نانو آپ بھی اس کا ساتھ دے رہی ہیں یہ جانے ہوئے بھی کہ ظلم میرے ساتھ ہوا ہے بے قصور میں ہوں۔

وہ غلط تھا۔ غلطی اس نے کی ہے تو سزا میں کیوں بھکتوں

یاد رکھئے گا نانو آپ میری زندگی کے سب سے بڑے امتحان میں اس شخص کا ساتھ دے رہی ہیں میں اس کے لیے کبھی آپ کو معاف نہیں کروں گی۔

اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتی وہ کمرے سے باہر نکل گئی

کیونکہ ایلے ارتضیٰ سے اپنا پاسپورٹ لینا تھا



وہ کمرے میں آئی تو ارتضیٰ یہاں نہیں تھا واش روم کا دروازہ بند تھا

یقیناً وہ وہیں پر تھا اس کے کمرے میں نہ ہونے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس نے جلدی سے اس کی

سائیڈ دراز میں اپنا پاسپورٹ ڈھونڈنا چاہا

لیکن اسے کافی مایوسی ہوئی پھر اس نے اس کی الماری کھولی وہ اکثر یہاں رکھا کرتا تھا وہ تیزی سے اپنا پاسپورٹ ڈھونڈنے لگی جب اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا وہ فوراً پیچھے مڑی

وہ بنا شرٹ کے سینے پر ہاتھ باندھے پرسکون کھڑا اسے مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا شاید وہ ابھی نہا کر نکلا تھا۔

میرا پاسپورٹ کہاں ہے۔۔۔۔؟

اس کے خلیے سے نظریں چراتے ہوئے اس نے پوچھا جبکہ اس کے اس طرح سے نظر جھکانے پر وہ محفوظ ہو کر مسکرا دیا۔

میرے پاس ہے۔ اس نے قبول کیا

آپ کو ذرا شرم نہیں آتی چوری کرتے ہوئے آپ نے میرا پاسپورٹ چرا لیا شانی نے غصے سے کہا۔ شوہر کی سب چیزوں پر اس کی بیوی کا حق ہوتا ہے اور بیوی کی چیزوں پر شوہر کا تو سوچا تمہارے پاسپورٹ پر میرا حق ہے۔ بس میں نے لے لیا تم اسے چوری تو نہیں کہہ سکتی وہ اس کے بالکل قریب آچکا تھا

پلیز آپ پہلے شرٹ پہننے پھر بات کرتے ہیں۔ اس نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

تو کیا اب تک تم میرے ساتھ ڈوٹ گارہی ہو کہ شرٹ پہننے بغیر بات نہیں ہو سکتی۔ ارتضیٰ نے مسکراتے ہوئے کہا

دیکھ پلیز آپ اپنی شرٹ پہننے پھر بات کرتے ہیں۔ شانی سمجھ چکی تھی وہ اس کے ساتھ جتنی غصے اور نفرت سے پیش آئیں گی وہ اتنی ہی ضد کرے گا اسی لئے اس نے اسے سمجھانے کا فیصلہ کیا وہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ وہ تنزیل کے ساتھ منگنی کر چکی ہے

بات تو شرٹ پہنے بغیر بھی ہو سکتی ہے۔ وہ اس کے مزید قریب ہوا۔ پہلے بھی تو کرتا ہی رہا ہوں تم سے اس طرح سے باتیں۔

وہ ایک ہاتھ سے اس کے چہرے کے بال ہٹاتا دوسرے ہاتھ اسکی کمر کے پیچھے لے گیا اور ایک جھٹکے سے کھیچ کر اسے اپنے قریب تر کر لیا
چھوڑیں مجھے نہیں کرنی آپ سے کوئی بات چھوڑیں مجھے۔ روشا نے کو اب اس کے کمرے میں آنے کا فیصلہ غلط لگا۔

کیا ہو گیا شانی اتنی پریشان کیوں ہو رہی ہو بے فکر رہو رخصتی سے پہلے میں کچھ نہیں کروں گا۔
ارتضیٰ چھوڑیں مجھے روشا نے اپنا آپ چھڑواتے ہوئے کہا
پہلے بھی تو آتا تھا تمہارے قریب تب تم اس طرح سے تو نہیں کرتی تھی وہ اس کی مزاحمتوں کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا

پہلی بات اور تھی روشا نے اپنا آپ چھڑوانے کی ایک اور کوشش کی
ہاں پہلے بات اور تھی پہلے ہمارے بیچ چار سال کا یہ فاصلہ نہیں تھا لیکن اب نہیں رہے گا
بس آج کی رات اور پھر کل تم میری ہو جاؤ گی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

پھر اپنی یہ مزاحمتیں اپنے کمرے میں چھوڑ کر آنا کیونکہ میرے سامنے نہیں چلے گی اس کے کان کے بالکل قریب سرگوشی کرتے ہوئے وہ اس کے کان کی لوچوم کر کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ
روشا نے اس کے کمرے میں آنے کی وجہ سے پچھتا رہی تھی



گھر کے لوگ نہ تو اسے گھر سے باہر نکلنے دے رہے تھے اور نہ ہی اسے فون پر کسی سے بات کرنے دے رہے تھے۔

وہ شکایتی نظروں سے نانو کو دیکھتی لیکن وہ نظر جھکا لیتی

وہ یہاں آکر قید ہو کر رہ گئی تھی

اسے یہ سب کچھ بابا پر چھوڑ دینا چاہیے تھا اسے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا اس نے سوچ بھی کیسے لیا کہ بچپن سے اس کی ذات کو اپنے تک محدود رکھنے والا شخص اسے کسی اور کا ہونے دے گا نجانے تنزیل اس سے بات کرنے کی کتنی کوششیں کر چکا تھا لیکن اس کی بھی ساری کوششیں ناکام ہو چکی تھی

کیوں کہ گھر کا نمبر اس کے پاس تھا نہیں اور شانی کا فون وہ توڑ چکا تھا ماموں نے بھی ارتضیٰ کو سمجھانے کی بہت کوشش کی لیکن وہ بھی اپنی ضد پر اڑا رہا۔



ارتضیٰ نے اسے شاپنگ پر چلنے کے لیے کہا جس پر اس نے صاف انکار کر دیا ارتضیٰ کندھے اچکا کر خود ہی نکل گیا

اور جب واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں اس کی پسند کی ویڈنگ ڈریس تھی تم نے یہ ڈریس کل پہنا ہے۔

نہ ہی میں یہ ویڈنگ ڈریس پہنوں گی اور نہ ہی میں آپ کے ساتھ رخصتی کرونگی آپ کو کیا لگتا ہے آپ جب چاہیں اپنی من مانی کرنے گئے بالکل غلط لگتا ہے آپ کو میں نہیں کروں گی آپ سے شادی سنا آپ نے وہ غصے سے بولی

دیکھو شانی بہت برداشت کر لیا میں نے میں کب سے تمہارا یہ رویہ برداشت کر رہا ہوں۔

اور تم جانتی ہو نہ تو تمہیں اس طرح سے بات کرنے کی عادت ہے اور نہ ہی مجھے سنفنے کی۔ اور جہاں تک بات ہے رخصتی کی تو وہ تو ضرور ہوگی۔

شادی تو تمہاری میرے ساتھ ہی ہوگی اگر تم یہ خود نہیں پہنوں گی تو میں اپنے ہاتھوں سے پہناؤں ہوگا

لیکن تمہیں یہ شادی کرنی پڑے گی ہر حال میں

وہ اسی کے انداز میں کہتا ہوں آکر اپنے کمرے میں جانے لگا۔

پھر مرا اور ویسے بھی تو مجھ سے پیار کرتی ہو میں جانتا ہوں تو پھر ان سب نخروں کا کوئی مطلب نہیں

بنتا

نہیں کرتی میں آپ سے پیار نہیں کرنی مجھے آپ سے شادی میں صرف تنزیل سے شادی کروں گی جس

سے میں پیار کرتی ہوں اس سے پہلے وہ کچھ اور کہتی کا ارتضیٰ کا ہاتھ اس کا منہ بند کر دیا

تھپہر اتنا زوردار تھا کہ شانی کو سنبھلنے کا موقع نہ ملا اور وہ صوفے سے جا ٹکرائی

میری ہو تم صرف میری ہو ہو خبردار جو اپنے منہ سے کسی اور مرد کا نام بھی لیا۔ ٹکڑے ٹکڑے کر دوں

گا اس کے بھی تمہارے بھی غصے سے دھاڑتا وہ چلا گیا



کمرے میں آکر اس نے سب سے پہلے شانی کے بابا کو فون کیا

انکل کل آپ کے بیٹی کی رخصتی ہے مجھے لگا کیا آپ کو بتا دینا چاہیے۔ جانتا ہوں اتنے کم وقت میں

آپ نہیں آسکتے لیکن پھر بھی میں نے آپ کو بتانا ضروری سمجھا بس اتنا کہہ کے اس نے فون بند کر

دیا اس نے انہیں بات کرنے کا موقع بھی نہ دیا

جبکہ شانی کی رخصتی کا سن کر بابا پریشان ہو چکے تھے

وہ سمجھ چکے تھے کہ شانی نے جانے کا فیصلہ کر کے بہت بڑی غلطی کی ہے

ارتضیٰ اتنی آسانی سے اسے خود سے دور نہیں ہونے دیگا۔

اب وہ یہ سوچ رہے تھے کہ وہ اس بارے میں تنزیل کو کچھ بتائیں کہ نہ بتائیں انہوں نے بار بار

ارتضیٰ کے نمبر پر دوبارہ فون کیا لیکن اس نے فون

نہ اٹھایا



سمجھ کیا رکھا ہے مجھے جب دل کرتا ہے ٹکراتے ہیں جب دل کرتا ہے اپناتے ہیں --
میں کوئی گریا نہیں ہوں -

ایک جیتی جاگتی انسان ہوں - میرے بھی کچھ خواب ہیں
انہیں پورا کرنا میرا حق ہے -

جسے آپ اس طرح سے مجھ سے نہیں چھین سکتے -

اور نہ ہی میں آپ کو یہ حق خود سے چھیننے دوں گی -

بہت شوق ہے نا آپ کو رخصتی کروانے کا -

اب میں وہ کروں گی جو آپ ساری زندگی یاد رکھیں گے

خود سے عہد کرتی وہ ارتضیٰ کے خلاف پلیننگ کرنے میں مصروف تھی -

جب اچانک کوئی اس کے ساتھ آکر بیڈ پر بیٹھا -

اچانک اچھے ساتھ کسی کو محسوس کر کے گئے روشانے چونکی

میرے ہی خیالوں میں اس حد تک گم ہو کے میرے ہی آنے کی خبر نہیں ہوئی - کیا دعویٰ تھا اسے

یقین تھا کہ وہ اسی کے بارے میں سوچ رہی ہے -

خوش فہمیوں سے باہر نکلے میں آپ کے بارے میں نہیں سوچ رہی تھی اور نہ ہی آپ کے بارے میں

سوچنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہوں روشانے غصے سے بولی

او کے فائن مت سوچو میرے بارے میں - لیکن کسی اور کے بارے میں سوچنے کا خیال بھی اچھے

دماغ سے نکال دو -

وہ اسی کے انداز میں بولا تھا -

مجھے میرا سپورٹ چاہیے میں واپس جانا چاہتی ہوں بہت بڑی غلطی کر دی میں نے یہاں آکر - روشانے

نے غصے سے کہا

ہاں لیکن اب تو تم نے غلطی کر دی اب کیا ہو سکتا ہے اب یہاں تک آگئی ہو تو میرے بیڈروم تک بھی آجاؤ۔ جو نہ جانے کتنے سالوں سے تمہارا منتظر ہے۔ ارتضیٰ نے بے باکی کی دیوار پھلانگتے ہوئے کہا

جس پر روشانے کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ لیکن پھر بولی۔

نہ تو مجھے آپ کے روم میں آنے کا کوئی شوق ہے اور نہ ہی آپ کی زندگی میں۔ اور خاص کر اس کمرے میں تو آنے کی میری کوئی خواہش نہیں ہے جہاں مجھ سے پہلے آپ میرے حقوق کسی اور کے ساتھ ادا کر چکے ہیں۔

شانی وہ ایک غلطی تھی ارتضیٰ غصے سے چلایا۔

آپ کی وہ غلطی میرے دکھوں کا آزالہ نہیں کر سکتی ارتضیٰ۔ روشانے اسی کے انداز میں بولی۔
تم مجھے ایک موقعہ تو دو روشانے۔ بنا صفائی پیش کرنے کا موقعہ دیے تم مجھے سزا نہیں سنا سکتی۔
آپ نے بھی مجھے میری صفائی پیش کرنے کا کوئی موقعہ نہیں دیا تھا اگر آپ کو یاد ہو تو روشانے نے گے ہاتھ پرانے حساب بے باک کیے۔

مجھ پر حق جتانے سے بہتر ہو گا کہ آپ اپنی غلطیوں پر غور کریں

میں غلط۔ میں گناہ گار۔ میں کمینہ۔ میں دھوکے باز میں بے وفا۔ لیکن پھر بھی تم صرف میری ہو۔ اور ہمیشہ میری رہو گی جب تک ارتضیٰ حیدر کی آخری سانس چلتی ہے تم ارتضیٰ حیدر کی ہی کہلاؤ گی۔ وہ کہتے کہتے باہر نکل گیا۔

جبکہ روشانے اپنی بے بسی پر رونا چاہتی تھی لیکن وہ شخص کے سامنے کمزور بھی نہیں پڑنا چاہتی تھی

اپنی آنکھوں میں آیا آنسو کو بے دردی سے صاف کیے اس نے اس شخص کا مقابلہ کرنے کا سوچا۔



بیٹا میں اسے سمجھانے کی بہت کوشش کر چکا ہوں

لیکن وہ اپنی ضد پر اڑا ہے

وہ کسی بھی حال میں تمہیں طلاق دیئے کے لئے راضی نہیں ہے میں نے اسے رخصتی نہ کرنے کا

کہا تو اس نے کہہ دیا کہ یہ اس کا معاملہ ہے مجھے بیچ میں پڑنے کی ضرورت نہیں

اس کے بعد بھی میں نے اس سے بات کرنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ میری بات سننے کو راضی ہی نہیں ہے

احسن صاحب نے بے بسی سے کہا جو اچھے بیٹے کی ضد سے اچھی طرح سے واقف تھے وہ جانے تھے کہ ارتضیٰ کسی بھی حال میں روشانے کو نہیں چھوڑے گا۔

روشانے جب اس کی کچھ نہیں تھی تب اس نے روشانے پر اپنا حق جتایا اب تو وہ اس کی بیوی تھی

اب تو پیچھے ہٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا

وہ نہ تو گھر سے باہر جا پارہی تھی اور نہ ہی فون پر بات کر پارہی تھی

کل رات اس نے یہ تک سوچا تھا کہ وہ اس پر پولیس کیس کرے گی

ہو سکتا ہے اس معاملے میں پولیس اس کی کچھ مدد کر پائے لیکن وہ بھی اس کنڈیشن میں ہوتا جب

ارتضیٰ سے گھر اسے باہر نکلنے دیتا ہے یا فون پر کسی سے بات کرنے دیتا

ارتضیٰ نے اس پر ہر قسم کی پابندی لگائی تھی جو نہ چاہتے ہوئے بھی اسے مانی پر رہی تھی۔
اب تو وہ اسے شاپنگ کے لئے بھی منع کر کے پکھتا رہی تھی۔
اگر وہ اس کے ساتھ شاپنگ پر چلی جاتی تو کسی نہ کسی طریقے سے وہ پولیس سے رابطہ کر سکتی تھی۔
لیکن اب وہ بھی ممکن نہ تھا۔

جبکہ دوسری طرف ارتضیٰ کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔
پہلے وہ اس کے واپس آنے کی خوشی منا رہا تھا تو اب وہ اپنی شادی کی خوشیوں میں مگن تھا۔ جبکہ اس کی پیاری نانوا پٹے پوتے کی بلائیں لے رہی تھی۔

اس کی نانو کو بھی اس کی کوئی پروا نہ تھی وہ اس کا ساتھ دیئے کی بجائے اُس کا ساتھ دے رہی تھی یہ جانے ہوئے بھی کہ اس بار روشانے حق پر اور ارتضیٰ

غلط ہے



آدھی رات کا وقت ہو چکا تھا صبح اسے ارتضیٰ کے کمرے میں بھیجا جانے والا تھا
جو وہ نہیں چاہتی تھی

اسی لئے وہ آدھی رات ہونے کا انتظار کرنے لگی
جب سب لوگ سو جائیں تو اس نے بابا اور تنزیل سے رابطہ کرنے کے بارے میں سوچا تھا۔
اپنی سوچ کے عین مطابق وہ تقریباً ایک بجے کے قریب کمرے سے باہر نکلی تو یہاں پر کوئی نہیں تھا
سکون کا سانس لیتے ہوئے وہ فون کی طرح بھری۔

جیسے ہی اس نے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا کسی نے اس کا بازو کھینچ کر اپنے قریب تر کر لیا
کیوں کر رہی ہو تم میرے ساتھ یہ سب کچھ شافی صرف ایک موقع ہی تو مانگ رہا ہوں۔

میں تم سے جتنی نرمی سے پیش آ رہا ہوں تم اتنا ہی میری نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہو۔ اس کے

بلکل قریب برے پیار سے اسے ڈانٹ رہا تھا

چھوڑیں مجھے وہ غصے سے چلائی۔

آہستہ بولوشانی اس گھر میں ہمارے علاوہ اور لوگ بھی رہتے ہیں جن کی نیند خراب ہو سکتی ہے وہ اس کے کان میں دھیرے سے بولا۔

ارتضیٰ پلینز چھوڑیں مجھے۔ اس بار لہجے میں غصے سے زیادہ التجا تھی۔

ارتضیٰ نے فوراً اسے چھوڑ دیا۔

چھوڑ رہا ہوں لیکن صرف ابھی کے لئے کل مجھ سے اس طرح کی کوئی امید مت رکھنا۔

نرمی سے اس کا گال چومتے ہوئے بولا۔

جبکہ اس کی اس حرکت پر شانی سر سے پاؤں تک سرخ ہو گئی۔

اس کے چہرے پر اپنی چاہت کے حسین رنگ دیکھتے ہوئے ارتضیٰ نے محبت سے اس کا ہاتھ تھاما اور ایک بار پھر سے اس کے کمرے میں چھوڑ کر دروازہ باہر سے لاک کر دیا۔

روشانے جو اس کی حرکت پر پہلے ہی بہت غصہ تھی دروازہ لاک ہونے کو بھی نوٹ نہ کر پائی۔

جب غصہ تھوڑا کم ہوا تو دروازہ کھولنے کی کوشش کرنے لگی۔

لیکن مایوسی کے سوا اور کچھ نہ ملا

اسے اب تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ ارتضیٰ اسے اپنے ہی گھر میں اپنے ہی کمرے میں لاک کر کے جا

چکا ہے۔



اسے تیار کرنے کے لئے بیوٹیشن آچکی تھی

جو چار بار اس کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹا چکی تھی لیکن اس نے دروازہ نہ کھلینے کا فیصلہ کر لیا تھا دو دفعہ نانو بھی اس کے کمرے تک آئی اور تو اور ماموں بھی اس کے کمرے تک آئے لیکن اس نے صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ وہ اس تماشے کا حصہ نہیں بن سکتی وہ ایسا ہرگز نہیں ہونے دے گی جیسا ارتضیٰ چاہتا ہے

اسی دوران ایک بار پھر سے دروازہ بجا

لیکن اس بار دروازہ کھٹکھٹانے والی نانو تو بیوٹیشن تھی نہ ہی نانو اور نانا ہی ماموں شانی دروازہ کھولو نہیں تو میں دروازہ توڑ دوں گا اور تم جانتی ہو کہ میں ایسا کر گزروں گا ارتضیٰ نے غصے سے دروازہ پیٹتے ہوئے کہا

ارتضیٰ پلیز چلے جائیں یہاں سے میں آپ کو پہلے بھی بتا چکی ہوں کہ جیسا آپ چاہتے ہیں ویسا میں نہیں ہونے دوں گی

شانی تقریباً چلاتے ہوئے بولی لیکن اسی وقت اسے اپنے کمرے میں کلک کی آواز آئی اسے نے دروازے کی طرف دیکھا دروازہ کھلا ہوا تھا جس کی چابیاں ارتضیٰ کے ہاتھ میں تھی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس کی طرف آیا

میں نے تمہیں کتنی دفعہ کہا ہے شانی خدمت کرو ضد کے معاملے میں تم سے کہی قدم آگے ہوں فی الحال میں تم سے نرمی سے بات کر رہا ہوں کیوں کہ اس سب میں غلطی صرف میری ہے مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم میری نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھاؤ

میں اپنی غلطی کے لئے شرمندہ ہوں اور تم سے کہیں پر معافی مانگ چکا ہوں

تم میری بیوی ہو میں جب چاہوں تمہیں اپنے ساتھ رکھ سکتا تھا اگر میں چاہتا تو میں

تمہیں وہاں پر بھی لینے آ سکتا تھا لیکن پھر بھی نے تمہیں وقت دے دیا مجھے یقین تھا تم خود میرے

پاس واپس آؤ گی اور اب تم آچکی ہو

اس لیے مزید نخرے کرنے کی ضرورت نہیں ہے جلدی سے یہ ڈریس پہنو اور وہ لڑکی تمہیں تیار کرے گی

تم چاہو یا نہ چاہو لیکن آج سے تم میرے کمرے میں ہی رہو گی میری بیوی بن کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ارتضیٰ نے اسے بہت کچھ باور کروایا

اور ڈریس اس کے قریب کر کے باہر جانے لگا

میں بتا چکی ہوں کہ میں اس تماشے کا حصہ نہیں بننا چاہتی بند کریں اپنے ڈرامے اور نہیں کرنی مجھے آپ کے ساتھ شادی میں یہاں طلاق لینے آئی تھی نہ کہ آپ کے ساتھ زندگی گزارنے شانی کی آواز اتنی اونچی تھی کہ باہر کھڑی لڑکی آرام سے سن سکتی تھی

لیکن تب ہی ارتضیٰ کا مضبوط ہاتھ اس کا منہ بند کر گیا

تھپڑ اتنا زوردار تھا کہ شانی بیڈ پر جاگری

بہت سمجھا لیا تمہیں پیار سے سچ ہے تم پیار کے قابل ہی نہیں ہو۔

اگر تم ایسا چاہتی ہو تو ایسا ہی ٹھیک ہے

اس کا بازو پکڑے اسے کھڑا کرتے ہوئے اس نے اس کا ڈریس اٹھایا اور گھسیٹ کر واشروم کی

طرف لے جانے لگا

تم چاہتی ہو میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے تیار کروں اوکے جان۔

یہ میرے لئے ایک خوبصورت ترین تجربہ ہوگا۔ اس کا دوپٹہ کھینچتے ہوئے کہا

جسے شانی نے مضبوطی سے اپنے ہاتھ میں تھام لیا۔

اس سے پہلے شانی نے کبھی ارتضیٰ کا یہ روپ نہیں دیکھا تھا

ارتضیٰ پلیز ایسا مت کریں شانی کا سارا غصہ خوف میں تبدیل ہو چکا تھا
کم ون جان شرمانے کی ضرورت نہیں ہے میں تمہارا شوہر ہوں حق رکھتا ہوں تم پر۔ ارتضیٰ اس کے
قرب آیا

میں خود پہن لوں گی۔ شانی جلدی سے بولی
گڈ گرل زیادہ وقت نہیں ہے جلدی سے تیار ہو جاؤ۔
اس کے گال پر جہاں ابھی تھوڑی دیر پہلے اس نے تمپھڑا مارا تھا محبت سے ہاتھ پھیرتا اس کے درد پر
اچھے ہونٹ رکھ کر مرہم لگایا۔

سوری اس کے لئے بھی۔ بس اتنا کہہ کر وہ باہر نکل گیا جبکہ اس کی حرکت کو دیکھتے ہوئے شانی
بری طرح گھبرا گئی



بیوٹیشن نے اسے سچ مچ سر سے پیر تک چنچ کر دیا تھا
اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ دلہن بن کر اتنی خوبصورت لگے گی
سرخ رنگ کے انتہائی خوبصورت لہنگے میں وہ کسی پری سے کم نہ لگ رہی تھی۔
شام 6 بجے کا وقت تھا۔

جب ارتضیٰ اس کے کمرے میں آیا اور اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔
شانہ کی خوبصورتی کا دیوانہ تو وہ نہ جانے کتنے سالوں سے تھا۔
لیکن آج شانی سچ مچ میں اس کے ہوش اڑا رہی تھی۔ وہ ہمیشہ سے کہتا تھا کہ اس کی دلہن دنیا کی
سب سے خوبصورت دلہن ہوگی

اور آج شانی اس کے لیے واقعی دنیا کی سب سے خوبصورت دہن تھی

اس نے کمرے میں آتے ہی بیوٹیشن کو جانے کا اشارہ کر دیا۔

اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کے قریب آیا

کیا یہ سب کچھ میرے لیے ہے ارتضیٰ نے اس کے سجا سنورا روپ دیکھتے ہوئے کہا۔

جبکہ شانی سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ آخر وہ اس سے شرمایوں رہی ہے اسے تو اس پر غصہ ہونا چاہیے

آخر وہ اس کے ساتھ زبردستی رشتہ جوڑ دے جا رہا تھا

لیکن پھر دل کے کسی کونے سے آواز آئی یہ شخص آج بھی اس کے دل کی دنیا کا شہنشاہ ہے

چھوٹی سی عمر میں ہی اس نے دل کی ساری سلطنت جس کے نام کر دی۔

اس محلے کا انتظار تو ان دونوں نے کیا تھا۔

لیکن کاش حالات آج ایسے نہ ہوتے۔

کاش وہ اس پر یقین کرتا کاش وہ اس کے دل کی دنیا کو اس طرح سے برباد نہ ہونے دیتا۔

لیکن اب ان سب باتوں کا کوئی فائدہ نہ تھا۔

ارتضیٰ کتنی دیر اسے دیکھتا جواب کا انتظار کرتا رہا۔

کوئی جواب نہ پا کر آہستہ سے اس کا ہاتھ تھاما اور باہر لے جانے لگا۔

جبکہ روشانے کتنی دیر سے باہر جانے کا انتظار کر رہی تھی کیونکہ اس کا ارادہ سب مہمانوں کے

سامنے شور مچا کر اس رخصتی کو روکنا تھا



اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے وہ باہر کی طرف آئی جہاں پر رخصتی کا انتظام کیا گیا تھا

خیر انتظام تو کیا ہی تھا بس اسے تھوڑی دیر اس کے پہلو میں بٹھا کر اس کے روم میں پہنچانا تھا

لیکن روشا نے فیصلہ کر چکی تھی کہ وہ اتنی آسانی سے ارتضیٰ کو خود سے نہیں جیتنے دے گی وہ یہاں طلاق لینے کے لیے آئی ہے اور تنزیل سے شادی کا وعدہ کر چکی ہے وہ انسان جو چار سال سے اس کا منتظر تھا

چار سال تک وہ اسے شادی کیلئے پرپوز کرتا رہا لیکن ارتضیٰ کی محبت کہیں نہ کہیں اڑے آرہی تھی لیکن اب روشا نے فیصلہ کر لیا تھا کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ تنزیل سے شادی ضرور کرے گی تنزیل ہی اس کی محبت کا اصل حقدار تھا

جس نے اسے اس وقت سمجھایا جب اس کا پیار ارتضیٰ اسے چھوڑ چکا تھا روشا نے جو کمرے سے باہر آتے ہوئے نجانے کتنی پلیننگ کر چکی تھی کہ وہ کس طرح سے ارتضیٰ کو سب کے سامنے رسوا کر کے واپس ترکی چلی جائے گی ایسا کچھ بھی نہ ہوا اس کے قدموں وہی رک گئے

باہر کوئی مہمان موجود نہ تھا بس وہ چند نوکر ماموں اور نانوں۔
اب تم سوچ رہی ہوگی کہ یہاں مہمان کیوں نہیں ہیں
در اصل مہمانوں کو میں نے کل ولیمے پر انوائٹ کر لیا ہے اور جہاں تک رخصتی کی بات ہے میں نہیں چاہتا کہ تمہیں اس حسین روپ میں میرے علاوہ کوئی اور دیکھے
اور ولیمے پر میرا ارادہ تمہیں گھونگھٹ میں رکھے کا ہے
وہ ساکت کھڑی ارتضیٰ کی بے تنگی باتوں کو سن رہی تھی

لیکن پھر بھی رخصتی تو ایک رسم ہے جو ہونا ضروری تھا اس لئے میں نے یہ سارا انتظام کیا۔
کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ تمہاری کوئی بھی خواہش ہی ادھوری رہ جائے مجھے پتا ہے تمہیں مہندی کچھ خاص پسند نہیں ورنہ وہ بھی رسم اسپیشلی رکھواتا۔

ویلے مہندی تو ہماری ہو ہی چکی ہے اگر تمہیں یاد ہو تو۔ خیر چھوڑو ایسی کوئی خوبصورت یاد نہیں جسے یاد رکھا جاسکے ارتضیٰ نے چار سال پہلے کے بارے میں سوچتے ہوئے کہا۔
لیکن اب ہم نے یادیں بنائیں گے جس میں سب کچھ پرفیکٹ ہوگا۔
ارتضیٰ نے باتوں ہی باتوں میں اس کے ہوش ٹھکانے لگا دیے
وہ جو نہ جانے کیا کیا سوچ کر کمرے سے باہر آئی تھی اس کے ساری سوچیں صرف خواب ہی رہ گئی
سچ تھا ارتضیٰ سے جیتنا اتنا بھی آسان نہ تھا۔
او سٹیج پر بیٹھتے ہیں۔ ویلے کتنی عجیب شادی ہے ایک دم خالی خولی۔ نہ کوئی مہمان۔ نہ کوئی خاص
رسم

خیر چھوڑو ہم بھی کیا بیکار کی باتیں کرنے لگے۔
ویلے رسمی طور پر تمہیں مجھ سے شرمنا چاہیے اس کا ہاتھ تھامے وہ آہستہ آہستہ اسے لے کر اسٹیج کی
طرف بڑھا
آپ کو کیا لگتا ہے ارتضیٰ کہ میرے ساتھ زبردستی کر کے آپ جیت جائیں گے۔
نہیں ارتضیٰ حیدر آپ ہار چکے ہیں۔ آپ ایک ہارے ہوئے انسان ہیں
اور یہ جو آپ کے ڈرامے ہیں نہ کہ مجھے آپ کے بغیر کوئی بھی نہ دیکھے انہیں اب ختم کر دیں کیونکہ
میں جانتی ہوں کہ آپ نے یہاں پر مہمانوں کو اس لئے نہیں بلایا کہیں آپ کا بھانڈا نہ پھوٹ جائے

کہ سب کو پتہ نہ چل جائے کہ آپ زبردستی یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ
چھڑواتے ہوئے وہ کافی اونچی آواز میں بولی

شانی بیٹا اب بس کرو بہت ہو چکا ہے وہ تم سے محبت کرتا ہے وہ شوہر ہے تمہارا۔ تم اس کے نکاح

میں ہوں پچھلے چھ سال سے۔ وہ جب چاہے تمہیں یہاں لے کر آسکتا تھا لیکن اس نے تمہارا انتظار کرنا بہتر سمجھا

لیکن اب تم ضرورت سے زیادہ بول رہی ہو ناؤں سے مزید برداشت نہ ہوا۔
ارتضیٰ کی حمایت ناؤں کے منہ سے سن کر وہ تلخ سی مسکرائی۔

میں پتا نہیں آپ کو اپنا سب سے بڑا ہمدرد کیسے سمجھتی رہی ناؤں سچ تو یہ ہے کہ آپ نے مجھے کبھی پیار کیا ہی نہیں۔

آپ نے ہمیشہ یہی کہا کہ ارتضیٰ کو سمجھو اس کے معیار پر اترنے کی کوشش کرو اس کی پسند نہ پسند کا خیال رکھو۔

آپ نے کبھی ان سے کہا۔ کہ یہ میری پسند نہ پسند کا خیال رکھیں میرے معیار پر اترنے کی کوشش کریں یہ مجھے سمجھنے کی کوشش کریں کیا کبھی کہا۔۔۔۔۔؟ نہیں نہ کیوں کہتی۔۔۔۔۔؟

آپ کے پوتے تو یہ ہیں۔ جن سے آپ سچی محبت کرتی ہیں آپ کے نزدیک میں کبھی کچھ تمہی ہی نہیں جو آپ کبھی میرے بارے میں سوچتی آخر اتنا بڑا احسان کیا تھا آپ نے مجھ پر۔ ایک بن ماں کی بیٹی کو پالا جس کا باپ اسے چھوڑ کر ترکی چلا گیا تھا۔

اتنا تو حق بنتا ہے آپ کا۔ شانی کے لہجے میں آہستہ آہستہ نمی اور بدتمیزی شامل ہو گئی۔

جب حال میں زوردار تھپڑ کی آواز گونجی شانی لڑکھڑا کر زمین پر گری

آج کے بعد دادو سے بات کرنے سے پہلے اس تھپڑ کو یاد رکھنا۔

تم سے محبت اپنی جگہ لیکن اچھے گھر کے بزرگوں کی عزت عزیز ہے مجھے

ارتضیٰ کیا کر رہے ہو تم سب شرم و لحاظ بھول گئے ہو کیا۔۔۔؟ دادو تیزی سے آگے بڑھی اور شانی

کے قریب اور نہ چاہا

بس کر دیں نہیں ہے ضرورت مجھے آپ کی ہمدردیوں کی۔

شانی کے ہونٹوں سے خون بہنے لگا۔

بس بہت ہو گیا تماشا تمہیں ایسے باز نہیں آؤ گی۔ ارتضیٰ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے گھسیٹتے ہوئے اپنے کمرے میں لے گیا۔

چھوڑیں مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ۔ میں مر جاؤں گی لیکن آپ کے ساتھ اس رشتے کو آگے نہیں بھراؤں گی

ارتضیٰ نے اسے لا کر بیڈ پر پٹکا۔

شانی تمہارے پاس دو گھنٹے کا وقت ہے جتنا جلدی ہو سکے اپنا مائٹڈ سیٹ کر لو
میں جب دو گھنٹے کے بعد اس کمرے میں آؤں تو مجھے یہ روتی شکل نہ ملے سائیڈ دراز سے فرسٹ لیٹ
بکس نکالے ہوئے کہا

ایک بات کان کھول کر سن لو شانی تمہارا ہر راستہ مجھ

تک آئے گا میں غلطی پر تھا اور اس کی معافی میں تم سے مانگ چکا ہوں۔

اگر چاہو گی تو ساری زندگی معافی مانگوں گا۔ لیکن تمہیں رہنا میرے پاس ہی ہوگا

روشانے ارتضیٰ حیدر صرف اور صرف ارتضیٰ حیدر کی ہے

کوئی دو کوڑی کا ترکش تنزیل صابر اسے اپنے ساتھ لے کر نہیں جاسکتا

اس کے ہونٹ سے خون صاف کرتے ہوئے وہ بولا۔ جب کہ شانی ایک لفظ بھی نہ بولی بس اسے شکوہ

زدہ نظروں سے دیکھتی رہی

مجھے ایک موقع دو شانی میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا

اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامے وہ جاں لٹا تی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا

تم ارتضیٰ حیدر کی زندگی کا مقصد ہو اس سے اس کا مقصد مت چھینو تمہیں خدا کا واسطہ اس کا لہجہ
کبھی نرم تھا تو کبھی سخت شاید ان چار سالوں میں وہ بہت کچھ سیکھ چکا تھا

بس اتنا کہ کمرہ دروازے کی طرف جانے لگا۔

لیکن پھر مڑا۔۔ دو گھنٹے ہیں تمہارے پاس۔ اپنے آپ کو تیار کرلو۔ پچھلے چھ سال میں ایک بھی ایسی
رات نہیں جب میں نے اس رات کا انتظار نہ کیا ہو۔

اور تمہاری بے فضول ضد کی وجہ سے میں اسے برباد نہیں ہونے دوں گا۔

ارتضیٰ جا چکا تھا۔

جبکہ روشانے نے کمرے کی ہر طرف نظر گھمائیں کہ اسے کسی طریقے سے آج رات ارتضیٰ سے بچنے کا
کوئی طریقہ مل جائے



وہ اپنے وعدے کے عین مطابق پورے دو گھنٹے کے بعد کمرے میں واپس آیا تو دیکھا وہ سونے کی
بھرپور ایکٹنگ کر رہی تھی

وہ جانتا تھا کہ بے سکونی میں شانی کو کبھی نیند نہیں آتی
اس کی حرکت پر وہ مسکراتے ہوئے آگے بھرا۔

جہاں وہ بیڈ پر اپنا تمام تر ہارو سنگھار اتار کے مزے کی نیند لینے کی کوشش کر رہی تھی

ارتضیٰ نے بنا اس کی اوور ایکٹنگ کی پرواہ کیے جھک کر اس کے ماتھے پر پیار کیا

آئی مس یو جان پچھلے چار سال سے تم نے مجھے بہت ستایا ہے۔

مانتا ہوں ہر بات میں غلطی میری ہے اور میں تم سے ساری زندگی معافی مانگنے کو بھی تیار ہوں لیکن

میں تمہیں اپنی اس خوبصورت رات کو برباد کرنے کی اجازت کبھی نہیں دوں گا
بہت سالوں سے انتظار کیا ہے میں نے اس رات کا اس لیے بہتر ہوگا کہ اپنی یہ اوور ایکٹنگ بند کرو
اور اٹھ جاؤ ارتضیٰ کے کہنے کا بھی اس پر کوئی اثر نہ ہوا
وہ بھرپور اپنی ایکٹنگ کو کامیاب کرنے کی کوشش کر رہی تھی آخر تنزیل سے چار سال سے یہی تو
سیکھ رہی تھی لیکن سامنے کھڑا اس کا شوہر بھی ارتضیٰ حیدر تھا جو بچپن سے اس کی رگ رگ سے
واقف تھا

ارتضیٰ نے اسے ہلتے نہ دیکھ کر اسے اس کے بازو سے پکڑا اور ایک ہی جھٹکے میں سیدھا کھڑا کر دیا۔
تمہیں میری باتیں سمجھ میں کیوں نہیں آتی نہیں۔ اب یہ مت کہنا کہ اپنے حق کے لیے میں تمہاری
بیٹھ کر منتیں کروں اسے کمر سے پکڑ کے اپنے بے حد قریب کرتے ہوئے کہا
چھوڑیں ارتضیٰ مجھے۔۔۔ وہ بن پانی کے مچھلی کی تڑپی
تم چھوڑو شانی۔۔۔ تم چھوڑو یہ بے جاضد۔ میں جانتا ہوں تم آج بھی مجھ سے محبت کرتی ہو تمہاری
آنکھیں صاف بتاتی ہیں کہ تم آج بھی مجھے چاہتی ہو ارتضیٰ نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتے
ہوئے کہا

غلط فہمی ہے آپ کی نہیں کرتی میں آپ سے پیار
ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں کہ آپ سے پیار کروں گی بھول گئے آپ نے چار سال پہلے کیا کیا تھا
میرے ساتھ۔

میری محبت۔ میری چاہت میرا حق۔

کسی اور کی جھولی میں ڈال دیا ایک بار بھی آپ نے میری طرف دیکھنے کی غلطی کی۔ آپ نے میری
آنکھوں کے سامنے میری دنیا تباہ کر دی

ایک بار بھی آپ نے مڑ کر دیکھا کس حال ہوں میں۔ شانی تڑپتے ہوئے بولی
 شانی میں سمجھ سکتا ہوں ارتضیٰ نے کچھ کہنے کی کوشش کی
 میری بات ابھی ختم نہیں ہوئی ارتضیٰ صاحب آپ نہیں سمجھ سکتے شانی نے چلاتے ہوئے اس کی
 بات کاٹی

ایک بار بھی آپ نے میرے بارے میں سوچا کہ میں کیسے جیوں گی آپ کے بغیر۔
ایک بار بھی آپ نے مجھ پر یقین کیا نہیں کیا آپ نے مجھ پر یقین نہیں کیا ارتضیٰ آپ کہتے تھے نہ
محبت یقین ہے تو میں کیسے مان لوں آپ کی اس محبت کو----- جس میں یقین ہی نہیں ہے
نہیں ہے مجھے آپ جیسے کھوکھلے انسان سے محبت صرف غلطی تھی وہ جو میں نے کی تھی اور اب اپنی
اس غلطی کو سدھار کے جاؤں گی بے تحاشا روتے ہوئے شافی نے ایک ایک لفظ چھپا چھپا کر کہا
شافی مجھ سے غلطی ہوئی ہے میں مانتا ہوں بہت برا کیا ہے میں نے اس وقت بہت برا انسان ہوں
میں تمہارے بغیر کوئی خوش نہیں رہا میں یہاں - ہاں دے دیا تمہارا حق کسی اور کو ہوگی غلطی تمہاری ہر
چیز میں نے بانٹ دی ہاں میں نے سب کچھ عورت کو دے دیا تھا

لیکن ارتضیٰ حیدر صرف تمہارا ہے اس نے آج تک اپنی محبت میں غداری نہیں کی۔
وہ کل بھی تمہارا تھا اور آج بھی تمہارا ہے شانی۔

تم نہیں جانتی یہ چار سال میں نے تمہارے بغیر کس طرح سے گزارے ہیں ہر رات تڑپا ہوں ہر رات رویا ہوں میں شافی

اب میں تمہیں کبھی خود سے دور نہیں جانے دوں گا بات کرتے کرتے ارتضیٰ کی اس کی آنکھوں سے

آنسو گرنے لگے جو شانی کو ایسا لگا جیسے اس کی دل پر گر رہے ہوں
تم جانتی ہو شانی میں تمہیں کبھی دادو سے نہیں بانٹ پایا تو خود سے کیسے دور جانے دوں مجھے صرف
ایک موقعہ دو میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا
تم صرف میری ہو۔ آہستہ آہستہ اس کے کان میں سرگوشی کرتے بنا اسے مزاحمت کا موقع دیئے
اس کے بالوں میں منہ چھپا گیا۔

چھ سال پہلے کتنے خوش تھے وہ ایک دوسرے کے ساتھ ان دونوں میں کسی تیسرے کی جگہ نہ تھی
اپنے ان دنوں کو یاد کرتے جانے کب وہ بالکل اس کی باہوں میں قید ہو کر رہ گئی لیکن جب اسے
ہوش آیا تب بہت دیر ہو چکی تھی
ارتضیٰ مکمل طور پر اسے اپنا بنا چکا تھا اب وہ ہر لحاظ سے مسز ارتضیٰ حیدر بن چکی تھی۔ اور ہر بار کی
طرح اس بار بھی ارتضیٰ اس سے جیت گیا اور شانی بار گئی۔
جیت کے نئے میں چور ارتضیٰ حیدر نے شانی کو پالیا



صبح ارتضیٰ کی آنکھ کھلی تو ایک خوبصورت سی مسکان اس کے چہرے پر تھی۔
جو اس کے چہرے کے نقوش کو مزید خوبصورتی بخش رہی تھی۔
آج اس کی زندگی کی سب سے خوبصورت صبح تھی اور اس خوبصورت صبح کو خوبصورت بنانے والی اس کی
جان نجانے کہاں تھی۔

کمرے میں ہر چیز کی طرف نظر گھمائی لیکن جس کی تلاش میں اس کی نظریں منتظر تھی وہ کہیں

نہیں مل رہی تھی

نہ جانے کہاں چلی گئی تھی صبح ہی صبح یہ لڑکی
ارتضیٰ کو اس وقت اسے دیکھنے کی بے تابی تھی
جو کل تک سے بے تحاشا نفرت کا اظہار کر رہی تھی
آج یقیناً اس سے شرمائی شرمائی سے گھوم رہی ہوگی
رات کو بنا مزاحمت کس طرح سے اس نے ارتضیٰ کو اپنا آپ سونپا تھا۔ اسے سوچتے ہوئے ارتضیٰ کے
چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ آگئی۔

وہ جتنا اسے سوچ رہا تھا اتنا ہی اس کی بیتابیاں بھر رہی تھی
ارتضیٰ جلدی سے بیڈ سے اٹھا اور فریش ہونے چلا گیا
فریش ہو کر واپس آیا تو کمرے سے باہر جانے لگا اسے شانی کو دیکھنے کی جتنی جلدی تھی اتنا ہی اس پر
غصہ آ رہا تھا شادی کی پہلی صبح وہ بنا اسے جگائے اٹھ کر باہر چلی گئی
دادو کے مطابق یہ ان کے رولز کے خلاف تھا
ان کا کہنا تھا کہ دلہا اور دلہن شادی کی پہلی صبح ایک ساتھ باہر آتے ہیں۔
تاکہ آگے بھی زندگی کے ہر قدم پر وہ دونوں ساتھ چلے
جبکہ یہاں شانی میڈم خود ہی سی اکیلا چھوڑ کر باہر چلی گئی تھی۔
ارتضیٰ اسے ڈھونڈتے ہوئے باہر نکل آیا۔

اس کے خوش باش چہرے کو دیکھتے ہوئے دادو نے اس کی نظر اتاری۔

جونہ جانے کتنے سالوں سے اس کی خوشی دیکھنے کو ترس چکی تھی

میری بیوی کہاں ہے۔ الگ ہی انداز میں پوچھا اس کے لہجے سے چھلکتا غرور اور حق دادو کو مسکرانے پر

مجبور کر گیا۔

اب کہاں جانا ہے اس نے وہاں باہر بیٹھی ہے ہم سے ناراض ہے بات بھی نہیں کر رہی۔
دادو نے اداس لہجے میں بتایا۔

اب تک ناراض ہے آپ سے ---؟ ارتضیٰ نے حیران ہو کر پوچھا۔
ہاں کیا تم سے ناراض نہیں ہے وہ دادو نے پوچھا۔
نہیں میں نے تو رات کو ہی منالیا تھا اتضیٰ نے شرارت سے کہا۔
ماشاء اللہ یہ تو بہت اچھی بات ہے۔

جاؤ تم نے منالیا ہے تو اسے اندر لے وناشتہ ہی کر لے میں نے دوبار کہا ہے لیکن میری کسی بات کا جواب نہیں دیا اس نے۔ حتیٰ کہ میری طرف دیکھا بھی نہیں
دادو نے اداسی سے بتایا
اچھا آپ فکر نہ کریں میں سے لے کے آتا ہوں اپنا ناشتہ لگائیں۔
انہیں ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے وہ باہر لان کی طرف نکل آیا جہاں اس کی جان اکیلی بیٹھی موسم
انجوائے کر رہی تھی



وہ بنا آواز پیدا کیے اس کے قریب آیا اور پیچھے سے جھک کر اس کے گال کا بوسہ لے لیا۔
اس کی اچانک اس حرکت پر شانی کرنٹ کھا کر کھڑی ہوئی
جبکہ اس کے اس طرح سے گھبرانے پر ارتضیٰ کے قہقہے بے ساختہ تھا
کیا ہو گیا ہے جان اس طرح سے کیوں گھبرا رہی ہو میرے علاوہ کوئی نہیں ہو سکتا جو اس طرح کی
گستاخی کرے

ارتضیٰ مسکراتے ہوئے آگے بڑھا۔

جبکہ شانی نے اسے اپنے پاس آتے دیکھ کر اپنی راہ بدلی اور اندر کی جانب جانے لگی
جب ارتضیٰ نے اسے جاتے دیکھ کر اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے قریب تر کر لیا۔

اب اس فرار کا کیا مطلب نکالوں میں۔۔؟

اس کے بالوں سے کیچر نکالے ہوئے کہا

جبکہ اس کی اس حرکت پر شانی کے سارے بال اس کی کمر پر بکھر گئے۔

کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ۔۔۔ شانی نے غصہ دکھانے کی ناکام سی کوشش کی۔ جب کہ ارتضیٰ
اس کے چہرے پر شرم و حیا محفوظ ہو کے دیکھ رہا تھا۔

اب تو مت پوچھو یہ سب کچھ اب تو سب کچھ ٹھیک ہے۔

تو پھر کیوں اس طرح اسے غصہ دکھا رہی ہو ارتضیٰ نے سے مزید اپنے قریب کرنا چاہا۔

ارتضیٰ چھوڑیں مجھے۔ شانی نے اس سے اپنا آپ چھڑاتے ہوئے کہا۔

کیوں چھوڑوں بھائی۔ اب تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور کل رات کے بعد تو ہرگز نہیں۔

مجھے تو سمجھ نہیں آ رہا کہ تم اتنے نخرے کیوں دکھا رہی ہو اب۔ ارتضیٰ نے اسے مزاحمت کرتے

ہوئے دیکھ کر کہا

اگر یہ سارے نخرے تم کل رات کو کرتی تو میں کچھ سوچ بھی سکتا تھا۔ جبکہ کل رات تم ارتضیٰ

کچھ کہتے کہتے شرارت سے مسکرایا

ہاں چپ کیوں ہو گئے کہ بولیں نہ کل رات کس طرح سے آپ نے مجھے باتوں میں بہلا پھسلا کر اپنا

مطلب نکالا کس طرح سے میری محبت کو استعمال کیا۔

شانی پھوٹ پڑی۔

بکواس بند کرو شانی کل رات تم اپنی مرضی سے میرے ساتھ تھی۔ اور خبردار جو تم نے میری محبت کو مطلب کا نام دیا۔

سچ تو یہ ہے کہ کل رات تم خود کو روک نہیں پائی میرے پاس آنے سے تم خود بے بس ہو میری محبت کے سامنے

اور اب یہ بے فضول کا رونا دھونا بند کرو۔

آج شام کو ہمارا ولیمہ ہے

ناشتہ کرو اور تھوڑی دیر میں بیوٹیشن آکر تمہیں تیار کرے گی اور اپنا جو شوق تم کل پورا کرنا چاہتی تھی سب کے سامنے مجھے بدنام کرنے بے شک آج کرلو۔

ویسے تم مجھے اتنی بیوقوف لگتی تو نہیں ہو جو ہمارے بیڈروم کی باتیں باہر لے کے آؤگی مگر تمہاری مرضی جو چاہے کرو لیکن رات کو میری مرضی چلے گی

اس کا گال چوم کر وہ چلا گیا

جبکہ شانی اپنی بے بسی پر آنسو بہاتے رہے گی



شانی بناناشتہ کئے کمرے میں جانے لگی

وہ اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی جب پیچھے سے ارتضیٰ کی آواز آئی

کیا تمہیں بار بار بتانا پڑے گا کہ تمہارے رخصتی ہو چکی ہے اور اب سے تمہارا کمرہ وہ ہے ارتضیٰ نے

اپنے کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

جبکہ شانی کافی الحال اس کے منہ لگنے کا کوئی ارادہ نہ تھا اس لیے بنا کچھ بولے دوسرے کمرے

میں چلی آئی

اسے اپنے کمرے میں جاتے دیکھ کر ارتضیٰ کے لبوں پر خوبصورت مسکراہٹ کھلی
سیدھا تو میں تمہیں کردوں گا جان لیکن تھوڑا وقت گئے گا وہ بڑا بڑتے ہوئے ناشتے کی ٹیبل پر آگیا
وہ ناشتہ کیوں نہیں کر رہی تم تو اسے بلانے لگے تھے نا اور اتنی سختی سے بات کیوں کر رہے تھے تم
اس کے ساتھ دادو نے اسے ناشتہ سرو کیا
دادو آپ کی نواسی بالکل پاگل ہے

میں تو اس خوش فہمی میں تھا کہ سب کچھ ٹھیک ہو چکا ہے لیکن میڈم نے اپنے ہی وہم پال رکھے ہیں

ارتضیٰ نے ناشتے سے انصاف کرتے ہوئے کہا
مطلب تم دونوں میں سب کچھ ٹھیک نہیں ہے دادو نے پریشانی سے پوچھا
ارے نہیں دادو سب کچھ ٹھیک ہے بس میری بیگم کا دماغ خراب ہے
لیکن آپ فکر نہ کریں اسے بھی میں ٹھیک کردوں گا اب اتنا تو آپ اپنے پوتے کی قابلیت سے واقف
ہی ہیں ارتضیٰ نے شرارت سے کہا تو دادو مسکرا دیں
خبردار جو تم نے اسے تنگ کیا تم جو چاہتے تھے تمہیں مل چکا ہے اب اسے وقت دو اس رشتے کو سمجھنے
کے لئے

دادو نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

دادو وہ کوئی چھوٹی بچی نہیں ہے جسے میں وقت دوں گا

وہ اپنے اور میرے رشتے کو بہت پہلے سے سمجھتی ہے

اور میں اب اس کو مزید بیوقوفیاں کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا ارتضیٰ نے ٹھہرے ہوئے لہجے

میں کہا

اسے ناشتے کے لیے تو بلاؤ کل رات بھی اس نے کچھ نہیں کھایا تھا دادو نے پریشانی سے کہا
دادو اب اگر میں اس کے پیچھے کمرے میں گیا تو آپ کی نواسی مجھے کھا جائے گی اور ویسے بھی وہ
بھوک کی بہت کچی ہے جب تیز ہوگی میڈم اپنی ساری انا کو اپنے قدموں میں روندتی ہوئی آئے گی
آپ اس کے کھانے کی بالکل ٹینشن نہ لیں

آپ ولیمے کی تیاری کرے تب تک میں بھی آفس کا ایک چکر لگا کے آتا ہوں۔
ارتضیٰ کہتے ہوئے اٹھا اور کمرے کی جانب چل دیا



ارتضیٰ کمرے میں آیا تو اسے روتا دیکھ کر پریشان ہو گیا
کیا بات ہے جان تم اس طرح سے کیوں رو رہی ہو وہ فوراً اس کے قریب آیا اور پوچھنے لگا
ہاتھ مت لگائے مجھے بہت احسان ہو گا آپ کا اس کا ہاتھ خود جھٹکتے ہوئے غصے سے کہا
یہ کیا بے فضول کا ڈرامہ ہے شانی کیوں بے وقوفوں کی طرح رو رہی ہو تم ارتضیٰ نے غصے سے کہا
کیونکہ میں بیوقوف ہوں بے وقوف ہوں میں جو آپ کی باتوں میں آگئی۔
بے وقوف ہوں جو اپنی محبت کے قاتل کے آگے اپنا سب کچھ برباد کر چکی ہوں۔
اس سے پہلے کہ شانی کچھ اور کہتی ارتضیٰ کا زوردار ہاتھ اٹھا اور اس کے چہرے پر نشان بنا گیا
بس بہت ہو گیا بہت بکواس کر لی تم نے

مجھے لگ رہا تھا تم نادان ہو لیکن نہیں شانی تم نادان نہیں ہو بلکہ احمق ہو
کیا برباد کیا ہے تم نے ہاں جسے تم بربادی کہتی ہو وہی ایک شادی شدہ لڑکی کی پہچان ہے
میں تمہاری محبت کا قاتل نہیں ہوں میں تمہاری محبت ہوں تم مانو یا نہ مانو
کس بات کا سوگ منارہی ہو بیٹھ کر۔ کل رات کا شانی وہ میرا حق تھا اگر تم سیدھے طریقے سے نہیں

دیتی تو میں زبردستی لیتا۔

اسی لمحے بند کرو یہ ڈرامے اور جتنا جلدی ہو سکے اس رشتے کو قبول کرو اور اگر نہیں کر سکتی تو مجھے اور بھی بہت سارے طریقے آتے ہیں

آفس جا رہا ہوں جب تک واپس آؤ اس حالت میں نہ ملو بیوٹیشن آئے گی تو اس کے سامنے بھی نخرے کرنے کی ضرورت نہیں ہے

آج ولیمہ ہو جائے کل سے تم اپنے بابا سے بات کر سکتی ہو ویلے بھی میں نے انہیں تمہاری رخصتی کے بارے میں بتا دیا تھا۔

وہ تو کب سے چپ چاپ بیٹھی آنسو بہاتی اس کی باتیں سن رہی تھی یہ بات سن کر پریشانی سے اسے دیکھنے لگی

کیا بابا سب کچھ جانے ہیں شانی نے پریشان ہو کر پوچھا

ہاں میری جان وہ سب کچھ جانے ہیں اب اتنی بڑی بات تو میں ان سے چھپانے سے رہا اس کا گال پیار سے سہلاتے ہوئے کہا۔

شانہ آئندہ ایسی کوئی بے وقوفی والی بات مت کرنا جس سے میرا ہاتھ اٹھے مجھے یہ کرنا بالکل پسند نہیں

بس اتنا کہہ کر وہ چلا گیا

جبکہ شانی یہ سوچ رہی تھی کہ اس کے باپ کو اس کی رخصتی سے پہلے ہی پتہ چل گیا تھا لیکن پھر بھی اس نے اس کی کوئی مدد نہ کی



ماضی



دادو ہم کہاں جا رہے ہیں دس سالہ ارتضیٰ نے اپنی دادو سے پوچھا جو کب سے آنسو بہا رہی تھی جبکہ احسن گاڑی چلانے میں مصروف تھے

بیٹا آپ کی چھو چھو کا انتقال ہو گیا ہے

ہم آخری بار ان کا دیدار کرنے جا رہے تھے۔

تو کیا وہ کبھی واپس نہیں آئیں گی میری ماما کی طرح ارتضیٰ نے اداسی سے کہا

ہاں بیٹا تمہاری چھو چھو تمہاری ماما کے پاس چلی گئی ہیں اب وہ کبھی واپس نہیں آئیں گی

اماں کیا ہو گیا ہے آپ کو ارتضیٰ کے ذہن میں یہ سب کچھ کیوں ڈال رہی ہیں جب کہ آپ جانتی ہیں کہ رخسانہ سے شادی میں نے اسی کے لئے کی ہے

اماں کی بات احسن کو اچھی نہیں لگی

جس نے شادی جس بھی ریڑن کے لیے کی ہو لیکن بہانہ ان کے پاس ارتضیٰ کا تھا۔ کہ اسے ایک ماں کی ضرورت ہے

ہاں ہاں بیٹا پتا ہے کہ تم نے اس لڑکی سے شادی میرے پوتے کے لیے کی ہے لیکن یہ بات الگ ہے کہ میرا پوتا اس لڑکی کو ایک آنکھ نہیں بھاتا۔

اس لیے بہتر ہو گا کہ یہ ڈرامے تم میرے سامنے چھوڑ ہی دو۔

میں اپنے معصوم پوتے کو سوتیلے پن کی نظر نہیں کرنے دوں گی۔

اور اس وقت میں اس لڑکی کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی جسے اپنی نند کی موت سے زیادہ اپنے دور کے کزن کی شادی پیاری ہے

اماں نے ہی چند ہی لفظوں میں انہیں ان کی بیوی کی اہمیت سمجھائی جبکہ احسن نے اماں سے اس وقت بحث کرنا بیکار سمجھا



وہ چھوٹی سی گڑیا محض ڈیڑھ سال کی تھی جب اس کی ماں اسے چھوڑ کر چلی گئیں
جب کہ اس کا باپ اپنی بیوی کے چالیسویں کے بعد ہی اپنا ملک چھوڑ کر ترکی جا رہا تھا
اماں جی میں اپنی بیوی کا علاج نہیں کروا پایا کیونکہ میرے پاس اتنے پیسے نہیں تھے میں نے اپنی
شریک حیات کو صرف اس وجہ سے کھول دیا
اور اب اس وجہ سے میں اپنی زندگی کو مزید مشکلات کی نظر نہیں کر سکتا اس لئے میں نے ترکی جانے
کا فیصلہ کیا ہے۔

لیکن شانی کو میں اپنے بھائیوں کے حوالے نہیں کر سکتا
اس لیے آپ کے پاس چھوڑ کے جا رہا ہوں
اس نے اپنی ننھی سی معصوم بچی کو دیکھا جو کب سے ارتضیٰ کی گود میں کھلکھلا رہی تھی
ارتضیٰ جو کبھی کسی سے سیدھے منہ بات تک نہیں کرتا تھا اسے اپنے گود میں اٹھائے پورے گھر میں
گھوم رہا تھا

مجھے یقین ہے کہ آپ میری بیٹی کی پرورش بہت اچھے طریقے سے کریں گے
میں آپ کے علاوہ اور کسی پر یقین نہیں کر سکتا۔
اور اس طرح سے شانی کا باپ شانی کو اپنی نانو کے گھر چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے ترکی چلا گیا جسے بہت
سارا پیسہ کمانا تھا

جس کی وجہ سے اس نے اپنی جان عزیز بیوی کو کھو دیا
وہ ہر مہینے شانی کو بہت ساری رقم بھیجتا لیکن اس کا سارا خرچہ پھر بھی اس کے ماموں اٹھاتے تھے
ماموں اور نانو کی تو وہ جان تھی ان کی آنکھوں کا تارا ایک دن بھی اگر وہ ماموں کو نظر نہ آتی

تو اسے پورے گھر میں ڈھونڈنا شروع کر دیتے۔

جبکہ رخصانہ کو نہ تو شانی پسند تھی اور نہ ہی ارتضیٰ
بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ اسے بچے ہی پسند نہیں تھے
ایک دن اس نے اپنا سوتیلّا پن دکھاتے ہوئے ارتضیٰ کو ڈانٹنے کی کوشش کی۔

جس پر احسن صاحب سے اس کی اتنی لڑائی ہوئی کہ احسن صاحب نے اسے کہا کہ وہ گھر چھوڑ کر جا
سکتی ہے ہے۔ انہیں اپنے بیٹے سے عزیز اپنی دوسری بیوی نہیں اور اس بات کا اندازہ رخصانہ کو جلد
ہی ہو چکا تھا بہت جلد ہی اس نے ارتضیٰ سے ہر قسم کا تعلق ختم کر دیا وہ تو اسے مخاطب کرنا بھی پسند
نہ کرتی اور ارتضیٰ کا بھی موڈ کچھ ایسا ہی تھا۔

اسے جو لوگ پسند نہ ہوتے وہ ان سے مخاطب نہ ہوتا اس کی زندگی صرف تین لوگوں کے آگے پیچھے
گھومتی تھی ایک دادو دوسرے اس کے بابا اور تیسری اس کی ڈول شانی
احسن صاحب کو بھی پتہ چل چکا تھا کہ ارتضیٰ رخصانہ کو زیادہ پسند نہیں کرتا اور اماں کا بھی یہی کہنا
تھا کہ اسے زبردستی رخصانہ کے ساتھ نہ باندھا جائے جس کے بعد احسن صاحب نے اسے دوبارہ نہ
رخصانہ کو ماں کہنے کے لئے کہا۔ اور نہ ہی رخصانہ کو اس کی ماں بنانے کی کوشش کی



ارتضیٰ نے بچپن سے ہی اس کو میری کہنا شروع کر دیا گھر میں کسی میں اتنی ہمت نہ تھی جو شانی کو
کچھ کہہ پاتا

وہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا جبکہ ملازمہ جب اسے دودھ پلاتی تو اس کے سر پر سوار رہتا۔

کوئی اس سے اونچی آواز میں بات نہیں کر سکتا تھا

شانی بھی ہر وقت اس کی چھوٹی انگلی تھامے اس کے پیچھے پیچھے بھاگتی رہتی

سکول جاتا تو ضد کرتا کہ وہ اس کے ساتھ جائے گی۔

جس کی وجہ سے اس کو محض ڈھائی سال کی عمر میں ہی سکول میں داخل کروادیا

اس کی دیوانگی تب بھری جب چھوٹی کلاس کے ایک لڑکے نے اسے دھکا مارا اور بدلے میں ارتضیٰ

نے اس کے سر پر اپنا بیٹ مار دیا

پرنسپل نے کہا کہ سکول سے نکال دیا جائے جس کے بعد بابا نے اسے دوسرے سکول میں داخل

کروایا لیکن وہاں پر بھی اس نے یہی کہا کہ اسے شانی کے بغیر دوسرے سکول نہیں جانا

بابا نے جب شانی کے لیے اس کا پاگل پن دیکھا تو اسے شانی سے دور رکھنے کا فیصلہ کیا

لیکن ایسا کرنا بھی اتنا آسان نہ تھا بابا نے ارتضیٰ کو زبردستی ہو سٹل بھیج دیا لیکن اس کے ایک ہفتے

بعد ہی وہ اتنا بیمار ہو گیا اسے واپس لانا پڑ گیا

وقت گزرتا چلا گیا اور شانی ارتضیٰ کے لیے اس کی زندگی بنتی چلی گئی

ارتضیٰ اپنے کسی کام کو ملازم کو ہاتھ نہیں لگانے دیتا تھا

صاف لفظوں میں کہتا کہ یہ سارے کام شانی کے ہیں اور وہی کرے گی شانی یا ارتضیٰ نے کبھی

صاف لفظوں میں اپنی محبت کا اظہار نہیں کیا لیکن سب ہی جانتے تھے کہ وہ ایک دوسرے کو

چاہتے ہیں

بابا ارتضیٰ کو بزنس سیڈیز کے سلسلے میں لندن بھیجنا چاہتے تھے لیکن اس سے پہلے ارتضیٰ نے یہ شرط

رکھ دی کہ اس کے لیے پہلے شانی کو اس کے نام کرنا ہوگا

دو سال پہلے اسی کی ضد کی وجہ سے انہوں نے ان دونوں کی منگنی کر دی لیکن اس بار وہ نکاح چاہتا تھا

شانی محض سولہ سال کی تھی اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ اس وقت اس کے ذہن میں کسی بھی قسم کا بوجھ ہو

لیکن ہمیشہ کی طرح ارتضیٰ کی ضد کے سامنے کسی کی نہ چلی اور شانی کا نکاح ارتضیٰ کے ساتھ ہو گیا



وہ کچھ دنوں میں لندن جا رہا تھا اور اس کے حکم کے مطابق بیچاری شانی اس کا سامان پیک کر رہی تھی

شانی نے تقریباً سب ہی چیزیں اپنی پسند کی رکھیں کیوں کہ ارتضیٰ ہر چیز اس کے پسند کی پہنتا تھا اور اسی اصول کے مطابق جو ارتضیٰ نے ہی بنایا تھا شانی ساری چیزیں ارتضیٰ کی پسند کی پہنتی تھی

ارتضیٰ بیڈ پے لیٹا تھا جبکہ شانی اس کا بیگ پیک کر چکی تھی پھر اچانک اسے یاد آیا کہ دو شرٹیں ابھی بھی باہر ہیں

تو دوڑ کے وہ لینے چلی گئی اور واپس آ کہ انہیں پریس کرنے لگی

بہت محنت کے بعد اس نے وہ دو شرٹز پریس کی میں آپ سے شادی نہیں کروں گی

وہ جو فون پر مصروف تھا اس کے بات پر اس کی طرف دیکھنے لگا

کیوں بھی اب کیا خطا ہو گئی مجھ سے وہ اکثر اسے اسی طرح سے کہتی تھی جب بھی وہ اس کے کسی کام سے تنگ آتی تو اس کا فیصلہ یہی ہوتا کہ وہ اس سے شادی نہیں کرے گی لیکن افسوس اب نکاح ہو چکا تھا

جبکہ اس کے دوسرے یا تیسرے دن یہ والا جملہ سن کر ارتضیٰ کے لبوں پر ایک جاندار مسکراہٹ کھل اٹھتی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس طرح کے الفاظ وہ کیوں دہراتی ہے ضرور اس کا لڑنے کا موڈ تھا

پچھلے کچھ دن سے ان دونوں کے بیچ میں کوئی لڑائی نہیں ہوئی تھی۔ کیوں کہ ارتضیٰ جانے والا تھا اور شانی اس کو بہت اچھی یادوں کے ساتھ بھیجنا چاہتی تھی جبکہ ارتضیٰ اسے تنگ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دے رہا تھا لیکن ہر بار ناکامی ہی ہوتی کیونکہ وہ اس کی کسی بات پر بھی اس سے لڑائی نہیں کر رہی تھی

ہاں میڈم کیوں شادی نہیں کرنی مجھ سے وہ اپنا موبائل رکھ کر اس کے پاس آکر دونوں ہاتھ کمر پر رکھے لڑاکا عورتوں کی طرح پوچھنے لگا

کیونکہ مجھ سے آپ کے کپڑے استری نہیں ہوتے ایک تو جمہ جمہ کران کو استری کرو پھر ایک شکن بھی موجود نہ ہو۔ جبکہ یہ بات آپ بھی جانے ہیں کہ کپڑوں کو فولڈ کرنے سے ان کے اندر شکن آجاتی ہے

اور آپ دوبارہ مجھ سے استری کرواتے ہیں۔ میں تنگ آگئی ہو یہ روز روز ایک ہی کپڑے کو استری کر کے۔

یا تو آپ مجھ سے وعدہ کریں گے شادی کے بعد آپ مجھ سے کپڑے استری نہیں کروائیں گے یا پھر یہ شادی نہیں ہوگی شانی نے فیصلہ کرتے ہوئے کہا

واٹ تم یہ صرف کپڑے استری کرنے کی وجہ سے مجھ سے شادی کینسل کر رہی ہو ار ترضیٰ کو جیسے صدمہ ہوا

ہاں کر رہی ہوں انکار میں آپ کے سارے کام اپنے ہاتھ سے کرنے کے لیے تیار ہوں آپ کا کھانا آپ کے کپڑے دھو بوٹ پالش کرنا سب کچھ کر سکتی ہوں لیکن یہ کپڑے استری مجھ سے نہیں ہوتے۔ شانی نے ایک ایک کام بتاتے ہوئے کہا

جبکہ صرف کپڑے استری نہ کرنے پڑے اس کے لیے اس کی شادی خطرے میں آچکی تھی یہ سوچ کے ار ترضیٰ کا منہ اچھا خاصہ کھل گیا

کیا تمہیں صرف میرے کپڑے استری کرنے پر رہے اس لیے تم مجھ سے شادی سے انکار کر رہی ہو۔ وہ مکمل لڑائی کے موڈ میں بولا

ہاں کر رہی ہوں انکار آپ لندن سے اپنے لئے کوئی گوری میم لے آنا جو آپ کے سارے کپڑے

استری کردے شانی بولے بولے رکی

لنڈن کی گوریاں کہاں کپڑے استری کرتی ہیں بلکہ وہ تو کسی کام کو ہاتھ نہیں لگاتی سارے کام ملازموں سے کرواتی ہیں پر خیر آپ کی مرضی آپ کو مجھ جیسی اچھی بیوی تو کہیں نہیں لے گی لیکن پھر بھی اگر آپ وہاں کسی گوری میم کو پٹانا چاہیے تو بے شک پٹا سکتے ہیں شانی نے اپنی طرف سے مکمل اجازت دیتے ہوئے کہا جبکہ اس کا موڈ یہ جانے کا تھا کہ ارتضیٰ وہاں کی لڑکیوں کے بارے میں کیا سوچتا ہے

تو کیا خیال ہے آپ کا گوری میم کے بارے میں اس نے جانچی نظروں سے اس کے چہرے کا طواف کیا

جبکہ ارتضیٰ کو یہ جان کر بہت مزہ آ رہا تھا کہ اسے خود سے دور وہ ایک آزاد ملک میں بچ رہی ہے جہاں لڑکیاں آزاد ماحول میں رہنے کے ساتھ ساتھ آزاد خیال بھی ہیں۔

کل رات بھی وہ نیٹ سے لنڈن کے بارے میں ریسرچ کر رہی تھی جہاں وہ سے لنڈن کے ماحول کے بارے میں بتا رہا تھا وہیں پر کچھ تصویریں بھی دیکھ لیے تھے بہت ساری تصویروں کے بعد ایک اور تصویر آئی جسے دیکھ کر شانی پانی پانی ہو گئی ساحل سمندر پر لڑکیوں کو واہیات لباس میں دیکھتے ہی شانی کا سر چکرا گیا

جبکہ وہ تصویر ارتضیٰ نے بنا کچھ کہے ہی آگے کر دی تھی اور اس کے یہی اندازہ تھا کہ اس نے اتنی تیزی سے وہ تصویر آگے کی ہے کہ شاید ہی شانی اسے دیکھ پائی ہو لیکن اس کا اندازہ غلط تھا کیونکہ

جب اس نے شانی کے چہرے کی طرف دیکھا تو اس کے چہرے کی سرخی نے اسے بہت کچھ بتا دیا

شانہ بہت وقت ہو گیا ہے اب تم جاؤ سو جاؤ شانی کی حالت دیکھ کر اس نے حکم جاری کیا تو شانی فوراً ہی اس کے کمرے سے بھاگ گئی

اور اس کے بعد سے لے کر اب تک شانی کبھی نہ کبھی اس آزاد ماحول کے بارے میں بات ضرور کر رہی تھی جس کے بارے میں سن کر ارتضیٰ کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل جاتی

اس کی بیوی ان بے لباس عورتوں سے جیلس ہو رہی تھی جن کی طرف دیکھنا ابھی ارتضیٰ حیدر گوارا نہیں کرتا

اور اس کی جیلسی دیکھ کر ہی ارتضیٰ نے اب فیصلہ کیا تھا کہ وہ اسے اس کی اہمیت کا احساس ضرور دلائے گا

اس کا تیز تیز استری پر چلتا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام لیا اور دوسرے ہاتھ سے استری کو سیدھا کر کے رکھ دیا

تم میری بیوی ہو شانی۔ اس دنیا میں کوئی بھی دوسری عورت تمہاری جگہ نہیں لے سکتی۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں تم میرے لیے میری دوست میری بچپن کی ساتھی میری منگیت میری منکوحہ اور

مستقبل میں میری بیوی ہوگی۔ تمہیں اس دنیا میں کسی بھی دوسری عورت سے جلنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تمہاری ذات مجھ سے جڑی ہے اس دنیا میں کوئی بھی عورت تمہاری جگہ نہیں لے سکتی۔ تم میری ذات کا حصہ ہو۔ میرے نکاح میں باندھی میرا لباس ہو۔ اور ارتضیٰ حیدر صرف اور صرف تمہارا ہے اور یہ حق تم سے کبھی بھی کوئی بھی چھین نہیں سکتا اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لے وہ محبت سے اسے اپنے اور اس کے رشتے کا احساس دلا رہا تھا۔

جبکہ اس کی باتوں سے سرخ ہوتی شانی بنا کچھ سوچے سمجھے اس کے سینے سے جا لگی اور آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو بہنے لگے

ایم سوری ارتضیٰ میں آپ پر شک نہیں کر رہی تھی۔ وہ تو بس اس ماحول کے بارے میں سوچ کر شانی کہتے کہتے رک گئی۔

تمہیں کچھ بھی سوچنے کی ضرورت نہیں ہے شانی تمہارا ارتضیٰ جیسے جائے گا ویسے ہی واپس آئے گا۔ کیونکہ ارتضیٰ کی زندگی میں شانی کے علاوہ اور کوئی نہیں آسکتا۔

اسے اپنے سینے سے لگائے وہ دھیرے دھیرے اس کے بال سہلا رہا تھا لیکن جلد ہی شانی کو اپنی پوزیشن کا احساس ہوا تو اس سے الگ ہونے کی کوشش کی لیکن ارتضیٰ نے اس کی اس کوشش کو ناکام بناتے ہوئے اسے مزید اپنی باہوں میں بھج لیا۔

ارتضیٰ چھوڑیں نالو آجائیں گی۔ وہ دھیرے سے مہمنا

ابھی تو چھوڑ رہا ہوں لیکن واپس آنے پر نہیں چھوڑوں گا پہلے بتا رہا ہوں۔

میں آتے ہی شادی کی بات کروں گا تم بھی تیار رہنا جب بابا تم سے پوچھے تو جھٹ سے ہاں کر دینا۔
اس نے ایک اور حکم جاری کیا

جبکہ شانی کا ارادہ ابھی پڑھنے کا تھا۔ وہ اپنی پڑھائی ختم کر کے شادی کرنا چاہتی تھی۔
جس کا اظہار وہ ارتضیٰ کے سامنے نہ جانے کتنی بار کر چکی تھی لیکن ارتضیٰ نے ہمیشہ کی طرح اس کی بات کو انور کر دیا۔

شادی تو ویلے بھی کرنی ہی ہے نا کیا فرق پڑتا ہے دو سال بعد کریں یا چار سال بعد کم از کم میں اپنی پڑھائی تو مکمل کر لوں گی اس نے ایک اور ناکام کوشش کی۔
کیا کرو گی اتنا پڑھ کے اور ویلے بھی تم اپنا بالکل خیال نہیں رکھتی ہو چھوڑو یہ پڑھائی اور اپنے آپ پر دھیان دو میں چاہتا ہوں جب میں واپس آؤں تو میری خوبصورت سی بیوی میرا انتظار کر رہی ہو۔
نہ کہ چشمہ لگائی ہوئی بیوی اس نے اس کی چھوٹی سی ناک کو کھینچتے ہوئے پیار سے کہا۔
فی الحال تو اس سے بہت پیار سے بات کر رہا تھا جب کہ وہ جانتی تھی کہ اگر ایک بار پھر سے اس نے ارتضیٰ کے سامنے پڑھائی کا نام لیا تو وہ اس پر غصہ کرنے لگے گا۔
اور پھر ہمیشہ کی طرح چلی تو اسی کی تھی تو پھر ضد کرنے کا کیا فائدہ۔ وہ جو دو سال اسے مزید پڑھنے کے دے رہا تھا شاید وہ بھی چھین لے۔



لندن آنے کے بعد تو جیسے اسے کسی چیز کا ہوش بھی نہ رہا اس کی بزنس کورس اتنا ٹف تھا۔۔۔ کہ اس سے انجوائمنٹ کرنے کا بالکل ٹائم نہیں ملتا۔

نا تو اس کا اپنے دوستوں سے رابطہ تھا۔ اور نہ ہی بابا سے جبکہ دادو کا حکم تھا کہ وہ انہیں روز فون

کرے گا

سوروز شام کو دادو کو فون ضرور کرتا تھا۔

لیکن حیرت کی بات یہ تھی کہ اس نے کبھی بھی فون پر شانی کے بارے میں نہیں پوچھا تھا۔

دادو یہ سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی کہ وہ تقریباً روز ہی فون کرتا ہے اسے گئے ہوئے تقریباً دو ماہ ہو چکے تھے لیکن ایک بار بھی اس نے شانی کا ذکر نہیں کیا۔

ایک بار تو انہوں نے شانی کو جالیا ہیں وہ تمہارے بارے میں پوچھتا کیوں نہیں ہے۔۔۔۔؟ کہیں تم نے اسے ناراض کر کے تو نہیں بھیجا جس پر شانی نے کہا سب کچھ بالکل ٹھیک ہے۔ آپ پریشان مت ہوں۔

اور پھر نانو کی یہ پریشانی تقریباً ایک ماہ بعد دور ہوئی۔

جب رات ایک بجے کے قریب ان کے کمرے میں پانی نہ ہونے کے باعث وہ اٹھ کر پانی پینے کیچن میں آئی۔

جب انہوں نے شانی کے کمرے سے سرگوشی نہ آوازیں سنیں۔

انہوں نے قریب آکر دیکھا تو ہمیشہ کی طرح شانی کا کمرہ لاک نہیں تھا۔

انہوں نے ذرا سا کمرے کا دروازہ کھولا تو دیکھا کہ لیپ ٹاپ پر وہ دونوں ویڈیو کال میں مصروف تھے شانی کان سے ہیڈفون لگائے سرگوشی میں اس سے باتیں کر رہی تھی۔

وہ جو شام کو فون کرتا اور تھوڑی دیر بات کرنے کے بعد کہتا دوادو مجھے کام ہے میں پھر فون کروں گا کہہ کر فون بند کر دیتا اور یہاں رات کے ایک دو بجے تک وہ شانی سے باتیں کرتا رہتا تھا۔

دادو بے اختیار مسکرائی انہیں اب سمجھ میں آیا تھا کہ ان کا اکلوتا لاڈلا پوتا ان کی اکلوتی لاڈلی نواسی کے بغیر وہاں کیسے رہتا ہے۔



وہ ہر روز رات دیر تک ایک دوسرے سے بات کرتے جس کی وجہ سے اکثر شانی کی نیند پوری نہ ہوتی

پھر نانا اسے خوب ڈانٹتی۔ لیکن کون سا اس کی یہاں پر چلتی تھی یہاں پر تو صرف ارتضیٰ کی چلتی تھی وہ اپنی منوانا جانتا تھا

جان بوجھ کر تو نہیں لیکن ایک بار غلطی سے شانی رات کو جلدی سو گئی جس کی وجہ سے ارتضیٰ سے بات نہ کر پائی

اس کے بعد پانچ دن ارتضیٰ نے اس سے بات نہ کی نہ اسے فون کیا اور نہ ہی وہ آن لائن آیا پانچ دن دادو سے بھی کوئی بات نہ ہوئی۔

وہ تو کٹ کر رہ گیا تھا ان سب سے وہ تو صاف لفظوں میں کہتا تھا کہ جتنی محبت وہ شانی سے کرتا ہے اتنی کسی سے نہیں کرتا شانی کی لاپرواہی نے اس کا دل دکھایا تھا جس کی سزا تو شانی کو ملنی ہی تھی

لیکن یہ سزا شانی کے ساتھ ساتھ دادو کو بھی ملی تھی ان کا پوتا پانچ دن ان سے لا تعلق رہا پھر پانچ دن بعد جب خود ہی صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تو رات کے تین بجے فون کیا شانی پچھلے پانچ دن سے اس کے آن لائن آنے کا انتظار کر رہی تھی

اور جب اس سے بات کی تو اس طرح سے کی جیسے اس کی ذات پر کوئی بہت بڑا احسان کر رہا ہوں احسان سے کم بھی نہ تھا شانی اس کی محبت میں مکمل طور پر ڈوب چکی تھی یہ بات ارتضیٰ سے بھی چھپی ہوئی تو نہ تھی

ارتضیٰ کا اسے انکسور کرنا شانی کو بہت ہرٹ کر رہا تھا اس کا ارادہ اسے اس بات کا احساس دلانے کا

تھا لیکن جب ارتضیٰ نے اپنے پر بیٹی پانچ دنوں کی کہانی بتائی تو وہ جیسے خاموش ہو گئی
اس کی محبت کے سامنے شاید شانی کی محبت کچھ بھی نہ تھی۔
شانی اس کی محبت نہیں بلکہ دیوانگی تھی۔
جس کے لئے وہ کچھ بھی کرنے کو تیار تھا



آج اس کی واپسی کی خبر ملی تو جیسے حویلی میں بہارے واپس آنے کی خبر مل گئی۔
ہر کوئی بے انتہا خوش تھا۔

سب سے زیادہ شانی جو نہ جانے کب سے اس کا انتظار کر رہی تھی۔

کل رات اپنے واپس آنے کی خبر بھی سب سے پہلے اس نے اسی کو دی تھی

جس پر شانی نے التجا کی کہ وہ سب کے سامنے اس سے نہ لے۔

وہ بعد میں تنہائی میں ملیں گے کیونکہ ارتضیٰ کا کوئی بھروسہ نہیں وہ گھر والوں کے سامنے اسے اپنے

سینے سے لگاتا تھا بنا کسی کا لحاظ کیے اس کی بے باکی شانی کے لیے ناقابل برداشت تھی

اس کی اس حرکت کی وجہ سے وہ شرم سے کٹ کر رہ جاتی لیکن وہ تو حق سے کہتا تم میری بیوی ہو

اور اس کے واپس آنے کی خبر سن کر اس کا سارا خاندان جما ہوا تھا اور سب کے بچ میں وہ آکر شانی

سے لے یہ بات شانی کو گوارا نہ تھی

ویسے بھی رخصانہ کہا کرتی تھی کہ تم نے تو ارتضیٰ کو اپنے دوپٹے سے باندھ کے رکھا ہے ابھی سے ہی

جوڑو کا غلام ہے وہ تو

یہ ساری باتیں اس سے بہت بری لگتی تھی۔

اور یہی وجہ تھی کہ اس نے ارتضیٰ کو خود سے ملنے سے منع کر دیا لیکن ارتضیٰ کو یہ بات بہت بری لگی

آخر وہ دو سال بعد واپس آ رہا تھا اور یہاں شانی اس سے کہہ رہی تھی کہ وہ اس سے ملے گی ہی نہیں

-

جبکہ دو سال سے اپنی بے چینوں اور بے تابوں کی داستانیں وہ اپنے منہ سے سنا رہا تھا اسے -
لیکن شانی کو تو اس کی پرواہ ہی نہ تھی اس نے یہی نتیجہ نکالا بر حال اس سے وعدہ کر لیا کہ وہ سب
کے سامنے کوئی بے باکی نہیں دکھائے گا
اور اکیلے میں اسے نہیں بخشے والا



پھر ایسا ہی ہوا اپنی کلمے عین مطابق وہ دوسرے دن حویلی میں تھا سب کے بیچ -
دادو تو اسے اپنی آنکھوں کا تارا بنا کر اسے نظر کے سامنے سے ہٹنے تک نہ دے رہی تھی -
وہ باری باری سب سے ملا شانی جو سب کے بیچ میں کھڑی تھی اسے انور کر کے آگے بڑھ گیا حال
وہاں بھی نہ پوچھا
اور پھر یہ انورس سارا دن چلتی رہی
کنزہ جو کہ رخسانہ کی بھتیجی تھی نہ جانے کتنی بار اس کے کان میں آکر کہہ گئی آخر وہاں اسے ہوا کیا
ہے جو تمہارا عاشق نہیں رہا
وہ تو خود پریشان ہو کے رہ گئی اس نے بے باکی دکھانے سے منع کیا تھا اور یہاں یہ تو اس سے بات ہی
نہیں کر رہا تھا -

یہ بات اس کے ساتھ ساتھ پوئے خاندان نے نوٹ کر لی تھی کچھ تو گڑبڑ ہے
نانو نے بھی اسے ایک دو بار اپنے پاس بلا کر پوچھا آخر ارتضیٰ کو ہوا کیا ہے تجھ سے ناراض تو نہیں -
جس پر اس نے لاعلمی کا مظاہرہ کر دیا اب نہ جانے اسے کیا ہو گیا تھا
میں پوچھ لوں گی نانو کل تک تو سب کچھ ٹھیک تھا - شام ہوئی پھر رات ہوئی ارتضیٰ نے اس سے

کوئی بات نہ کی بلکہ اسے جہاں بھی دیکھتا وہاں سے کہیں اور نکل جاتا۔



پورے خاندان والوں نے باتیں بنائی ہر کسی کا یہ کہنا تھا کہ جس ملک میں یہ رہ کر آیا ہے وہاں سے آنے کے بعد مرد سیدھی سادی عورتوں کو نہیں پوچھتے۔
ہر کوئی بات بات پر اسے طعنہ سناتا۔

وہ کہاں عادی تھی ان سب باتوں کی وہ تو سارے خاندان میں مشہور تھی
کہ اس کا شوہر اس سے سچی محبت کرتا ہے لیکن اب تو پورے خاندان کے سامنے تھا کہ وہ اسے
کس طرح سے اگنور کر رہا تھا
اب اس نے بھی غصے میں فیصلہ کر لیا کہ چاہے جو بھی ہو جائے وہ ارتضیٰ سے کبھی بات نہیں
کرے گی۔



رات کو تقریباً ڈھائی بجے کا وقت تھا جب اس کا دروازہ زور سے بجواہ زیادہ تر اپنا دروازہ لاک نہیں کرتی
تھی لیکن آج گھر میں کافی مہمان تھے۔
اور کافی سارے باہر کے لوگ بھی تھے اسے تو ویسے بھی اجازت نہ تھی کسی کے سامنے آنے کی
ارتضیٰ سختی کی وجہ سے
کون ہے اس نے نیند سے بوجھل آواز سے پوچھا۔

باہر سے کوئی آواز نہ آئی تو مجبوراً اٹھ کر دروازے کے پاس آئی۔
آرام سے دروازہ کھولا تو وہ جان دشمن واٹ ٹرورز لے ہاف سلوز شرٹ پہنے اس کے سامنے کھڑا تھا۔
دروزا کھلتے ہی تیزی سے اندر آیا اور اندر سے دروازہ لاک کر دیا سب کچھ اتنی جلدی میں ہوا کہ شانی کو
کچھ سمجھ ہی نہیں آیا۔

اگر کچھ سمجھ میں آیا تو وہ یہ کہ لگے ہی مٹے وہ ارتضیٰ کی باہوں میں تھی
اسے سختی سے اپنے سینے میں بھیجے اپنی بے تابیاں مٹا رہا تھا۔
آئی مس یو سوچ اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھتا کہنے لگا جب شانی کو سمجھ میں آیا تو اس نے زور سے اسے
دھکا مار کے خود سے پیچھے کیا۔

اب آئی میری یاد۔ سب کے سامنے میری بے عزتی کروا کے شانی نے روٹھے پن سے کہا
لیکن اس وقت وہ شانی کے نخرے اٹھانے کے موڈ میں نہیں بلکہ اپنے نخرے اٹھوانے کے موڈ میں
تھا اسی لئے جب شانی نے اسے خود سے دور کیا کہ اسے بہت غصہ آنے لگا وہ تو اسی کے بات مان
رہا تھا اسی کے کھے پر چل رہا تھا

پر شانی سے نخرے دکھا رہی تھی
دیکھو شانی جو تم نے کہا میں نے وہی کیا ہے
اس نے انگلی اٹھا کر اسے اس کی بات یاد دلوانہ چاہی
کیا میں نے کہا تھا سب کے سامنے مجھے انور کرنے کے لئے اس کے اس طرح سے کہنے پر شانی کو
بھی غصہ آگیا

نہیں تم نے یہ کہا تھا کہ سب کے سامنے کسی بھی قسم کی بے باکی نہ دکھائیں
اور میں نے تمہاری بات ماننے ہوئے کسی کے سامنے بھی اپنی بے باکی نہیں دکھائی اور اب تم مجھے
نخرے دکھا رہی ہو

مجھے آپ سے بالکل بھی کوئی بات نہیں کرنی پڑے جائیں میرے کمرے سے باہر شانی نے اسے باہر کا راستہ دکھایا۔

لیکن اس کی بات پر اسے مزید غصہ آگیا

تم ہوتی ہو مجھ سے بات نہ کرنے والی اور مجھے کمرے سے باہر نکالنے والی میں اگر چاہو نا ابھی کے ابھی اٹھا کر اپنے کمرے میں لے جاسکتا ہوں حق رکھتا ہوں میں۔

اسی لئے اپنے یہ نخرے کم کرو اور ایک حد میں رہو۔ اسے کھینچ کر اپنے قریب تر کرتا ہوا وہ کہنے لگا کبھی کبھی وہ اس سے اس لمحے میں بات کرتا تھا کہ شانی کو اپنا آپ بالکل بے مول لگتا وہ سمجھ نہیں پاتی تھی کہ وہ اس کا شوہر ہے یا مالک۔

وہ اس کی بیوی ہے یا کنیز جو اس کی ہر بات پر اس کی جی حضوری کرے گی۔

اس سوچوں میں چھوڑے وہ اسے اپنے قریب تر کرتا اپنے سینے سے لگا چکا تھا۔

کتنی ہی دیر اسے خود میں بھیجے کھڑا رہا پھر بنا کچھ بولے اس کے ماتھے پر لب رکھ کر باہر نکل گیا۔ کبھی کبھی اس کا رویہ شانی کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر جاتا



صبح سب کچھ روٹین کے مطابق تھا جیسے پہلے ہوتا تھا ویسے ہی ہو رہا تھا۔

وہ ہر بات پر شانی کو آوازیں لگاتا جس پر میں موجود مہمان دبی دبی ہنسی ہنستے اسے یہاں سے وہاں جاتے دیکھتے۔

کل رات کی وجہ سے وہ اس سے ناراض تھی لیکن وہ اسے منانے نہیں آیا کیونکہ اس کے مطابق زیادہ غلطی شانی کی تھی تو اسے معافی مانگنے آنا چاہیے تھا۔

لیکن وہ جانتا تھا کہ اس وقت شانی اس سے ناراض ہے وہ کوئی ناراضگی افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔

اس لئے بار بار اسے آوازیں دیتا کبھی ایک کام بتاتا کبھی دوسرا کام بتاتا سب مہمانوں کے سامنے اپنی تمام تر بے باکیاں بھی دکھا رہا تھا
شانی تو اس سے کہہ کر پچھتاؤی یہ تو نہ ہو گیا تھا کہ آج کے بعد شانی اسے کبھی کسی کام کے لئے منع نہیں کرے گی

پھر مہمان آہستہ آہستہ رخصت ہونے لگے اور جانے سے پہلے سب نے ایک ہی بات کہی اب رخصتی کر ہی دو۔

جس پر ان سب کی بات پر حامی بھرتے ہوئے ارتضیٰ نے کہا کہ بہت جلد آپ کو انوٹیشن مل جائے گا۔

سب چلے گئے لیکن کنزہ نہیں گئی اور کنزہ کی جانب نظر ارتضیٰ پر جانے لگی جسے ارتضیٰ نے جلدی ہی نوٹ کر لیا۔

جبکہ دوسری طرف کا کنزہ شانی کو اپنا بیسٹ فرینڈ بنائے گھوم رہی تھی اور وہ بے وقوف لڑکی سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی۔

کہ اس کی دوستی کو سیڑیاں بنا کر وہ کونسی منزل حاصل کرنا چاہ رہی تھی



آجکل ارتضیٰ اور نانو کچھ زیادہ ہی ساتھ ساتھ بیٹھنے لگے تھے ویلے تو ارتضیٰ کم ہی گھر رہتا تھا لیکن آج کل وہ کبھی ماموں کے کمرے میں اور کبھی نانو کے کمرے میں پایا جاتا۔

جبکہ وہ آجکل کنزہ کے ساتھ تھی وہ اور کنزہ ساتھ ساتھ رہنے لگی دونوں ساتھ کالج جاتی تھی اور تو اور

کنزہ نے اسے پرفارمنس کرنے کے لئے بھی فورس کیا وہ اچھی ایکٹنگ کر لیتی تھی۔ اور کنزہ کہتی تھی کہ وہ بہت ٹیلنٹڈ ہے اور اسے اپنا یہ ٹیلنٹ اس طرح سے ضائع نہیں کرنا چاہئے کنزہ نے سے کہا کہ وہ جانتی ہے کہ اس ارتضیٰ کبھی بھی اس سے اس فیلڈ میں آنے کی اجازت نہیں دے گا لیکن وہ اپنا شوق پورا کر سکتی ہے کالج لائف میں۔

اسے بھی کنزہ کا آئیڈیا بہت اچھا لگا تھا۔

اسی لیے اس نے پرفارمنس کے لیے آڈیشن دے دیا۔ جہاں نہ صرف اس کے ایکٹنگ کو پسند کیا گیا بلکہ اسے لیلیٰ کا کردار دیا گیا۔

اسے شروع سے ہی لیلیٰ مجنوں کی کہانی بہت زیادہ پسند تھی۔ اسے کبھی کبھی لیلیٰ مجنوں کی کہانی بالکل اپنی کہانی جیسی لگتی تھی۔

کہتے ہیں لیلیٰ بہت خوبصورت نہیں تھی لیکن مجنوں پھر بھی اس سے محبت کی انتہا تک چاہتا تھا۔ بالکل اس کی کہانی کی طرح روشا نے بھی زیادہ خوبصورت نہ تھی لیکن ارتضیٰ کی محبت نے اسے کیا سے کیا بنا ڈالا تھا۔

ارتضیٰ کی باتوں سے کبھی کبھی ایسا لگتا کہ وہ دنیا کی سب سے حسین ترین لڑکی ہے جس پر ارتضیٰ مر مٹا ہے۔

اس نے ابھی تک گھر میں کسی کو نہیں بتایا تھا کہ وہ پرفارم کرنے والی ہے۔ اور اسے یہ بھی پتا نہ تھا کیا اس کے ساتھ کون ہوگا۔۔

بس اسے کچھ پتہ تھا تو یہ کہ جس نے اس شو کو اوگنائز کیا ہے وہ ترکی سے آیا ہے۔

اس کے بابا کے ملک سے آج گھر آنے کے بعد اس نے بابا کو فون کر کے بتایا۔ لیکن بابا اس کی بات

کہاں دھیان سے سنتے تھے وہ تو بس ایک ہی بات کہتے بیٹا تم میرے پاس آ جاؤ اور وہ یہی کہتی کہ وہ
نانو اور ماموں کو چھوڑ کر نہیں آ سکتی لیکن سچ تو یہ تھا کہ وہ ارتضیٰ کو دیکھے بنا بھی نہیں رہ سکتی تھی۔



کنزہ کا ارتضیٰ کو اپنی طرف دیکھتے رہنا ارتضیٰ سے چھپا ہوا نہ تھا وہ کوئی چھوٹا بچہ نہ تھا

جو ایک لڑکی کی نظر نہ پہچان سکتا کنزہ کے ہر روپ ہر انداز سے وہ اس کے اندر کا حال کا اندازہ لگا رہا
تھا

لیکن اس کے جذبات کو ہوا نہیں دے سکتا کہ اس کے دل اور دماغ میں صرف ایک لڑکی کا حق ہے
اور وہ تھی اس کی شانی
کنزہ کا چھپ چھپا کر اس کو دیکھنا۔ اسے دیکھ کر مسکرانا باقی سب کے سامنے تو شاید تھوڑا لحاظ کر
جاتی تھی لیکن اگر اتفاق سے وہ اکیلے میں اس کے قریب بیٹھا ہو تو سب شرم و لحاظ بھول کر اسے
گھورنے لگتی تھی

اس لیے ارتضیٰ نے اب صاف لفظوں میں اس سے بات کرنے کے بارے میں سوچا تھا
وہ شانی سے تو یہ بات شرم نہیں کر سکتا تھا وہ دونوں بیسٹ فرینڈ تھی
اب وہ اس طرح سے اس کی فرینڈ کو اس کی نظروں سے گرانا نہیں چاہتا تھا اسے لگتا تھا کہ شاید جو
کچھ وہ سوچ رہا ہے وہ صرف ایک غلط فہمی ہے لیکن بہت جلدی اس کی یہ غلط فہمی دور ہو گئی۔
کیونکہ اس نے نوٹ کیا کہ وہ ارتضیٰ کو شانی کے پاس کے نہیں بیٹھنے دیتی شانی کو کسی نہ کسی کام
میں الجھائے رکھتی ہے

- اور اگر وہ اسے اپنے ساتھ چلنے کو کہتا تھا نہ جانے کیوں شانی اسے بھی اپنے ساتھ گھسیٹنے لگتی

اسے شانی پر بھی بہت غصہ آ رہا تھا

میں بہت ساری لڑکیاں تھیں جو اس کے U.K - اس طرح کی نظروں کا وہ عادی تھا کیوں کہ پیچھے پڑی تھی اس لیے ان سب سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا

لیکن اب وہ اس کے اور شانی کے بیچ میں آرہی تھی اور یہ چیز ارتضیٰ برداشت نہیں کر سکتا تھا



رات کا پونہ ایک بج رہا تھا وہ اپنا کچھ ضروری کام کر کے فارغ ہوا تھا اور اب سونے کی تیاری کر رہا تھا۔

پاکستان آنے کے بعد سے لے کر اب تک وہ بابا اور دادو کو شادی کے لئے کہہ رہا تھا اب وہ رخصتی چاہتا تھا وہ شانی سے دور نہیں رہ سکتا تھا

لیکن بابا نے یہ شرط رکھ دی کہ وہ بزنس سنبھالے وہ بھی ارتضیٰ کے بابا تھے اگر اپنی بات منوا سکتا تھا تو وہ کیوں نہیں۔

سوارتضیٰ نے ان کی شرط مان لی اور اب وہ بزنس سنبھالنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔

ایک اچھی زندگی جینے کے لیے محنت تو کرنی پڑتی ہے لیکن یہ خوبصورت اور اچھی زندگی جس کے خواب سجا رہا تھا جس کے لیے وہ اتنی محنت کر رہا تھا وہ محترمہ تو گھوڑے بیچیں سو رہی تھی۔

ابھی کچھ دیر پہلے وہ اسے چائے کا بولے گیا مگر اس کو سوتا دیکھ کر واپس لوٹ آیا۔

کب آؤ گی میری زندگی میں شانی تم میرے لیے کیا ہو تم جان ہو میری اپنی سوچوں میں مصروف وہ یہ بھی نہ دیکھ پائے کب اس کے کمرے میں وہ داخل ہوئی اور دروازہ بند کر دیا۔

کنزہ تم یہاں کیا کر رہی ہو وہ رشتے میں اس کے کنزہ تھی لیکن ارتضیٰ نے ہیلو ہائے کے علاوہ کبھی اس سے کوئی بات نہ کی تھی اور نہ ہی کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

ارتضیٰ مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے ایم سوری مجھے اس وقت نہیں آنا چاہیے تھا لیکن پھر

بھی مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی تھی اس لیے میں آئی وہ کافی گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی۔
ہم صبح بات کریں گے تم جاؤ اس وقت یہاں سے وہ برہم ہوا۔
نہیں مجھے ابھی اور اسی وقت آپ سے بات کرنی ہے پلیز ایک بار میری بات سن لیں وہ منتیں کرنے لگی

دیکھو میں تمہیں کہہ رہا ہوں چلی جاؤ یہاں سے ہم نے جو بھی بات کرنی ہے صبح کریں گے۔
میں آپ سے محبت کرتی ہوں ارتضیٰ میں آپ کو بہت چاہتی ہوں پلیز مجھے اپنی زندگی میں شامل کر لے
میں آپ کے بغیر مر جاؤں گی۔ وہ اس کے قریب آکر بولی
اور پھر اس کے چہرے کے تاثرات جانے لگی لیکن کنزہ کو جلدی ہی احساس ہو گیا کہ سامنے کھڑے
وجود کو اسی اظہار کا کوئی فرق نہیں پڑا
وہ شخص پہلے ہی اس کی آنکھیں پڑھ چکا تھا۔
ارتضیٰ سچ میں۔ میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں اس نے یقین دلانا چاہا
تو۔۔؟ اس کا لہجہ سفاک تھا

کیا آپ کو کوئی فرق نہیں پڑتا کنزہ رندھی ہوئی آواز میں کہا۔
مجھے کیوں کوئی فرق پڑنے لگا بلا میں نے تو نہیں کہا تھا کہ مجھ سے پیار کرو تم نے اپنی مرضی سے یہ
رہ چنی ہے

ہر انسان کے اندر اپنے جذبات کو قابو کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے اگر تم چاہتی تو اپنے جذبات کو قابو
کر سکتی تھی تم نے اپنے دل کو اتنا باغی کیوں ہونے دیا جو شادی شدہ مرد سے محبت کر بیٹھے۔
یہ مت کہنا کہ تم مجھے بہت پہلے سے چاہتی ہو کیونکہ اگر تمہیں یاد ہو۔ تو ہم پہلے بارتب لے تھے جب
میں یہاں سے انگلینڈ گیا تھا۔

اس سے پہلے تو تمہارے بابا کا مسز احسن سے کوئی تعلق ہی نہیں تھا۔ کنز احسن کی دوسری بیوی
رخسانہ کے کزن کی بیٹی تھیں جن کا رابطہ کافی عرصے بعد ہوا تھا۔
یہ جانے ہوئے بھی کہ میرا نکاح ہو چکا ہے اور میں اس لڑکی کو چاہتا ہوں اس سے محبت کرتا ہوں تم
نے اپنے دل میں میرے لئے ایسے جذبات پیدا ہونے کیوں دیے۔
غلطی تمہاری ہے تم سدھارو۔

تمہیں یہاں میرے پاس آنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا میری زندگی میں تمہاری کوئی جگہ نہیں ہے میں
صرف اور صرف شانی سے پیار کرتا ہوں۔

ارتضیٰ کا ارادہ اس لڑکی کا دل دکھانا نہیں تھا وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے اس لڑکی کو ذرا سی بھی شہ
دی تو وہ کبھی اپنی زندگی میں آگے نہیں بھر پائی گی

اگر وہ اس کی محبت کو اہمیت دیتے ہوئے یہ کہتا ہے کہ اپنی زندگی میں آگے بھر جاؤ تو وہ کبھی نہیں
بھرے گی۔

اس لیے اس نے اس سے اس طرح سے بات کی کیونکہ وہ جانتا تھا جہاں ناقدری کی جائے وہ اٹھ کر
چلنے کی ہمت پیدا ہوتی ہے۔

- لڑکی جب ایک بار اپنے دل میں کسی کو بسالے تو مرتے دم تک اس سے محبت کرتی ہے۔

وہ کسی لڑکی کو یوں بچ چڑائے نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

اس نے کئی بار دیکھا تھا اپنے افس کے ورکرز کی انسلٹ کی پھرو ہی ورکر اس کے لیے بہترین کام کر
کے لایا تھا۔

وہ جانتا تھا اگر وہ اس وقت وہ اس طرح سے انسٹ نہیں کرے گا تو وہ کبھی اپنے ذہن سے ارتضیٰ کو
نہیں نکالے گی۔

اپنی محبت کی ناقدری پر وہ آگے بڑھنے کی کوشش ضرور کرے گی۔ اور ایسا ہی ہوا وہ روتے روتے ہوئے اس کے کمرے سے باہر بھاگ گئی

ایم سوری کنزہ میں تمہارا دل نہیں دکھانا چاہتا تھا لیکن جو رہ تم نے پکڑی ہے وہ غلط ہے میری زندگی میں شانی کے علاوہ کسی کی کوئی جگہ نہیں۔

میں شانی کی محبت کو اپنے دل میں اس حد تک بسا چکا ہوں کہ میرے دل میں میرے لئے بھی محبت نہیں بچی۔



شانی ابھی فریش ہو کے باہر سب کے پاس آکر بیٹھی تھی۔

سب لوگ اپنی اپنی باتوں میں مصروف تھے جبکہ وہ کنزہ سے اپنی کلاس کے بارے میں باتیں کر رہی تھی۔

نانو میں نے ناپرومیس کرنی ہے اس سال۔

ہمارے کالج میں نہ ایکٹنگ شو ہو رہا ہے۔

جس میں بہت سارے اسٹوڈنٹس نے حصہ لیا ہے کنزہ نے مجھے کہا تھا میں نے اپنا نام بھی لکھوا دیا

میں نے آئیڈیشن دیا تو مجھے پتا ہے کون سا کردار ملا وہ فول ایکسائٹمنٹ بناتے ہوئے بتا رہی تھی

جب ارتضیٰ بھی ان کے پاس آکر بیٹھا۔

کنزہ نے بے اختیار پہلو بدلا جبکہ اس کا سارا دھیان شانی کی طرف تھا

اور اس کی بات ختم ہونے کا انتظار کرنے لگا۔

ارے پوچھیں نہ سب کون سا۔۔

اسے اندازہ ہو چکا تھا کہ کوئی بھی اس کی بات میں کوئی خاص انٹرسٹ نہیں دکھا رہا

ہاں بھائی بتاؤ کون سا ماموں نے پوچھا

لیلیٰ کا ہیروئن کا ڈرامے کی اس نے اتراتے ہوئے ارتضیٰ کو دیکھا

جواب میں وہ مسکرایا

ہم پھر تو انہیں مجنوں کی بھی ضرورت ہوگی کہو تو میں آجاؤں وہ اسی کے اسٹائل میں پوچھا تھا
جی نہیں آپ کے اوور ایکٹنگ کی وہاں کوئی ضرورت نہیں ہے اور ویسے بھی مجنوں کوئی پاکستان کا
نہیں ہے ترکی کا ہے ترکی کا۔

ترکی کا مجنوں ارتضیٰ قفقہ لگا کے ہنسنا تھا

اور اس کی اس طرح سے ہنسنے پر وہ ہمیشہ کی طرح منہ بنا کر بیٹھ گئی
یہ کونسا کلر پہنا ہے تم نے جاؤ چیلنج کر کے آؤ اس نے اس کی ناراضگی کو کوئی اہمیت نہ دیتے
ہوئے کہا

کیا مطلب کونسا رنگ پہننا ہے اتنا پیارا سوٹ تو ہے

بلکل بھی پیارا نہیں ہے جاؤ چیلنج کرو اور آئندہ یہ کلر مت پہنا اس نے حکمرانہ انداز میں کہا
میں نہیں جا رہی چیلنج کرنے اتنا اچھا سوٹ ہے میں نے اسی ہفتے لیا ہے اور یہ بہت اچھا ہے۔ وہ
اسے اپنی ناراضگی دکھاتے ہوئے بولی

تمہیں سمجھ نہیں آ رہا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں جاؤ فوراً جا کے چیلنج کرو اسے اس بار آواز خاصی اونچی تھی
ارتضیٰ تم ماموں نے کچھ بولنے کی کوشش کی

شافی تم جا رہی ہو کہ نہیں اس نے احسن کو اگنور کرتے ہوئے کہا

جہاں باپ کی نہیں چلنی تھی وہ اس کی کیا چلتی مجبوراً اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی

اور پھر 10 منٹ کے بعد ریڈ کلر کا سادہ سالون کا سوٹ پہن کر بیٹھ گئی۔

ایسے کلرز سوٹ کرتے ہیں تم پر وہ مسکرایا۔ جبکہ اس کی مسکراہٹ نے کنزہ کو اندر تک آگ لگا دی

تھی

اچھا چلو کہیں باہر چلتے ہیں۔

مجھے کہیں نہیں جانا آپ کے ساتھ وہ غصے سے منہ پھیر گئی

ارے میرا پالا شا بے بی روٹھ گیا۔ اور مسکراتے ہوئے اس کے پاس آ بیٹھا تھا ارادہ اب منانے کا تھا میں نے کہا نا مجھے کوئی بات نہیں کرنی اس طرح سے روٹھتے مناتے دیکھ کر نا نو اور ماموں اٹھ کر باہر چلے گئے

کیونکہ یہ تو تہ تھا ارتضیٰ کو شرم آتی نہیں تھی۔

اچھا بابا اب شولی چلو نا شاپنگ کرواؤں گا اور پھر تم آئیں کریم کھلانے لے کے جا لوں گا پھر ڈنر کر کے گھر آئیں گے۔

اس نے اس کا موڈ ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔

چلو کنزہ تم بھی ہمارے ساتھ چلو۔ اس نے کنزہ سے کہا جو باظاہر کچھ فاصلے پر اپنا کالج کا کام کر رہی تھی لیکن اس کا سارا دھیان ان دونوں کی طرف ہی تھا۔

وہ کیا کرے گی ہمارے ساتھ آکر اس نے فوراً بولا تھا۔

کیا مطلب کیا کرے گی انجوائے کرے گی شانی نے کہا

اور سارا دن گھر پے رہ کر بھی اس نے کیا کرنا ہے بہتر ہے نہ ہمارے ساتھ چلے۔

شانی ہم ڈیٹ پر جا رہے ہیں اس نے شانی کے کان میں کہا وہ میری دوست ہے میں سارا دن اسے بور ہونے کے لیے تو نہیں چھوڑ سکتی نا۔

جاؤ کنزہ فٹافٹ چلیج کر کے آؤ۔ شانی نے کہا

اسے لگا تھا کہ کنزہ خود ہی منا کر دے گی لیکن ایسا نہ ہوا شانی کے بس ایک بار کہنے کی دیر تھی کنزہ

فورا سے اٹھی اور اپنے کمرے میں جا کر تیار ہونے لگی



شوہنگ ڈنر ایک منٹ کے لئے وہ شانی سے الگ نہ ہوئی اب تو ارتضیٰ کو ایسا لگنے لگا تھا کہ وہ جان بوجھ کر اسے شانی سے دور کر رہی ہے۔

اسے کنزہ پر غصہ آنے لگا تھا۔ لیکن شانی کے سامنے نکال نہیں سکتا تھا

چلو شانی گھر چلتے ہیں اب۔ اس نے اکتا کر کہا

ارے ابھی تو آسکریم کھائی ہی نہیں۔ شانی نے کہا

آسکریم پھر کبھی چلو ابھی گھر چلتے ہیں بہت دیر ہو گئی ہے۔۔

دیر کہاں ہوئی ہے ابھی تو صرف سات بجے ہیں اور آپ لوگ تو گیارہ بجے واپس آتے تھے۔ کنزہ بولی۔

ہاں لیکن تب ہم دونوں اکیلے ہوتے ہیں۔ میرا مطلب ہے شانی میری ذمہ داری ہے اسے میں

سنجھال سکتا ہوں تم ہمارے گھر مہمان ہو۔ میں نہیں چاہتا کی مسز احسن پریشان ہوں۔ اس نے ٹھہر ٹھہر کر کہا۔

ارے میں ان کو بتا کے آئی ہوں کہ کنزہ میرے ساتھ جا رہی ہے۔ وہ بالکل پریشان نہیں ہوں گی

چلے نہ آؤں کریم کھانے چلتے ہیں۔ اس نے ارتضیٰ کی باہوں میں اپنی ہاتھ ڈال کر کہا۔

اچھا بابا چلو۔ اس نے مسکراتے ہوئے شانی کے گرد گھیرا بنایا اور اسے اپنے ساتھ لے جانے لگا۔

جبکہ انہیں اتنا قریب دیکھ کر کنزہ اندر تک جل اٹھی تھی۔



نہیں برداشت کر سکتی میں پھوپھو پلینز کچھ کریں۔ آپ کو کچھ کرنا ہی پڑے گا آپ نے کہا تھا نہ وہ

میرا ہوگا۔

پلیز پلیز کچھ کریں۔

صبر کرو کنزہ۔ تمہیں کس بے وقوف نے کہا تھا جا کر اسے بتا دو کہ تم اس سے پیار کرتی ہو۔ سب سے بڑی بیوقوفی تم نے خود کی ہے میں نے کہا تھا نہ میں اسے شافی سے الگ کر لوں گی۔ لیکن تم نے سب کچھ گڑبڑ کر دی۔ اب یہ رونا دھونا بند کرو۔

ہو سکتا ہے تمہاری بدنامی ہو جائے لیکن ارتضیٰ کو پانے کے لئے تم اتنی بدنامی تو برداشت کر لوگی بدنامی پھوپھو آپ کیا کرنے والی ہیں کہ کنزہ نے گھبرا کر کہا۔

وہی جو تمہارے حق میں بہتر ہو۔ رخسانہ مسکراتے ہوئے باہر نکل گئی۔

یا اللہ یہ کیا کرنے والی ہیں۔ جو بھی کریں بس ارتضیٰ میرا ہو جائے۔ مجھے بس ارتضیٰ چاہیے



کنزہ کو اندازہ نہ تھا کہ پھوپھو اس کے ساتھ کیا کرنے والی ہیں اسے بس یہ پتا تھا کہ اسے ارتضیٰ چاہیے ارتضیٰ کے لئے اس کے دل میں محبت جگانے والی اس کی اپنی پھوپھو ہی تھی۔

اور اب ان کا یہ کہنا تھا کہ ارتضیٰ کو حاصل کرنے کے لئے بھی اس کی پوری پوری مدد کرے گی۔ جو بھی تھا جیسے بھی تھا اب ارتضیٰ کے لیے وہ تھوڑی سی تکلیف تو سہ سکتی تھی۔ اسے پہلے شافی بری نہ لگتی تھی شافی اس کی بیسٹ فرینڈ تھیں لیکن پھر بھی وہ اس کے لئے سوتن تھی۔

پہلے وہ اسے کو بہت چاہتی تھی لیکن اب اسے شافی بالکل اچھی نہیں لگتی تھی۔

اس کا ہر وقت ارتضیٰ کے ساتھ چپکے رہنا ارتضیٰ کا اسے اہمیت دینا۔

یہاں تک کہ اس کی مرضی کے کپڑے پہننا یہ سب کچھ کنزہ کو جلن میں مبتلا کر رہا تھا۔

پھوپھو نے اس کے سامنے ارتضیٰ کی تعریفیں کر کر کے اس کے دل کی دنیا ہلا کر رکھ دی۔ وہ

خوبصورت تھا بے شک وہ خوبصورت ترین مردوں میں شامل ہوتا تھا لیکن وہ اس کے بیسٹ فرینڈ کا

شوہر تھا۔

اس رات ارتضیٰ نے بالکل ٹھیک کہا اگر وہ چاہتی تو اپنے بے لگام ہوتے جذبات کو لگام ڈال سکتی تھی لیکن اس نے ایسا نہیں کیا کیونکہ پھوپھو اس کو سپورٹ کر رہی تھی۔
ان کا کہنا تھا کہ میں ارتضیٰ کی شادی تم سے کروادوں گی لیکن کیسے۔ اسے اس بات کا اندازہ ہو چکا تھا کہ پھوپھو کو صرف اور صرف ارتضیٰ کی دولت سے مطلب ہے
اور اس سے نفرت کی وجہ سوتیلی اولاد۔

سوتیلی اولاد سے تو کوئی بھی محبت نہیں کرتا۔



وہ اس وقت ریسل روم میں تھی سب لوگ اپنے اپنے ڈائیلاگز یاد کر رہے تھے۔
وہ بھی ان کے ساتھ اپنی پریکٹس کر رہی تھی کہ سر تنزیل یہاں آئیں۔
ہیلو اسٹوڈنٹس کہاں تک پہنچی تم لوگوں کی تیاری۔ انہوں نے دوستانہ انداز میں کہا۔
سب لوگ ایکسائیڈ ہو کر اپنی اپنی تیاری کے بارے میں بتانے لگے پھر انہوں نے ہیرا نجا کا پوچھا۔
توشافی اور اس کے ساتھ دوسرے اسٹوڈنٹ کو سامنے بلایا۔
اپنے سامنے ان کو پریکٹس کروانے لگے۔

پریکٹس کے دوران شافی نے تو نہیں لیکن کنزہ نے ایک بات بہت زیادہ نوٹ کی۔
سر تنزیل بار بار شافی کو دیکھ رہے ہیں انکی نظروں میں کچھ ایسا تھا جو کنزہ کو بہت عجیب لگا۔
جب وہ دونوں کلاس سے نکلی تو پیچھے سے سر تنزیل نے شافی کو پکارا
مس روشا نے مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔

جی سر کہیں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں وہ پوچھنے لگی

دراصل کیسے کہوں میں آپ کے والدین سے ملنا چاہتا ہوں۔

وہ اپنی بات کر کے خاموش ہوا تو شانی کچھ کنفیوز ہو گئی یہ آدمی اس کے والدین سے کیوں ملنا چاہتا ہے۔

اگر وہ اپنا کام ٹھیک سے نہیں کر رہی تھی تو اسے بتانا چاہئے اب کیا ایکٹنگ کے لئے بھی وہ اپنے والدین کی ڈانٹ سنے گی۔ شانی کو تو کم از کم یہی لگا کیوں کے آج کلاس میں وہ ٹھیک سے پرفارمنس نہیں دے پائی تھی

کیوں سر۔۔۔ شانی نے پوچھنا بہتر سمجھا

سر شانی کے والد یہاں نہیں ہوتے وہ ترکی میں رہتے ہیں یہ یہاں اپنے ماموں اور نانی کے ساتھ رہتی ہے

اس سے پہلے کے شانی کچھ کہتی کنزہ بولی

کیا میں آپ کے گھر آسکتا ہوں تنزیل نے پوچھا۔

کیوں نہیں سر ضرور آئیں۔ کنزہ نے کہا لیکن شانی وجہ پوچھنا چاہتی تھی

تھینک یو سوچ میں بس آپ سے یہی پوچھنا چاہتا تھا میں بہت جلدی آپ کے گھر آؤں گا ان شاء اللہ

تنزیل اتنا کہہ کر نکل گیا جبکہ شانی کنزہ کو گھورنے لگی تمہیں کیا ضرورت تھی انہیں انوائٹ کرنے کی پتہ نہیں کیوں آنا چاہتے ہیں ہمارے گھر

ارے یار وہ پوچھ رہے تھے اب منہ پر انکار تو نہیں کر سکتے نا کیا سوچیں گے کتنے بدتمیز اسٹوڈنٹ ہیں

ہمارے کالج کے کے ٹیچر کی عزت بھی نہیں کرتے

کنزہ اتنا کہہ کر کیٹین چلی گئی جبکہ شانی کی سوئی وہی اٹکی ہوئی تھی آخر سرتنزیل ہمارے گھر کیوں آنا چاہتے ہیں



کنزہ پرسوں رات میں تمہارے کمرے میں جا رہی تھی لیکن تم اپنے کمرے میں نہیں تھی پھر میں نے تمہیں ارتضیٰ کے کمرے سے نکلنے دیکھا

وہ سب لہجہ کر رہے تھے جب رخسانہ بیگم نے کنزہ کو مخاطب کیا
کنزہ تو گھبرا کے کبھی اپنی پھوپھو تو کبھی ارتضیٰ کو دیکھنے لگی۔ تو کیا پھوپھو کی یہ پلاننگ تھی
جبکہ شانی ارتضیٰ کو دیکھ رہی تھی۔ ارتضیٰ نے ایک نظر شانی کو دیکھا اور پھر اپنے کھانے میں مصروف ہو گیا

وہ ---- پھوپھو ---- میں وہ میں کنزہ پھوپھو کا اشارہ سمجھتے ہی پکڑے جانے کی ایکٹنگ کرنے لگی۔

اتنا گھبرا کیوں رہی ہو کنزہ سچ بتا دو ارتضیٰ بے فکری سے بولا
جی۔۔۔؟ کنزہ نے سوالیہ انداز میں ارتضیٰ کی طرف دیکھا
کنزہ ہم چاہے کتنی بھی کوشش کیوں نہ کر لیں ہم سچائی نہیں چھپا سکتے اور ویسے بھی دو دن بعد تو شانی کو اپنے آپ ہی سب کچھ پتہ چل جانا ہے ارتضیٰ نے کہا تو وہ اسے دیکھ کر رہ گئی
ارتضیٰ کس بارے میں بات کر رہا تھا کنزہ نہیں سمجھ پائی

ارے بول تو رہا ہوں یار مسز احسن نے ویسے بھی سارے سرپرائز کا ستیاناں کر دیا ہے اب بتا ہی دو

اسے کہ ہم اس کے برتھ ڈے کی تیاری کر رہے تھے
ارتضیٰ نے شانی کی طرف دیکھا دودن کے بعد اس کا برتھ ڈے تھا۔

ویلے مسز احسن یہ بات اگر آپ ہم سے اکیلے میں پوچھتی ہم آپ کو بھی اپنے پلان میں ضرور شامل کرتے لیکن آپ نے ارتضیٰ نے انہیں دیکھتے ہوئے طنز کیا۔

جبکہ ان کی یہاں پر سب کے سامنے بیٹھ کے بات کرنے کی گہرائی اور مطلب کو وہ سمجھ چکا تھا۔
تم نے مجھے بتایا ہی نہیں ورنہ وہ کچھ شرمندہ ہوئی

خیر اب کیا فائدہ آپ کے ورنہ کا ارتضیٰ شرم دلاتے انداز میں بولا اور اٹھ کر چلا گیا

وہ ہر سال شانی کا برتھ ڈے بہت دھوم دھام سے سیلیبریٹ کرتا تھا۔ پہلے پورا سرپرائز پلان کرتا۔
لیکن اس بار ایسا نہیں کر پایا تھا کنزہ کا اس کے کمرے میں آدھی رات کو آنا کنزہ کے کردار کو سوالیہ
نشان بنا سکتا تھا اور وہ اپنے لیے کسی دوسری لڑکی کی بدنامی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

اس لیے اس نے کنزہ کو بدنامی سے بچانے کے لیے ایسا کہا جبکہ شانی کے برتھ ڈے کی تیاری وہ
اکیلے کر رہا تھا



تھینک یو سوچ ارتضیٰ آپ نے آج مجھے بچا لیا وہ ابھی گھر سے باہر نکلنے ہی والا تھا کہ اسے کنزہ کی آواز
سنائی دی۔

وہ اس سے کچھ فاصلے پر کھڑی بول رہی تھی

دیکھو کنزہ آج جو کچھ بھی ہوا میرے لیے نہیں تمہارے لیے بہت برا تھا۔

کچھ بھی ہو سکتا تھا تمہیں پتا ہے تمہاری اس غلطی کی وجہ سے تم یہاں پر کتنی بدنام ہو سکتی تھی
تمہارے کردار پر کچھ اچھا لا جا سکتا تھا۔

نجانے کیوں آج کل کی لڑکیوں کو اپنی عزت کی پرواہ نہیں ہے۔ اب جو میں نے کہا ہے تم بھی وہی کہنا شانی پوچھے تو اسے یہی بتانا کہ ہم اس کے برتھ ڈے کی تیاری کر رہے تھے۔ وہ اتنا کہہ کر باہر چلا گیا۔

جبکہ پھوپھو کے پلاننگ کے بارے میں سمجھ کر اسے ان پر غصہ آنے لگا اور وہ ان کے کمرے میں آئی

پھوپھو آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا کہ آپ یہ سب کچھ کرنے والی ہیں جانتی ہیں میں کتنا گھبرا گئی تھی

اگر تمہیں پہلے بتا دیتی تو تمہارے فیس پر ایسے ایکسپریشنز نہ آتے۔ ہمیں شانی کی نظروں میں ارتضیٰ کو گرانہ ہوگا اسی حال میں ارتضیٰ تمہارا ہو سکتا ہے

آپ کو کیا لگتا ہے پھوپھو ارتضیٰ کے سامنے شانی کی چلتی ہے بالکل بھی نہیں اگر شانی ارتضیٰ کے خلاف ہو گئی تو بھی ارتضیٰ اس سے شادی کر لے گا آپ اس کی ضد سے بہت اچھی طرح سے واقف ہیں

شاید آپ بھول رہی ہے ارتضیٰ شانی کا دیوانہ ہے شانی ارتضیٰ کی نہیں۔

شانی صرف ایک رشتہ نبھا رہی ہے جس میں اس کی مرضی ہونا یا نہ ہونا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ شانی کے دل میں ارتضیٰ کے لیے غلط فہمی ڈالنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے ہمیں ارتضیٰ کے دل میں شانی کے لیے غلط فہمی پیدا کرنی ہوگی

لیکن ہمیں کچھ تو کرنا پڑے گا نہ پھوپھو نے کہا۔

ہمارے ٹیچر آئیں ہیں ترکی سے وہ شانی سے گھر آنے کی اجازت مانگ رہے تھے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ

شانی کا رشتہ مانگنے کے لیے آنا چاہتے ہیں۔ اگر ارتضیٰ کے سامنے یہ بات ثابت کر دی کہ شانی نے اپنی مرضی سے اس رشتے کو یہاں بلوایا ہے۔

تو سمجھے ہمارا کام ہو گیا۔ کنزہ نے بتایا۔

اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ وہ رشتہ مانگنے کے لیے آنا چاہتے ہیں یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ ایلے ہی ہمارے گھر آنا چاہتے ہوں اب شانی اتنی اچھی ہے پڑھائی میں

نہیں میں بہت دنوں سے نوٹ کر رہی ہوں وہ ٹیچر ہر وقت شانی کو گھورتے رہتے ہیں اور وہ کوئی ہمیں پڑھتے نہیں ہیں بلکہ ایکٹنگ کلاس دیتے ہیں وہ جو ہمارے کالج میں پروگرام ہونے والا ہے انہوں نے سارا پیسہ لگایا ہے اس پر۔

اور وہ جس طرح سے شانی کو دیکھتے ہیں کوئی بھی اندازہ لگا سکتا ہے کہ وہ شانی کو پسند کرتے ہیں۔ اگر ایسی بات ہے تو سمجھو ہمارا کام ہو گیا۔ کب آرہے ہیں وہ ٹیچر۔

پتہ نہیں شاید انہی دنوں میں آئیں فکر نہ کریں میں پتہ لگا لوں گی۔ کنزہ نے کہا۔

شانی کے اس برتھ ڈے پر اسے بگ سرپرائز ملنے والا ہے ارتضیٰ کی سوچ سے بھی بڑا



دادو پلیر اب تو مجھے واپس آئے ہوئے بھی اتنا ٹائم ہو گیا ہے۔

اور بابا کی بات مان کر میں سارا بزنس سنبھال رہا ہوں آپ ایک پر بابا سے بات تو کریں مجھے یقین ہے اس بار وہ مان جائیں گے۔

ارتضیٰ اس وقت دادو کے پیروں پہ جھکا تیزی سے ان کے پیر دبا رہا تھا۔

اور ساتھ ہی بابا سے شادی کی بارے میں بات کرنے کے لیے منتیں کر رہا تھا۔

دیکھو ارتضیٰ تمہارے بابا نے کہا ہے کہ جب تک تم ٹھیک سے بزنس نہیں سنبھالے تب تک وہ

تمہاری شادی نہیں کریں گے۔

دادو نے بابا کا پیغام اس کے کانوں تک پہنچاتے ہوئے جان چھڑانا چاہی

۔ ارتضیٰ کے تیز چلتے ہاتھوں میں سستی آئی

تو سنبھال تو رہا ہوں بزنس ساری میٹنگ میں اٹینڈ کر رہا ہوں پورا آفس میں سنبھال رہا ہوں اب تو بابا کتنے کتنے دن آفس نہیں آتے سارا کام میں دیکھتا ہوں۔

ویلے میں مجھے بھی تو کوئی چاہیے نہ جو میرا خیال رکھے۔ میرے پاس رہے۔ ارتضیٰ کے ہاتھ میں ایک بار پھر سے تیزی آگئی۔

دیکھو میری نوا سی نہ صرف تمہارا خیال رکھتی ہے بلکہ تمہارے پاس بھی رہتی ہے اور کیا چاہتے ہو تم۔ دادو اسے میں ہمیشہ ہر وقت اپنے پاس رکھنا چاہتا ہوں پلیز دادو ایک بار شادی کی بات کر لیں۔

اگر بابا نہیں مانے تو۔

تو۔۔۔؟ دادی نے جاننا چاہا۔۔

تو میں اپنی بیوی کو بھگا کے لے جاؤں گا ارتضیٰ نے فوراً ارادے بتائے۔

واہ بیٹا واہ مطلب دونوں صورتوں میں تم نے اپنا ہی کام کرنا ہے تو ہمیں کیوں بچ میں لٹکا رہے ہو خود ہی کر لو رخصتی۔

دادو نے اس کے ہاتھ اپنے پیروں سے جھٹکتے ہوئے کہا۔

میں تو کروالوں آپ کی نوا سی بھی تو مانے وہ زیر لب بڑبڑایا جسے دادو نے سن لیا۔

پھر اس کی معصوم سی شکل دیکھ کر بولی

ٹھیک ہے میں بات کرتی ہوں مگر صرف ایک بار کہوں گی اگر نہیں مانتا تو پھر مطلب نا۔

اودادو آئی لو یو سوچ۔ وہ فوراً ان کا گال چوم کر کمرے سے باہر بھاگ گیا یقیناً اس نے شافی کو بتانا



وہ شام کافی دیر سے گھر آیا تھا اسے یقین تھا دادو اب تک تو بابا سے بات کر چکی ہوں گی لیکن اس نے شانی سے اس بارے میں کوئی بات نہ کی۔

بابا کا کیا بھروسہ اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور شرط رکھتے وہ شانی کو کچھ نہیں بتانا چاہتا تھا۔ وہ اپنے کمرے میں جانے کی بجائے پہلے دادو کے کمرے کی طرف لایا لیکن اسی وقت بابا دادو کے کمرے سے باہر نکلتے ہوئے نظر آئیں۔

بابا تیز نظروں سے اسے گھورتے آگے بڑھ گئے ان کے پیچھے پیچھے دادو بھی آئیں پر اداسی سے سر جھکا لئے اس کے سامنے سے نکل گئیں۔

شٹ یعنی بابا نہیں مانے۔

اب پتا نہیں کیا چاہتے ہیں بابا ان کی مرضی کے سارے کام تو کر رہا ہوں۔ مانا کے ماموں ہیں لیکن ان کی بھانجی میری بیوی ہے تھوڑا سا تو ترس کھائے مجھ پر دو سال ہو چکے ہیں نکاح کو۔

وہ منہ لٹکاتا اپنے کمرے میں جانے لگا پر جب پیچھے سے بابا کی آواز آئی۔ یہاں آئیں بر خودار اور گھر کے سارے لوگوں کو بلاؤ بابا نے لوکر کو اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ لگے پانچ منٹ میں سب لوگ حال میں جمع تھے

میں نے ایک فیصلہ کیا ہے آپ سب کو بتانے کے لئے یہاں بلایا ہے۔

بابا نے بات کا آغاز کیا۔

یہاں آؤ شانی بیٹا بابا نے شانی کو اپنے پاس بلایا تو وہ مسکراتے ہوئے بابا کے پاس آگئی۔

تم بھی یہاں آؤ میرے بے صبرے بیٹے انہوں نے ارتضیٰ کی طرف اشارہ کیا تو وہ سر جھکا کر ان کے ساتھ آکھڑا ہوا۔

مطلب حد ہو گئی آپ سب کے سامنے ذلیل کریں گے ارتضیٰ سوچ کر رہ گیا۔

شانی بیٹا میں نے آپ کے بابا سے بات کر لی ہے لیکن پھر بھی آپ سے ایک بار پوچھنا چاہوں گا اگر آپ کو میرے اس بیٹے کا ساتھ قبول ہے تو ہم دو ہفتے بعد رخصتی رکھنا چاہتے ہیں بابا نے شانی کے سر پر دھماکہ کرتے ہوئے ارتضیٰ کو خوشخبری سنائی۔

سچی بابا۔ شانی کا فیصلہ سننے کی زحمت کئے بغیر ہی وہ بابا کے سینے سے لگا۔ اسے یقین تھا شانی کبھی انکار نہیں کرے گی

آئی لو یو سوچ بابا مجھے پتا تھا آپ ضرور مان جائیں گے۔

دادو۔ شانی کو دیکھے بغیر وہ دادو کے پاس چلا گیا۔

کنزہ اور خسانہ پر تو مانو گھر کی چھت گری تھی

جبکہ شانی سر جھکا اندر کی طرف بھاگ گئی۔

سب نے اس کا جانا فطرتی شرم و حیا سمجھا تھا۔ جبکہ سچ تو یہ تھا کہ وہ فی الحال شادی نہیں چاہتی تھی

وہ آگے پڑھنا چاہتی تھی کچھ بننا چاہتی تھی لیکن ارتضیٰ یہ بات جانے ہوئے بھی شادی کی جلدی مچا رہا تھا۔

اور اس بار تو سب گھر والوں نے فیصلہ بھی کر لیا۔

بات بابا تک بھی پہنچ چکی تھی۔

ہاں لیکن جو بھی تھا ارتضیٰ اسے آگے پڑھنے کے لیے منع تو نہیں کر رہا تھا۔

وہ بس اس کا ساتھ چاہتا تھا اس میں کچھ غلط بھی نہ تھا نکاح کو دو سال ہو چکے تھے اور ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے بھی الگ کمرے میں رہنا پورے خاندان میں باتیں بن رہی تھی۔
اس دن جو عورتیں گھر پہ آئی تھی وہ بھی دادو سے یہی بات کر رہی تھی کہ آپ رخصتی کروا کیوں نہیں کر رہے

لیکن پھر بھی ارتضیٰ بابا سے بات کرنے سے پہلے ایک بار تو اس سے بات کرنی چاہیے تھی
ایک بار تو اس کی رائے لینی چاہیے تھی کیا اس رشتے میں اس کی کوئی اہمیت نہیں۔
کیا ارتضیٰ کی نظروں میں وہ فیصلے کا حق تک نہیں رکھتی۔
کیوں ارتضیٰ ہر معاملے میں اپنا فیصلہ اس پر تھوپتا ہے۔ ٹھیک ہی کہتی ہے کنزہ اس رشتے میں
صرف ارتضیٰ کی چلتی ہے شانی تو کچھ ہے ہی نہیں



اب رونے کا کیا فائدہ شانی میں نے تمہیں پہلے ہی سمجھایا تھا۔
ارتضیٰ کی ہر بات مان کر تم اسے خود سر پر سوار کر رہی ہو۔ لیکن تم نے میری بات نہیں مانی۔
ایسا ہی ہوتا ہے جب لڑکیوں اپنے فیصلے خود سے کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتی تمہاری زندگی کیا ہے شانی
تمہاری ماں مر گئی اور تمہارا باپ تمس نانی کے گھر چھوڑ کر چلا گیا۔

اب بھی وقت ہے شانی تھوڑا سا حوصلہ پیدا کرو
بات کرو اپنے ماموں سے کہ تم ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی۔
ورنہ تم جانتی ہو کیا ہوگا ارتضیٰ زندگی بھر تم پر اپنا حکم چلائے گا اور تمہیں اس کی ہر بات ماننی پڑے گی۔

تم ٹھیک کہتی ہو مجھے بات کرنی چاہیے۔

لیکن میں اپنی ہی شادی کے بات ماموں سے کیسے کروں۔ میں ارتضیٰ سے بات کرتی ہوں ہو سکتا ہے

وہ میری بات کو سمجھیں۔

میں انہیں بتاؤں گی کہ میں آگے پڑھنا چاہتی ہوں کچھ کرنا چاہتی ہوں وہ میری بات ضرور مان جائیں گے۔

میں ابھی جاتی ہوں مجھے ابھی بات کرنی ہوگی ویسے بھی بہت دیر ہو چکی ہے۔ نو بجنے والے ہیں۔ اس نے گھڑی پر ٹائم دیکھا اور کمرے سے باہر نکلنے لگی۔

سنو شانی ارتضیٰ کچھ بھی کہے تو اس کی بات نہیں ماننا تمہیں اپنا فیصلہ اسے سنانا ہے نہ کہ اس کا فیصلہ خود پر حاوی کرنا ہے۔

بیسٹ آف لک۔ ہمت مت ہارنا۔

کنزہ پچھلے دو گھنٹوں سے اس کا برین واش کر رہی تھی اور تقریباً اس کام میں وہ کامیاب رہی تھی۔ وہ شانی کو جس حد تک ارتضیٰ کے خلاف کر سکتی تھی کر چکی تھی۔ اب اسے دیکھنا تھا کہ وہ کس حد تک کامیاب ہوئی ہے



ارتضیٰ کے کمرے کا دروازہ کھلا ہونے کے باوجود شانی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

ارے میری جان دو ہفتے کے بعد تم ویسے بھی اسی کمرے میں آنے والی ہو تمہیں اجازت کی کیا ضرورت۔۔

بس اپنا سمجھ کے چلی آیا کرو۔

مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔۔ اس نے کمرے کے اندر قدم رکھتے ہوئے کہا۔

آپ کہیں تو سہی جناب ہمارا پور پور کان بن کر سنیے گا۔ وہ شوخ ہوا۔

نہیں پور پور کو سنانے کی ضرورت نہیں ہے بس آپ ہی سنیں۔ مجھے بہت ضروری بات کرنی ہے وہ

روٹھے انداز میں بولی -

ارتضیٰ تو ویسے بھی دل و جان سے نثار تھا اس کے اس انداز پہ -

حکم میری جان -

ارتضیٰ پلیر سیریس ہو جائیں - مجھے سچ میں آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے وہ بالکل سیریس نظر آرہی تھی -

تمہارے معاملے میں میں ہمیشہ سے سیریس رہا ہوں -

بتاؤ کیا کہنا چاہتی ہو - دیکھنے میں وہ بالکل سیریز لگ رہا تھا جبکہ نظریں اب بھی شوخ تھی -

ویسے اتنے دور سے مجھے سنائی نہیں دے گا ارتضیٰ نے اس کا ہاتھ کھینچ کر اسے اپنے برابر بیڈ پر بٹھایا -

یہاں آکر بولوتا کہ میں تمہارا حرف سن سکوں -

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا -

ارتضیٰ آپ کو پتا ہے نہ کہ میرے ایگزام ہونے والے ہیں کیا یہ شادی پیپرز کے بعد نہیں ہو سکتی

- شانی نے تحمل سے بات شروع کی - کیونکہ وہ جانتی تھی وہ جتنے پیار سے اس سے سے بات کرے

گی وہ اتنی ہی جلدی اس کی بات کو سمجھے گا -

او تو یہ منہ تمہارا ایگزامز کے وجہ سے بنا ہوا ہے - دیکھو شانی اتنا پڑھ پڑھ کے تم نے کیا کرنا ہے میں

نے کون سا تم سے کوئی جاب کروانی ہے -

اور جہاں تک ان ایگزامز کی بات ہے تو وہ تم شادی کے بعد بھی دے لینا میں تمہیں کون سا منع کر رہا

ہوں -

اور جہاں تک شادی کی بات ہے تو شادی جب طہ پائی ہے تب ہی ہوگی۔
میں آلریڈی بہت صبر کر چکا ہوں اب مزید نہیں کرنا چاہتا۔ جتنے آرام سے شانی نے اس سے بات کی
تھی ارتضیٰ نے بھی اتنے ہی آرام سے جواب دیا۔
اور اب جاؤ اتنی ٹنشن مت لو جا کر شادی کی تیاری کرو۔
وہ اس کا گال تھتھپا کر بولا۔

کیوں میری کوئی مرضی نہیں ہے کیا میں اپنی مرضی سے کوئی فیصلہ نہیں کر سکتی ارتضیٰ کیا اس رشتے
میں میری مرضی کا ہونا نہ ہونا ایک برابر ہے۔
شادی طہ کرتے ہوئے ایک بار بھی مجھ سے نہیں پوچھا گیا۔ نہ ہی مجھے پہلے کسی نے بتانے کی
زحمت کی۔

کیا آپ کی نظروں میں میری مرضی کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔
بولے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔
شانی یہ کیا بے وقوفی ہے تم رو کیوں رہی ہو۔
افکورس میری جان تمہاری مرضی اہمیت رکھتی ہے۔ تمہارے لئے ہی تو کر رہا ہوں میں یہ سب کچھ۔
شانی میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں تمہارا ساتھ چاہتا ہوں اپنی زندگی میں۔
ٹھیک ہے یہ سب کچھ تم اپنی پڑھائی کے لئے کہہ رہی ہونا۔ ارے بابا جتنا پڑھنا ہے پڑھ لینا میں
کبھی منع نہیں کروں گا وہ اس کے آنسو اپنے دونوں ہاتھوں سے صاف کرتے ہوئے بولا۔
لیکن اس کے آنسو تھے جو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔
اور اتنے خوشی کے موقع پر ایک ارتضیٰ سے اس کے آنسو برداشت نہیں ہو رہے تھے۔

شانی کیا اس فیصلے میں تمہاری مرضی شامل نہیں ہے۔ کیا تم مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتی کہ نہیں کرتی تم مجھ سے محبت۔

وہ اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولا۔

اور یہی تو تھا شانی کا ویک پوائنٹ۔ وہ کیسے کہتی کہ وہ سے محبت نہیں کرتی اس سے شادی نہیں کرنا چاہتی بلکہ سچ تو یہ تھا۔ کہ پہلے نہ سہی لیکن جس دن سے وہ اس کے نکاح میں بندھی تھی اس دن سے اسے چاہنے لگی تھی۔

ورنہ اس سے پہلے تو اپنے دل کے جذبات کو اس نے کوئی نام تک نہ دیا تھا۔

بولو شانی کیا تم شادی نہیں کرنا چاہتی۔ کیا اس رشتے میں تمہاری مرضی شامل نہیں ہے۔ کیا نہیں کرتی تم مجھ سے پیار اگر ایسی بات ہے تو میں ابھی اس رشتے سے انکار کر دیتا ہوں۔ جب تک تم نہیں چاہو گی تب تک تمہاری رخصتی نہیں ہوگی۔

میں تمہیں زبردستی اس رشتے میں نہیں باندھوں گا۔ کیوں کہ تم مجھ سے پیار ہی نہیں کرتی تو اس رشتے کی کوئی بنیاد ہی نہیں ہے۔

میں ابھی جا کے بابا کو انکار کر دیتا ہوں۔

وہ اس کے قریب سے اٹھ کر جانے لگا جب شانی نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

نہیں ارتضیٰ ایسی بات نہیں ہے۔ میں یہ شادی کرنا چاہتی ہوں۔ میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔

پلیز آپ اس رشتے کے لئے انکار نہ کریں۔ میرا وہ مطلب نہیں تھا جو آپ سمجھ رہے ہیں۔

پلیز آپ اس بارے میں کسی سے کچھ بھی مت کہیے گا۔

وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے تھامے ہوئے بولی۔

بہت دیر ہو گئی ہے تم اپنے کمرے میں جاؤ ارتضیٰ بالکل سیریس تھا۔

جبکہ شانی بھی بنا کچھ بولے کمرے سے نکل گئی۔

اس کے جانے کے بعد ارتضیٰ نے اپنے کمرے کا دروازہ بند کیا۔

اور ایک زوردار قہقہہ لگایا۔

بیوقوف لڑکی۔ تم خود ہی کہتی ہو کہ میں موشنل بلیک میل کرنے میں کمال کا ماہر ہوں اور تم خود ہی

یہ بات سمجھ نہیں پاتی۔

کوئی بات نہیں دو ہفتے کے بعد یہ بات تمہیں ٹھیک سے سمجھاؤں گا میری بے وقوف حسینہ



شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھیں۔

ہر کوئی اپنی اپنی جگہ تیاریوں میں حصہ لے رہا تھا۔

جبکہ رخسانہ ایک طرف منہ بنا کر بیٹھی ہوئی تھی۔

انہیں اس سب سے کوئی مطلب نہ تھا۔

کل رات جب آکر شانی نے کہا کہ وہ ارتضیٰ کو نہیں منا پائی تو کنزہ کو شانی پر بہت غصہ آیا۔

اور اسے بے وقوف اور بزدل کہہ کر اس کے کمرے سے چلی گئی۔

-

صبح شانی کالج جانا چاہتی تھی۔ لیکن نانوں نے اسے اچھا خاصہ ڈانٹ دیا۔

کچھ دنوں میں تمہاری شادی ہے اور تمہیں کالج کی پڑی ہے کوئی ضرورت نہیں ہے کالج جانے کی۔

اس نے امید بھری نظروں سے ارتضیٰ کی طرح دیکھا۔

جس نے یہ کہہ دیا کہ آج چھوڑو تم کل چلی جانا۔

بس پھر کیا تھا۔ شانی کو کم از کم جانے کی تو اجازت مل گئی تھی یہی بہت تھا۔

جبکہ کنزہ نے اس کی طرف دیکھ کر افسوس سے گردن ہلائی۔ اور کالج چلی گئی

تو کیا وہاں کھڑی ہے یہاں آ کے دیکھ مہندی کا جوڑا منگوا یا ہے تیرے لیے دادو نے اسے ایک ہی جگہ بت بے دیکھ کر کہا۔

دادو یہ بالکل بھی اچھا نہیں ہے شانی یہ نہیں پہننے گی۔

شانہ ابھی تک مہندی کے جوڑے کو ہاتھوں میں لے کر دیکھ لی تھی جب ار ترضی بولا۔
ارے اتنا اچھا تو ہے شانی کو کافی پسند آیا تھا۔

شانہ اگر زیادہ اچھے کا آپشن ہے۔ تو صرف اچھا کیوں لیں۔ تمہارے پاس تو ہر چیز سب سے اچھی ہونی چاہیے

آخر دنیا کے بیسٹ دولے کی بیسٹ دلہن ہو۔

مگر مجھے آپ سے زیادہ اچھا آپشن مل گیا تو۔۔ وہ شرارتی انداز میں بولی

اس کی اس بات پر ار ترضی مکمل طور پر اس کی طرف متوجہ ہو گیا یہ بات اسے بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی

تو تم بتاؤ کیا کرو گی ار ترضی بالکل سیریس ہو چکا تھا

آپ نے ہی تو کہا اگر اچھے سے زیادہ اچھے کا آپشن ہو تو زیادہ اچھے والے کو چوز کرو۔ شانی اب بھی مسکرا رہی تھی

۔ اگر تمہیں مجھ سے زیادہ اچھا آپشن ملانہ شانی۔ تو میں جان لے لوں گا اس کی۔

وہ اتنے زور سے چلایا تھا کہ شانی کے ساتھ دادو بھی بوکھلا گئی

وہ مذاق کر رہی تھی ار ترضی دادو بولے بنانہ رہ پائی

اس سے کہہ دیں دادو کے آج کے بعد مجھ سے ایسا مذاق نہ کرے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔
وہ غصے سے کہتا وہاں سے اٹھ کر نکل گیا



وہ آہستہ سے دروازہ کھولتی کمرے میں داخل ہوئی اسے پتہ تھا کہ وہ اس سے بہت ناراض ہے۔
کمرے میں گھپ اندھیرا تھا اور سگریٹ کا دھواں پورے کمرے میں پھیلا ہوا تھا وہ اکثر جب پریشان
ہوتا تب سگریٹ بھی تھا۔

اور یہ بات گھر میں سوائے شانی کے اور کوئی نہیں جانتا تھا۔
لیکن بابا کو اندازہ تھا۔

یہ آپ کیا کر رہے ہیں مجھ سے ناراض ہیں نا تو مجھ پر غصہ نکالیں اپنی صحت کیوں خراب کر رہے
ہیں اس نے ارتضیٰ کے لبوں سے سگریٹ نکالے ہوئے زمین پر پھینک کر کہا۔
یہ صرف تمہاری ہمت ہے میں صرف تمہیں ہی ایسا کرنے دیتا ہوں۔
تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو اس وقت تک میرے ہاتھ کا تمہیں کھا چکا ہوتا۔ وہ بے انتہا غصے سے کہتا ہوا
اس سے منہ پھیر گیا

تو مجھے بھی مار لیں تمہیں۔۔۔ لیکن کم از کم اپنی صحت تو نہ خراب کریں۔
اگر تمہیں اتنی پرواہ ہوتی تو وہ سب کچھ نہیں کہتی وہ اس کی بات کاٹے ہوئے بولا۔
ارتضیٰ وہ صرف ایک مذاق تھا اور کچھ بھی نہیں شانی نے اس کے سامنے آکر بیٹھتے ہوئے کہا۔
ہاں مذاق اور وہ تمہارا مذاق اگر میری جان نکال دیتا تو۔ وہ اس کے بازو دونوں ہاتھوں میں تھامتے
ہوئے بولا۔

ارتضیٰ کیا ہوتا جا رہا ہے آپ کو۔ وہ صرف ایک مذاق تھا صرف مذاق آپ ایک مذاق کو اتنا سیریس کیسے

لے سکتے ہیں

وہ بے بسی سے پوچھنے لگی

جبکہ اپنا آپ چھڑوانے کی وہ ناکام کوشش کر رہی تھی

تمہارے معاملے میں اتنا ہی سیریس ہوں شانی یہ بات تم ہمیشہ سے جانتی ہو۔

شانسی کو اپنے بازو میں اس کی انگلیاں دستی ہوئی محسوس ہوئی۔

اچھا ایم سوری غلطی ہو گئی مجھ سے میری غلطی ہے معاف کر دیں۔ وہ ہمیشہ کی طرح اس کے سامنے ہار گئی۔

کردوں گا میرے ساتھ شاپنگ لے چلو۔ وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

ٹھیک ہے چلیں۔ وہ جانتی تھی اگر اس نے اس وقت ارتضیٰ کے سامنے انکار کیا تو وہ اس سے دو ہفتے تک بات نہیں کرے گا۔

اور یہ بات بھی اس سے چھپی ہوئی نہ تھی کہ اس گھر میں ارتضیٰ کے علاوہ کسی کی نہیں چلتی تھی۔ اور اس نے اسے شادی کے بعد اپنی پڑھائی کے لیے بھی منانا تھا کیونکہ نانوں نے کہا تھا۔

جتنا پڑھ لیا اتنا بہت ہے ہم نے کونسا تم سے کوئی نوکری کروانی ہے۔ جبکہ شانی اپنی پڑھائی کے شوق کو بیچ میں نہیں چھوڑ سکتی تھی۔

اور اتفاق سے جس دن اس کا شو تھا اسی دن اس کی مہندی کی رسم ادا ہونی تھی۔

گڈ گرل ایسے ہی ساری زندگی میری ہر بات مانتی رہنا وہ پیار سے اس کا گال تھپتھپا کر فریش ہونے چلا گیا۔



اب یہ کیا بات ہوئی تمہاری مہندی ہے شانی اور تم اس دن کالج جاؤ گی میں نہیں جانے دوں گا۔

اور نہ ہی دادو سے اس بارے میں بات کروں گا

تمہیں پتا ہے یہ سب باتیں مجھے بالکل پسند نہیں ہیں۔

میں اپنی شادی ہر لحاظ سے پرفیکٹ کرنا چاہتا ہوں۔ اور تم شادی والے دن اپنے کالج میں اس شو کے لیے جاؤ گی۔

نو نیور۔

کیا ہو گیا ہے آپ کو ارتضیٰ ایک ہی تو خواہش ہے میری اسے پورا کرنے دیں ناؤ نے تو شادی کے بعد پڑھنے پر بھی منع کر دیا ہے میں کالج بھی کبھی نہیں جا پاؤں گی۔
شانی اداسی سے بولی۔

بلکل ٹھیک کیا ہے دادو نے تمہیں کالج جانے سے منع کر کے کوئی نہیں پڑھنے والی تم شادی کے بعد میں نہیں چاہتا کہ شادی کے بعد بھی تم اپنا سارا وقت اس پڑھائی پر ضائع کرو بس جتنا پڑھنا تھا پڑھ لیا۔

اب تم اپنا سارا دھیان مجھ پر دوں گی اس پڑھائی پر نہیں۔
اس نے فیصلہ سنانے والے انداز میں کہا۔

اس سے اچھا تھا کہ میں بابا کے پاس ترکی میں ہی ہوتی کم از کم اپنی مرضی سے اپنی پڑھائی تو مکمل کر سکتی تھی۔

یہاں پر تو میری کسی بات کی کوئی اہمیت ہی نہیں ہے۔

میری شادی ہو رہی ہے۔ جس کے لیے مجھ سے ایک بار بھی پوچھا تک نہیں گیا۔

شادی کے بعد میں پڑھائی بھی نہیں کر سکتی۔

ایک دفعہ اسٹیج پہ سب کے سامنے پرفارمنس کرنا چاہتی ہوں لیکن اس کے بیچ میں بھی یہ شادی آگئی

کبھی کبھی ایسا لگتا ہے جیسے میری کوئی زندگی ہے ہی نہیں۔

میں ایک کٹھ پتلی ہوں۔ ایک بے جان گریبا۔ جس کی اپنی کوئی مرضی نہیں ہوتی دوسروں کے کلمے پر چلتی ہے میں بھی ایسی ہی ہوں۔

اچھا بابا کر لینا تم اپنی پرفارمنس۔ وہ آہستہ آہستہ بڑھاتی اس کے ساتھ چل رہی تھی جب ارتضیٰ نے کہا۔

ارتضیٰ آپ سچی کہہ رہے ہیں نہ بعد میں بدل تو نہیں جائیں گے وہ چمکتے ہوئے بولی۔
اس کا خوشی سے دہکتا چہرہ دیکھ کر ارتضیٰ بھی مسکرایا۔

ہاں سچ کہہ رہا ہوں لیکن میرے سامنے اس طرح کی باتیں مت کیا کرو۔

پتا نہیں کون کون سے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ دیے ہیں میں نے تم پر یہ شادی صرف میری نہیں
تمہاری بھی مرضی سے ہی ہو رہی ہے۔

اور دوبارہ یہ ترکی جانے کی بات مت کرنا ورنہ ٹانگیں توڑ دوں گا۔

اور جہاں تک تمہاری پڑھائی کی بات ہے تو چلی جانا شادی کے بعد کالج میں تمہیں منع نہیں کروں گا۔
وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اپنے ساتھ مال کے اندر لے گیا۔

ارتضیٰ آپ بہت اچھے ہیں تھینک یو سوچ۔

وہ خوشی خوشی اس کے ساتھ مال کے اندر چلی آئی۔

اچھا شادی کی ڈریس تمہاری میری مرضی سے ہوگی۔

اور مہندی کی تم اپنی مرضی سے لے لو۔

بعد میں یہ مت کہنا کہ ڈریس بھی اپنی مرضی کی کرنی دلویا یہاں پر بھی تمہارے ساتھ ظلم ہوا ہے۔

وہ شرارت سے بولا۔

ارتضیٰ

اپنا مذاق بٹتے دیکھ کر وہ چڑ گئی تھی۔

لیکن ارتضیٰ کے خوشگوار موڈ میں وہ کچھ نہیں کہتی تھی



یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے میرے بچے تمہاری نانوں نے کہا کہ یہ سب کچھ تمہاری مرضی سے ہو رہا ہے اسی لئے میں خاموش ہو گیا۔

بیٹا ابھی تو تمہاری انجوائمنٹ بھی کمپلیٹ نہیں ہوئی اور اتنی جلدی شادی میں تو اتنی کم عمری میں میں تمہاری شادی کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا ابھی تو تمہارے کھیلنے کودنے کے دن ہیں آخر تمہیں کیوں اتنی جلدی ہے شادی کی۔

اگر تم پر ارتضیٰ کا پریشر ہے تم مجھے بتاؤ میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا اگر تم چاہو تو میں تمہیں ابھی کے ابھی ترکی بلا سکتا ہوں۔

تم یہاں آ جاؤ میرے پاس میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا اور ویسے بھی تم دونوں کا نکاح ہو چکا ہے تم دونوں جب چاہے شادی کر لینا لیکن اس وقت مجھے اتنی جلدی شادی ٹھیک نہیں لگتی میں نے تمہارے ماموں نے پوچھا انہیں نے کہا اس شادی میں تمہاری مرضی ہے اور اگر ایسا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

لیکن میں سچ کہوں تو میں دل سے رشتے کے لیے راضی نہیں ہوں فلحال نہیں ہوں۔

ابھی تمہاری عمر ہی کیا ہے میں اتنی جلدی تمہاری شادی نہیں کرنا چاہتا۔

بابا نے آج اسے کافی دنوں کے بعد فون کیا تھا اور وہ ایک ہی بات کہہ رہے تھے کہ اتنی جلدی اس کی شادی نہیں ہونی چاہیے۔

وہ بھی بابا کی بات سے ایگری کرتی تھی لیکن وہ کیا کرتی ارتضیٰ سے محبت میں وہ اس حد تک ڈوب چکی تھی کہ اب آگے کوئی کنارہ نہ بچا تھا۔

بابا میں اس شادی سے بہت خوش ہوں آپ پریشان نہ ہوں یہ شادی میری مرضی سے ہو رہی ہے اور جہاں تک میری پڑھائی کا سوال ہے

تو ارتضیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ شادی کے بعد بھی میں اپنی پڑھائی جاری رکھ سکتی ہوں اور میں ترکی نہیں آنا چاہتی میں کیا کروں گی وہاں آکر میں یہاں بہت خوش ہوں آپ پلیز میری شادی میں آجائیں۔

میری جان یہ ممکن نہیں ہے تم جانتی ہو یہاں میرا کام ہے میں اگر ایک دن بھی یہ کام چھوڑ دوں تو بہت مسائل ہو جائیں گے۔

بابا کے لہجے سے وہ کافی پریشان لگ رہے تھے تمہیں کیا لگتا ہے میں اپنی بچی کی شادی میں نہیں آنا چاہوں گا یہ تو میری خواہش ہے میں اپنی اکلوتی بیٹی کو اپنے ہاتھوں سے رخصت کرنا چاہتا ہوں۔

اس بارے میں میں نے تمہارے ماموں سے بھی بات کی تھی لیکن انہوں نے کہا کہ ارتضیٰ کو بہت جلدی ہے۔

ورنہ وہ میرے وہاں تک آنے کے لئے ضرور روکے

بابا کے شادی پر نہ آنے کی بات سن کر شافی بہت اداس ہو گئی۔

بابا کیا آپ میری شادی پر بھی نہیں آئیں گے۔ وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی

میرا بچہ میری مجبوری کو سمجھنے کی کوشش کرو۔ بابا کے لہجے سے اداسی صاف محسوس ہو رہی تھی

ہممم۔ بس اتنا کہہ کر اس نے فون بند کر دیا جبکہ سات سمندر پار بیٹھا اس کا باپ اسکے ایک لفظ جس

کا کوئی مطلب بھی نہیں تھا سن کر تڑپ اٹھا



میری جان اتنی ذرا سی بات پر پریشان ہو گئی میں تمہیں ہنیمون پر ترکی لے جاؤں گا۔

وہ ابھی اس کے کمرے میں آیا تو اسے روتا ہوتا ہوا دیکھ کر وجہ پوچھنے لگا۔

اس کی اداسی ارتضیٰ کو اچھی نہ لگی تھی۔

ارتضیٰ کیا یہ آپ کے لیے چھوٹی سی بات ہے وہ آنسو بہاتے ہوئے پوچھنے لگی۔

بالکل بھی نہیں یہ بہت بڑی بات ہے بلکہ یہ تو مسئلہ کشمیر ہے لیکن ہم اس مسئلہ کشمیر کو شادی

کے بعد حل کر لیں گے وہ اسے مناتے ہوئے آنسو صاف کرنے لگا۔

ارتضیٰ آپ کے لیے ہر بات ایک مذاق ہے کیا۔ میرا باپ میری شادی پے نہیں آ رہا۔

اور اب اس بات کو ہنسی میں اڑا رہے ہیں۔ وہ دکھ سے بولی

بالکل بھی نہیں میں اسے ہنسی میں نہیں اڑا رہا میں بس تمہیں یہ بتانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ

میرے بابا بھی تو تمہارے بابا ہیں

بلکہ مجھ سے زیادہ وہ تمہارے ہیں۔

اس گھر میں اور بھی لوگ ہیں جو تم سے پیار کرتے ہیں اور تمہاری اداس شکل دیکھ کر اور اداس ہو

جائیں گے۔

دادو کے بارے میں سوچا ہے تم نے تمہارے لئے کتنی خوش ہیں وہ۔

کل میں ان کے کمرے میں گیا تو اندر بیٹھی رو رہی تھی میں نے وجہ پوچھی تو کہنے لگی میں اپنی بیٹی کو

رخصت کر رہی ہوں۔

اس کی بات پر شافی نے نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

ویلے مجھے ان کی بات پر ہنسی آرہی تھی تم کو نسا رخصت ہوتے کہیں اور جارہی ہو۔

لیکن پھر میں نے سوچا کہ آخر انہوں نے تمہیں پالا ہے تمہیں اتنا پیار دیا ہے تم بھی تو ان سے اتنی محبت کرتی ہو۔ تمہارے رخصت ہونے پر انہیں دکھ تو ہو گا ہی نا۔

اب بے شک تم رخصت ہو کر بس ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں آ جاؤ گی۔

بابا بھی پریشان تھے یہ سوچ کے تم رخصت ہو رہی ہو۔ ارے بھئی مجھے سمجھ میں نہیں آتا آخر مسئلہ کیا ہے وہ لوگ صرف تمہیں دوسرے کمرے میں بھیج رہے ہیں وہ بھی جو ایک ہی گھر میں موجود ہے اور رونا دھونا ایسا مچا رکھا ہے جیسے تمہیں دوسرے پلینٹ میں شفٹ کر رہے ہو۔

ارتضیٰ نے اس طرح سے منہ بنا کر کہا کہ شانی کی ہنسی نکل گئی۔

آپ نہیں سمجھ سکتے ارتضیٰ صاحب یہ ماں باپ کی اپنی بیٹی کے لیے محبت ہوتی ہے۔

وہ منہ بنا کر بولی اور اپنا چہرہ دھونے کے لیے واش روم چلی گئی لگے پانچ منٹ میں وہ مکمل فریش ہو کر اسے ایسے ہی اپنے کمرے میں بیٹھا چھوڑ کر باہر نکل گئی

تھوڑی دیر کے بعد ارتضیٰ باہر آیا تو وہ دادو اور بابا کے درمیان بیٹھی ان سے لاڈ اٹھوانے میں مصروف تھی

وہ بھی مسکراتے ہوئے ان کے ساتھ آ بیٹھا۔

جبکہ دوف دروازے پر کھڑی رخسانہ اور کنزہ یہ منظر دیکھ کر ایک بار پھر سے جل اُٹھی تھی۔

جلدی کچھ کریں پھوپھو یہاں تو شادی ہونے جارہی ہے۔ مجھے تو لگ رہا ہے میں ارتضیٰ کو کھودوں گی

کنزہ نے رونے جیسی شکل بنا کر کہا

ہاں تو تمہیں جو کام دیا تھا وہ کرو نا آج کل تو شانی کالج نہیں جارہی۔

پھوپھو غصہ دبانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

کیوں کہ انہیں لگ رہا تھا کہ اس کام کے لیے انہوں نے غلط انسان کو چنا ہے
میں گئی تھی آفس میں آج وہاں تنزیل سر لے ہی نہیں پر فکر نہ کریں میں کل پھر ضرور اپنا کام کر
کے آؤں گی۔



کنزہ تنزیل کے آفس کے باہر کھڑی اس سے اندر آنے کی اجازت مانگ رہی تھی
اسے دیکھتے ہی تنزیل مسکرایا اور اسے اندر آنے کی اجازت دے دی
کنزہ آج میں ویسے بھی آپ سے بات کرنے کے لیے آنے والا تھا کیا آپ مجھے بتا سکتی تھی کہ
روشانے اتنے دن سے کیوں نہیں آرہی۔
اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ پوچھنے لگا۔
وہ دراصل سر اس کی شادی ہونے جارہی ہے
کنزہ نے ایک انداز سے تنزیل کے سر پر دھماکہ کیا۔
شادی کیا مطلب ہے شادی اتنی جلدی ابھی اس کی عمر ہی کیا ہے۔ تنزیل کو واقع ہی کنزہ کی سوچ
کے مطابق جھٹکا لگا تھا۔
سریہ باتیں ہم سمجھتے ہیں وہ لوگ نے ہیں جنہوں نے اسے پالا ہی اسی مقصد کے لیے ہو۔
میرا مطلب ہے مجھے بھی شانی پر بڑا ترس آتا ہے۔
اب دیکھیں ناں دو سال پہلے وہ صرف سولہ سال کی تھی جب اس کا نکاح ہو گیا۔
اور نکاح بھی کس کے ساتھ جو اس سے عمر میں گیارہ بارہ سال بڑا ہے۔
پر اس سے کیا فرق پڑتا ہے وہ لوگ کون سا اس چیز کو دیکھتے ہیں۔ میری بہن جیسی سہیلی کی زندگی
برباد ہو رہی ہے اور میں کچھ نہیں کر سکتی کنزہ لہجے کو اداس بناتے ہوئے بولی۔

کنزہ پلیر مجھے صاف بات بتائے آخر آپ کہنا کیا چاہتی ہے کس کا نکاح ہوا ہے دو سال پہلے روشانی نے کی شادی اتنی اچانک کیوں ہو رہی ہے ---؟
وہ اب مزید اس کی فضولیات نہیں سن سکتا تھا۔

سر دراصل اس کی ماں کا انتقال ہو گیا تھا باپ اسے چھوڑ کر چلا گیا۔ تب وہ محض ایک سال کی تھی۔

اسے اس کے ماموں اور نانی نے پالا۔ جس کے بعد اس کے ماموں کا بیٹا ارتضیٰ بھی اسے اپنی پر اپرٹی سمجھنے لگا۔ پھر کیا تھا بنا اس سے پوچھے بنس اس کی مرضی جانے زبردستی اس کا نکاح کروا دیا 2 سال پہلے۔

اور اب زبردستی شادی کروا رہے ہیں۔

زبردستی شادی----- تنزیل نے اس کی بات کاٹی۔

جی سر کنزی اس کے چہرے پر جانچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔ اسے یقین تھا کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکی ہے

ایسی کیسے کر سکتے ہیں وہ میں ہرگز نہیں ہونے دوں گا ایک معصوم لڑکی کی زندگی اس طرح سے برباد نہیں ہونے دوں گا۔

تنزیل تیز آواز میں بولا۔

کیا کر لینگے آپ سر کیا آپ اس کے گھر رشتہ لے کے جائیں گے۔ کیا چاہیے آپ سب کو یہ بتائیں گے کہ شانی آپ سے محبت کرتی ہے۔ کنزہ کے بات پر تنزیل عجیب سی نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔

او آئی ایم سوری یہ بات اس نے مجھے بتانے کے لئے منع کی تھی۔ ایم سوری میں کچھ اور بتانا چاہتی

تھی میرے منہ سے غلطی سے نکل گیا۔ کنزہ گھبرانے کی بھرپور کوشش کرنے لگی
ایک منٹ کنزہ جو تم نے ابھی کہا ہے کیا وہ سچ ہے کیا روشا نے مجھ سے ----

جی سر لیکن وہ ارتضیٰ سے بہت زیادہ ڈرتی ہے

وہ کبھی آپ کو یہ بات نہیں بتا سکتی۔ مگر اس نے اپنے دل کی یہ بات مجھ سے شیئر کی تھی اپنا
راز دار بنا کے اور میں نے کیا کیا کنزہ خود کو ملامت کرتے ہوئے بولی۔

کنزہ کو اس بات کا یقین ہے نہ تنزیل کو کبھی بھی شافی کے رویے سے ایسی کوئی بات محسوس نہ
ہوئی تھی

سر کیا ہو گیا ہے آپ کو یہ بات اس نے خود مجھے بتائی ہے ورنہ آپ کو کیا لگتا ہے اس دن جب آپ
نے ہمارے گھر آنے کی بات کی تو وہ کیوں نہیں کچھ بھی بولی
کیونکہ اسے آپ میں اپنا مسیحا نظر آتا ہے وہ آپ سے محبت کرتی ہے چاہتی ہے وہ آپ کو لیکن یہ بات
اس نے مجھے آپ کو بتانے سے منع کی تھی بلکہ کسی کو بھی بتانے سے منع کی تھی اور میں نے آپ
کو بتا دی۔

آپ نے بہت اچھا کیا کنزہ۔ اور بالکل ٹھیک سوچا آپ نے میں رشتہ لے کر اس کے گھر ضرور جاؤں
گا آپ نے بس اسے اس بات کے لئے راضی کرنا ہے کہ میرے رشتے کے لیے وہ ہاں بولے۔
باقی پولیس کیس کر کے طلاق کا میں انتظام خود کروالوں گا وہ 18 سال کے بالغ لڑکی ہے۔
جو اپنا صحیح اور غلط سمجھتی ہے آپ نے ایک دوست ہونے کا حق ادا کیا ہے۔ بس ایک احسان مجھ پہ
اور کر دیں

اسے کہیے کہ سب کے سامنے میرے رشتے کے لیے ہاں کر دے۔

اور جہاں تک بات ہے اس ارتضیٰ کی تو اس کے لئے سے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔

میں احسن حیدر کا مقابلہ بھی کر لوں گا اور اس کے بیٹے ارتضیٰ حیدر کا بھی۔



نہیں ارتضیٰ میں بہت تھک چکی ہوں مسلسل کتنے دنوں سے ہم بازار کے چکر لگا رہے ہیں اب میں نہیں جا سکتی شانی نے ہار مانے ہوئے کہا۔

شانہی یہ لاسٹ ہے یار۔ سب کچھ کمپلیٹ ہو جائے گا۔ بس آخری بار میرے ساتھ چلو ارتضیٰ اس کی منتیں کرنے لگا

کوئی لاسٹ نہیں ہے آپ کا تو لاسٹ ہوگا ہی نہیں پھر کچھ نہ کچھ اور نکل آئے گا آپ ایسا کریں ماموں یا نانو میں سے کسی کو لے جائیں میں بہت تھک چکی ہوں اب میں نہیں جا رہی

وہ آج صبح سے دو تین بار بازار سے ہو کے آئے تھے۔

لیکن ارتضیٰ کا اپنی شادی کو پرفیکٹ بنانے کا شوق اسے بہت ہنگامہ پڑ رہا تھا۔

وہ ہر تھوڑی دیر میں کوئی نہ کوئی چیز مسگ بول کر اسے اپنے ساتھ لیے بازار چلنے لگتا۔

جبکہ مایوں کی رسم کے لیے وہ منع کر چکا تھا اس کا کہنا تھا کہ وہ شانی کو دیکھے بغیر ایک دن بھی

نہیں رہ سکتا اسلئے مایوں کی رسم ہوگی ہی نہیں۔

بہت منتیں کرنے کے بعد بھی وہ نہ مانی۔

اور اٹھ کر اپنے کمرے میں آگئی۔

ارتضیٰ تھوڑی دیر کے بعد اس کے کمرے میں آیا تو وہ سو رہی تھی۔ وہ واقع ہی کافی تھکی ہوئی لگ

رہی تھی ارتضیٰ نے اسے مزید ڈسٹرب نہ کرتے ہوئے اس کے کمرے کا دروازہ بند کیا اور باہر نکل آیا

شانہی بھی نہ بہت عجیب ہے ویلے۔ وہ ابھی باہر آکر صوفے پہ بیٹھ تھا جب کزنہ بولی۔

وہ اسے کم ہی مخاطب کرتا تھا خاص کر اس دن کے بعد تو بلانا ہی چھوڑ دیا لیکن شانی اسے کسی نہ کسی بات میں گھسیٹ لاتی تھی

پھر مجبوراً اسے اس سے بات کرنی پڑتی

کیا مطلب - بات اگر شانی کے بارے میں نہ ہوتی تو وہ کبھی سے نہ پوچھتا

ارے مطلب مجھے تو اتنا شوق ہے شادی کیلئے اپنی چیزیں لانے کا مجھے کیا ہر لڑکی کو ہوتا ہے لیکن ایک شانی ہے جو اتنے نخرے دکھاتی ہے -

ویلے تو لڑکیاں تب ایسا کرتی ہیں جب وہ اپنی شادی سے خوش نہیں ہوتی تو رخسانہ نے اندر آتے ہوئے کہا -

لیکن پھوپھو شانی اپنی شادی سے خوش ہے یہ بات الگ ہے کہ وہ مجھے کہہ رہی تھی کہ اگر اس کے پاس فیصلے کا حق ہوتا تو وہ اتنی جلدی شادی نہ کرتی -

وہ بات ایک دوسرے سے کر رہی تھی مگر سنانے کی کوشش اسے کر رہی تھی

ویلے ارتضیٰ اس معاملے میں آپ نے غلط کیا ایک بار تو اس سے پوچھ لیتے بیچاری اس کی بھی کوئی مرضی ہوتی - میرا مطلب ہے روز کہتی ہے یہ شادی اس کی مرضی سے نہیں ہو رہی -

مجھے لگتا تھا کہ وہ آپ کو پسند کرتی ہے -

آپ سے شادی بھی کرنا چاہتی ہے -

میں نے اس سے پوچھا کہ وہ آپ سے محبت کرتی ہے تو کہنے لگی -

کہ اس کے پاس کوئی اور اوپشن ہی نہیں تھا -

اسے کسی سے محبت کرنے کا موقع ہی نہیں ملا - کاش اس کی بھی کوئی لو اسٹوری ہوتی -

میرا مطلب ہے آپ لو میرج کر رہے ہیں لیکن وہ تو اریخ میرج ہی کر رہی ہے -

ورنہ اتنی بیزار تو نہ ہوتی اپنی شادی پے کسی دلہن کو دیکھا ہے اس طرح سے منہ بنائے اور اس طرح اپنی شادی کے کچھ دن پہلے سو رہی ہو۔
میں نے تو کبھی نہیں دیکھا پھوپھو۔

دادو میں ذرا باہر جا رہا ہوں۔

ان کی باتیں سن سن کر وہ پک چکا تھا اسی لئے اونچی آواز میں دادو کو بلایا جو کہ کچن میں کچھ کام کرنے میں مصروف تھی

اور تیز تیز قدم اٹھاتا باہر نکل گیا اس کی شکل سے ہی لگ رہا تھا کہ کنزہ اور رخسانہ کی باتوں نے اسے غصہ دلایا ہے۔



اتوار ہونے کی وجہ سے آج کنزہ بھی کالج نہیں گئی تھی۔

وہ بے چینی سے باہر ٹھلتی تنزیل کا انتظار کر رہی تھی۔

تنزیل نے اسے آج رشتہ لانے کے بارے میں بتایا تھا۔

ارتضیٰ آج گھر پہ تھا اور احسن صاحب بھی۔

سب کچھ کنزہ اور رخسانہ کی پلاننگ کے مطابق ہو رہا تھا۔

آج اس نے شانی کو ذلیل کرنے کا پکا ارادہ کر لیا تھا۔

کنزہ یہاں آؤ لڑکی کوئی کام کاج ہی دیکھ لو تمہاری سہیلی کی شادی ہے آخر۔

دادو جو کب سے اسے باہر لان میں ٹھلتے ہوئے دیکھ رہی تھی کہنے لگی۔

تو کنزہ بھی مسکراتے ہوئے ان کے پیچھے آئی۔

دادو اسے ہمیشہ شانی کی سہیلی کہہ کر بلاتے تھیں

اس سے پہلے شانی کی کوئی سہیلی نہ تھی یا اگر ہوتی بھی تو ارتضیٰ رہنے نہ دیتا۔

ارتضیٰ کا کہنا تھا کہ شانی کے وقت پر صرف اور صرف اسی کا حق ہے۔

اور اس کی ضد کے آگے شانی ہمیشہ ہی خاموش ہو جاتی تھی۔

لیکن کنزہ کے معاملے میں اس نے سے کبھی کچھ نہ کہا۔

شاید وہ خود بھی اس بات کو سمجھتا تھا کہ اسے کسی دوست کی ضرورت ہے جس سے وہ اپنی ہر بات شیئر کر سکے اب سب کچھ وہ ارتضیٰ سے تو نہیں شیئر کر سکتی تھی۔

اسی لئے جب ارتضیٰ یہاں سے چلا گیا تھا تو کنزہ سے اس کی بہت اچھی دوستی ہو گئی اور بعد میں کنزہ ان کے گھر رہنے کے لئے آگئی۔

لیکن ارتضیٰ یہ نہیں جانتا تھا کہ کنزہ ان دوستوں میں سے ہے۔ جو اپنی چیز کے ساتھ ساتھ دوست کی چیز بھی ہتھیا لیتے ہیں

جبکہ ارتضیٰ کے انکار کے بعد ارتضیٰ کو یہی لگا تھا کہ اب کبھی بھی اس کی طرف پیش قدمی نہیں کرے گی۔

اور ایسا ہی ہوا کنزہ اپنے آپ کو اچھا ثابت کرنے کے لیے کسی بھی حد تک جانے کو تیار تھی



مہمان کے آنے کا پتہ چلنے پر ارتضیٰ اور احسن صاحب باہر آ گئے۔

سر میں روشنائی کا ٹیچر ہوں۔ ان کے کالج میں جو پلے ہونے والا ہے اسے میں نے ہی اوگنائز کیا ہے۔

میں آپ سے بہت ضروری بات کرنے کے لیے یہاں آیا ہوں۔

اس نے ارتضیٰ کو دیکھ کر بات شروع کی۔

جی ہاں سر کہیے۔ ہماری بیٹی نے بتایا کہ آپ اسے پلے میں ہیر کا کردار دے رہے ہیں ہمیں

بہت خوشی ہوئی۔

غیر نصابی سرگرمیوں میں حصہ لینا کا اسے بچپن سے ہی بہت شوق تھا۔
سکول سے بھی بہت سارے پرائز لے کے آتی تھی وہ خوشی خوشی اپنی بیٹی کی قابلیت کی باتیں اس کے ٹیچر کو بتانے لگی۔

جی سر ماشا اللہ وہ بہت قابل ہے۔

لیکن میں ان سب باتوں کے لیے نہیں آیا میرا یہاں آنے کا ایک مقصد ہے
وہ اب بھی ارتضیٰ کو دیکھتے ہوئے بولا۔

ارتضیٰ جو کب سے اس کی نظر خود پر محسوس کر رہا تھا۔ اس کی نظروں میں اپنے لیے نفرت دیکھ کر
چونکا ضرور۔

جی آپ کیا کہنے آئے ہیں اس کے سیریس انداز کو دیکھ کر احسن صاحب پر شان ہو گئے۔

سر آپ روشانے کو بلائیں اس کے سامنے بات ہوگی۔ تنزیل نے کہا

وہ اندر ہے آپ کہے جو کہنا چاہتے ہیں اس بار ارتضیٰ بولا تھا

سر میں روشانے کا رشتہ لے کے آیا ہوں۔ میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا احسن

صاحب سے تھا لیکن دیکھ ارتضیٰ کی طرف رہا تھا۔

اگلے ہی لمحے ارتضیٰ کا ہاتھ تنزیل کے گریبان پر تھا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری شانی کا نام اس طرح سے لینے کی۔ اگر اس کے گھر کا پتہ معلوم کر لیا

تھا تو یہ بھی معلوم کر لیتے کہ وہ نکاح شدہ ہے۔

دو سال پہلے اس کا نکاح ہو چکا ہے۔ اس نے گلے سے پکڑ کر اسے کھڑا کر لیا تھا۔

ہاں نکاح۔۔ زبردستی کا نکاح۔ جس میں اس کے دل کی خوشی شامل ہی نہیں ہے۔

وہ نکاح جسے وہ رکھنا ہی نہیں چاہتی۔ ارتضیٰ تم اس کے ساتھ زیادتی کر رہے ہو۔ ایک معصوم لڑکی کے ساتھ زبردستی نکاح کر کے تم اس کی زندگی برباد کر رہے ہو اور میں ایسا ہرگز نہیں ہونے دوں گا۔ تنزیل اسی کے انداز میں چلاتے ہوئے بولا تھا۔

کس نے بکواس کی ہے یہ تم سے یہاں کچھ بھی زبردستی نہیں ہو رہا شانی کی مرضی سے ہوا ہے یہ نکاح اور ہم بہت خوش ہیں اس رشتے سے۔ ارتضیٰ کا غصہ کسی قیمت کم نہیں ہو رہا تھا تم خوش ہو ارتضیٰ وہ نہیں۔ تم اس پر ظلم کر رہے ہو وہ مجھ سے محبت کرتی ہے تم سے نہیں۔ اس بار تنزیل نے اپنی طرف سے آخری پتا پھینکا تھا۔ محبت۔ وہ تم سے محبت کرتی ہے۔ اس کے بات پر ارتضیٰ ہنسا تھا جیسے تنزیل نے بہت بڑا مزاق کیا ہو۔

اس نے ایک جھٹکے سے اس کا کالر چھوڑا۔

شانی۔۔ وہ چلایا تھا۔

وہ اتنی زور سے چلایا تھا کہ اندر بیٹھی بے خبر شانی جو اپنے بری کے کپڑوں کو دیکھ رہی تھی۔ بوکھلا کر رہ گئی۔

وہ تیزی سے وہاں سے اٹھی اور باہر کی طرف آئی جہاں ارتضیٰ اسے آوازیں دے رہا تھا۔ یہاں آؤ شانی اسے سامنے دیکھتے ہی اس نے پکارا۔

سر تنزیل کب آئے یہ یہاں کیا کر رہے ہیں۔ شانی نے تنزیل کو دیکھتے ہوئے سوچا۔

شانی بتاؤ اسے کہ جو کچھ تمہارے ساتھ ہو رہا ہے زبردستی ہے زبردستی تمہاری اس کے ساتھ شادی کی جارہی ہے یہ نکاح بھی زبردستی کا ہے تم نہیں مانتی اس نکاح کو تم مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہو تم مجھ سے محبت کرتی ہو بتاؤ اس آدمی کو۔ تنزیل پورے یقین سے اس کے سامنے کھڑا اس سے بات کر

رہا تھا۔

جبکہ ارتضیٰ اسے دیکھ رہا تھا۔ جو ہے خیران اور پریشان کھڑے ارتضیٰ کو تو کبھی تنزیل کو دیکھ رہی تھی

بولو شانی کیا یہ نکاح زبردستی کا ہے۔۔۔؟

کیا میں تم پر کوئی ظلم کر رہا ہوں۔۔۔؟

کیا زبردستی ہو رہی ہے اس شادی کے لیے تم پر۔۔۔؟

وہ تنزیل کی باتیں دہراتے ہوئے بولا۔

وہ حیران اور پریشان کھڑی اس کی باتیں سن رہی تھی۔

محبت۔ میں نے کب کہا آپ سے ایسا کچھ بھی۔ وہ غصے اور حیرانگی کے لے جٹے تاثرات سے بول رہی تھی۔

تم نے نہیں کہا شانی لیکن میں بے وقوف نہیں ہوں کہ تمہاری آنکھیں پڑھ نہ سکیں۔
تمہاری آنکھوں میں اپنے لیے جذبات کو محسوس کر سکتا ہوں تمہیں ڈرنے یا گھبرانے کی ضرورت نہیں
ہے کہو کہ تم مجھ سے محبت کرتی ہو ابھی کے ابھی میں تمہیں یہاں سے لے جاؤں گا
اس آدمی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں۔۔۔

سر آپ کیا بکواس کر رہے ہیں۔ آپ کی ہمت کیسے ہوئی میرے بارے میں ایسا سوچنے کی۔

میں آپ کو اپنا ٹیچر سمجھتی ہوں آپ کی عزت کرتی ہوں اور آپ میرے بارے میں ایسا سوچتے ہیں۔
انتہائی گھٹیا سوچ ہے آپ کی۔ آپ نے ایسا سوچا بھی کیسے۔

اسے تنزیل کی سوچ پر سچ میں بہت افسوس تھا۔

بس شانی تم اندر جاو۔ اسے میں دیکھ لوں گا۔

ارتضیٰ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ جبکہ شانی اس پر افسوس کرتی ہوئی واپس اندر کی طرف قدم اٹھانے لگی تھی۔

روشانے تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہو

- میں تمہاری مرضی سے یہ رشتہ لے کے آیا ہوں اور تم۔ اگر تم اس سے ڈر رہی ہو تو تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میں ہوں یہاں۔ تنزیل اب بھی خاموش نہ رہا تھا اسے جاتے دیکھتے وہ بول اٹھا۔ خدا کے لئے سر اپنی سوچ بدلے میرے نزدیک آپ صرف میرے ٹیچر ہیں اور کچھ نہیں۔ شانی کہتے ہوئے اندر کی طرف بھر چکی تھی۔

اگر تم شانی کے ٹیچر نہ ہوتے نہ تو میں تمہارا وہ حال کرتا کہ تم زندگی بھر یاد رکھتے اکبر ان جناب کو باہر کا راستہ دکھاؤ۔

ارتضیٰ کہتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا



ایسے ہی تو نہیں آجاتے رشتے کوئی توجہ ہوگی۔

اب یہ بات کسی سے چھپی ہوئی تو ہے نہیں کے اتنے مشہور بزنس مین کے بیٹے کی شادی ہو رہی ہے

ارے بچہ بچہ جانتا ہے شہر کا اس بات کو یہ کیسے ممکن ہے کہ دہن کا رشتہ آجائے شادی سے چار دن پہلے۔

میں کچھ نہیں کہتی۔

لیکن ایک بار اس سے پوچھیں تو سہی۔ کہ ایسے کیسے لڑکا گھر پر رشتہ لے کے آگیا۔

ہائے ہائے وہ دعوے نہیں دیکھے تھے اس کے کیسے کہہ رہا تھا کہ شانی اس سے محبت کرتی ہے۔ رنگین خواب دکھانے میں اس کا بھی ہاتھ ہے۔

بس مسز احسن بہت ہو گیا۔ میں کب سے برداشت کر رہا ہوں اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ شانی پہ کوئی بھی بے بنیاد الزام لگائیں گی اور میں خاموش رہوں گا۔

یہ صرف ایک غلط فہمی تھی اور کچھ نہیں اور اس کی وجہ کو میں بہت اچھے طریقے سے دور کر چکا ہوں۔

اب شانی کی ذات پہ کسی نے انگلی اٹھائی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔

ارتضیٰ تیزی سے ان کی بات کاٹے ہوئے بولا تھا۔

جبکہ شانی کب سے بیٹھی آنسو بہا رہی تھی۔ کتنی عزت کرتی تھی وہ شخص کی۔ ایسے کیسے وہ اس کے گھر رشتہ لے کے آگیا۔

اب میں کبھی کالج نہیں جاؤں گی ٹھیک کہتی ہیں نا تو جتنا پڑھ لیا بہت ہے۔

وہ آنسو بہاتے ہوئے دھیمی آواز میں منمنائی تھی۔

لیکن شانی یہ شو تمہارا خواب ہے اتنے سارے لوگوں کے سامنے پرفارمنس کرنا۔

کیا تم اپنا خواب اس طرح اسے چھوڑ دوں گی وہ بھی صرف ایک غلط فہمی کی بنا پر کثر بہت سمجھداری سے ارتضیٰ کی نظروں میں اچھا بننا چاہ رہی تھی۔

نہیں شانی تم کالج جاؤ گی اور اپنے خواب پورے کرو گی۔

تمہاری ماں کی یہ خواہش تھی کہ تم بہت پڑھو۔ تم اپنی ماں کے خواہش کو اس طرح سے نہیں چھوڑ سکتی۔

گرا ٹیویشن تو تمہیں کرنا ہوگا۔

کر رکھا ہے۔ M.A اور ویسے بھی اس نالائق کا بھی مقابلہ کرنا ہے اس نے ڈبل

طعنے مارتا پھرے کارخصتی کے بعد تمہیں۔

کہ تم سے زیادہ پڑھا لکھا ہے ماموں نے بات کو مزاحیہ انداز میں لیا۔

نانو اور ارتضیٰ بھی مسکرا دیے

ہم کیا اس شخص سے ڈرتے ہیں جو اس طرح سے خاموش ہو جائیں گے۔

میرا خیال ہے اس کی یہاں سے جتنی انسلٹ ہوئی ہے نا وہ بہت ہے اس کے بعد تو تم سے نظریں تک ملانے کی ہمت نہیں کرے گا۔

احسن صاحب نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔

ہمیں ہماری بیٹی پر پورا بھروسہ ہے۔

وہ کبھی ہمیں شرمندہ نہیں کرے گی اور جہاں تک بات ہے اپنے خوابوں کی تو تم انہیں پورا ضرور کرو تم اپنی پڑھائی جاری رکھو گی۔

اور ایسے مسلوں کے لئے ہم سب ہیں وہ صرف ایک غلط فہمی تھی جو دور ہو چکی ہے۔

احسن صاحب نے پیار سے سمجھایا۔

ہاں بھئی غلط فہمی۔ اپنی لاڈلی کو کچھ مت کہیے گا۔ ارے میں کہتی ہوں ایسے کیسے کوئی گھر رشتہ لے کے آگیا۔۔۔ رخسانہ نے شافی کو ذلیل کرنے کا پکا ارادہ کر رکھا تھا تو وہ خاموش کیسے رہتی۔

رخسانہ تم جاؤ یہاں سے۔ رخسانہ کی باتوں پر شافی اور بھی زیادہ رونے لگی تو احسن صاحب نے غصے سے کہا۔

جبکہ رخسانہ پیر پٹکتے وہاں سے نکل گئی آخر اپنا کام تو وہ کر ہی چکی تھی۔

شافی میرا بچہ آپ تم رونا بند کریں۔ جو کچھ بھی ہوا اس میں آپ کی تھوڑی نہ کوئی غلطی ہے۔

بابا نے اسے پھر سے پیار سے سمجھاتے ہوئے اپنے سینے سے لگایا۔



وہ کالج نہیں آنا چاہتی تھی۔ لیکن کنزہ کے بار بار فورس کرنے پر وہ کالج تو آگئی لیکن اب وہ یہی دعا مانگ رہی تھی کہ سر تنزیل سے اس کا سامنا نہ ہو۔

کل اس کی مہندی کی رسم تھی۔ اور کل ہی کالج میں فنکشن تھا۔

جانے فنکشن کتنی دیر میں ختم ہونا تھا وہ اس میں پارٹیسپٹ نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن پرنسپل نے بتایا کہ سر تنزیل نے اس شو میں بہت زیادہ انویسٹمنٹ کی ہے۔

اور اب شو نہ کرنے پر انہیں بہت نقصان ہوگا اور وہ کسی کے نقصان کی وجہ نہیں بننا چاہتی تھی

صرف اسی لیے وہ شو میں حصہ لے رہی تھی ورنہ جو حرکت تنزیل نے کی تھی اس کے بعد تو وہ اس کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔



اس نے اپنی ساری کلاس اٹینڈ کی تھی۔

اور اب میم اسے پریکٹس کیلئے سر تنزیل کی کلاس میں بھیج رہی تھی۔

ایک بار اس کا دل چاہا کہ وہ انکار کر دے۔ لیکن اب یہ ممکن نہ تھا شو کو بس ایک ہی دن رہ گیا تھا۔

اور اس کے بعد تو ویلے بھی سر تنزیل کو یہاں سے چلے ہی جانا تھا۔

سو وہ یہاں آئی اور اپنے پارٹنر کو ڈھونڈنے لگی۔

روشانے میں آپ سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں سر تنزل کب آکر اس کے پیچھے کھڑے ہوئے وہ نہیں جانتی تھی۔

سر پلینز مجھے کوئی بات نہیں کرنی۔ وہ آگے پیچھے نظریں دہراتی اپنے پارٹنر انجھا کو ڈھونڈ رہی تھی تاکہ وہ لوگ پریکٹس کر سکے۔

دیکھیں روشانے۔ مجھے نہیں پتا کہ آپ ان لوگوں کے ڈر کی وجہ سے مجھے انکار کر رہی ہیں یا آپ سچ میں اسے ارتضیٰ کو چاہتی ہیں۔

دیکھیں سرارتضیٰ میرے شوہر ہیں وہ بچپن سے میرے ساتھ ہیں ہم بہت عرصے سے ایک دوسرے کو چاہتے ہیں آپ صرف کسی غلط فہمی کا شکار ہیں

میں نے کبھی آپ کے بارے میں ایسا نہیں سوچا پلیز ہو سکے تو مجھے معاف کر دیجئے گا لیکن یہ صرف آپ کی خود ساختہ سوچ ہے

کہ میرے ساتھ کوئی زبردستی ہوئی ہے یا مجھے کسی کا ڈر ہے وہ شخص میرا شوہر ہے اور میں سے بہت محبت کرتی ہوں تنزیل نہ جانے کیا کہنے والا تھا لیکن شانی پہلے ہی بول اٹھی۔

شانی کے پراعتماد لہجے میں سچائی تھی تنزیل کے لیے یہ سمجھنا مشکل نہ تھا کہ وہ سچ میں ارتضیٰ کو چاہتی ہے اسے نہیں۔

ٹھیک ہے۔ جو بھی ہوا بھول جائے میری غلطی تھی میں غلط فہمی کا شکار تھا ہو سکے تو معاف کر دیجیے گا تنزیل نے سرد لہجے میں کہا اور آگے بڑھ گیا۔ پھر مڑا۔ وہ دراصل مجھے آپ سے۔

میں مزید اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی شانی کا لہجہ بدتمیزانہ تھا۔

جی میں جانتا ہوں میں آپ کو یہ بتانا چاہ رہا ہوں کہ وہ لڑکا جو رانجھا کا کریکٹر کر رہا تھا اس کے گھر میں فونگی ہو گئی ہے وہ کچھ دن نہیں آسکے گا اور اب وہ کردار میں ادا کر رہا ہوں اگر آپ کو مسئلہ نہ ہو تو آپ کو میرے ساتھ پریکٹس کرنی ہوگی۔ وہ اس سے زیادہ سرد مہری انداز میں بولا تھا۔ شانی شرمندہ ہو کر رہ گئی۔

ایم سوری سر میرا وہ مطلب نہیں تھا۔ تو کیا اب ہمارے پاس رانجھے کا کردار کرنے کے لئے کوئی نہیں ہے شانی نے پریشانی سے کہا

آپ پوری بات کیوں نہیں سنتی ہیں میں نے کہا اگر آپ کو پروہلم نہ ہو تو یہ کردار میں کر رہا ہوں۔

لیکن اگر آپ مجھ پر مزید بے اعتباری دکھانا چاہتی ہیں تو میں کسی اور کو رکھ لوں گا۔
اب ایک دن میں اس طرح کسی دوسرے لڑکے کا انتظام کرنا بہت مشکل ہے اور میں یہ بھی جانتا
ہوں کہ آپ کے لیے میرے ساتھ یہ کردار کرنا اور بھی زیادہ مشکل ہے اس لیے میں یہ شو کنسل
کروادوں گا۔

لیکن سر شو کنسل کروانے پر تو آپ کو بہت نقصان ہو گا مجھے آپ پر بے اعتباری نہیں ہے سر میں
آپ کے ساتھ کام کرنے کے لیے تیار ہوں بس آپ میرے گھر رشتہ لے آئیں اس لیے تھوڑی
مس انڈراسٹینڈنگ ہو گئی ہے۔ یقین کریں میں نے آپ کو کبھی غلط نہیں سمجھا۔ اور نہ ہی مجھے آپ
کے ساتھ کام کرنے میں کوئی پرہیز ہو گئی شافی نے کہا۔
تو پھر ٹھیک ہے چلئے پریکٹس کرتے ہیں۔ تنزیل نے ہنستے ہوئے ہاتھ اس کی طرف بڑھایا جو شافی نے
تھام لیا۔

اور اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کنزہ نے اپنے موبائل میں ان دونوں کی ایک تصویر قید کر لی۔
اور اپنے ایک انجان نمبر سے ارتضیٰ کے موبائل پر بھی سینڈ کر دی۔



ارتضیٰ کا موبائل بجا تھا۔ جسے اوپن کرنے کے بعد ایک تصویر اس کے سامنے آئی تھی
جسے دیکھنے کے بعد ارتضیٰ کی سرخ آنکھوں سے غصے کے شعلے نکل رہے تھے۔

وہ تیزی سے اس کے کالج آیا۔ اور وہاں باہر کھڑے پیون کو اسے بلانے کا کہا۔

پیون نے آکر اس کی کلاس میں بتایا۔

ارے ابھی تو پریکٹس شروع کی ہے اس طرح سے ریسلز کمپیٹ ہی نہیں ہوگی۔ تنزیل نے پرشانی سے
کہا۔

سر آپ فکر نہ کریں میں ارتضیٰ سے بات کر کے آتی ہوں

وہ میری بات سمجھیں گے۔ شانی نے مسکرا کر کہا اور باہر کی طرف آئی۔

ارتضیٰ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ آج ہم لیٹ آئیں گے آپ ایسا کرے کہ کتہہ کو لے جائیں میں ڈرائیور کے ساتھ آجاؤں گی۔ ہم ابھی پریکٹس کر رہے ہیں شانی نے بتایا۔

گاڑی میں بیٹھو شانی ارتضیٰ نے غصے سے کہا۔

ارتضیٰ کیا ہو گیا ہے آپ کو آپ جائیں میں تھوڑی دیر میں آجاؤں گی۔ شانی نے کہا۔

تمہیں ایک بار میری بات سمجھ میں نہیں آتی ہے میں کیا کہہ رہا ہوں میں کہہ رہا ہوں گاڑی میں بیٹھو ابھی اور اسی وقت میرے ساتھ چلو وہ بنا کسی کی پرواہ کیے اونچی آواز میں بولا تھا۔

شانہ نے ایک بار گیٹ کی طرف دیکھا جہاں بہت سارے اسٹوڈنٹ مڑکرا نہیں دیکھ رہے تھے۔

شانہ خاموشی سے گاڑی میں بیٹھی اور ارتضیٰ نے گاڑی اسٹارٹ کر دی۔

جبکہ دور کھڑی کتہہ اپنی چال کی کامیابی پر مسکرا اٹھی تھی۔



ارتضیٰ سارا راستہ ایک لفظ نہ بولا

شانہ اس کا غصہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کیا بات ہے ارتضیٰ آپ اتنے غصے میں کیوں ہیں

اس نے ہمت کر کے آخر پوچھ ہی لیا

تم آج سے کالج نہیں جاؤ گی جب تک یہ آدمی یہاں سے چلا نہیں جاتا سمجھی تم وہ غصے سے بولا
کو نسا آدمی کس کے بارے میں بات کر رہے ہیں آپ اور میں کیوں نہیں جاؤں گی کالج شانی نے
پریشانی سے پوچھا۔

تمہارے ٹیچر کے بارے میں بات کر رہا ہوں اس تنزیل کے بارے میں اور جتنا کہہ رہا ہوں اتنا سمجھ
جاؤ کہہ دیا تو بس کہہ دیا۔ وہ غصے سے بات ختم کرنے والے انداز میں بولا۔

لیکن ارتضیٰ آپ نے ہی تو کہا تھا شانی نے کچھ کہنا چاہا

اب بھی میں ہی کہہ رہا ہوں ارتضیٰ غصے سے بولا۔

جبکہ شانی اس کا غصہ دیکھ کر خاموش ہو گئی اگر کل میں نہ گئی تو تنزیل سر کا کتنا نقصان ہوگا اب

تو وہ دوسرا اسٹوڈنٹ بھی نہیں آ رہا تھا پریکٹس بھی نہیں ہوئی تھی اور اوپر سے ارتضیٰ کا غصہ اس

وقت وہ کچھ بھی سننے کے موڈ میں نہ تھا۔

شانسی بنا کچھ بولے خاموشی سے چلتا راستہ دیکھنے لگی۔

ارتضیٰ کو شانی کی سب سے اچھی بات یہی لگتی تھی کہ وہ جب غصے میں ہوتا تو آگے سے بحث نہیں

کرتی تھی



ارتضیٰ اسے گھر پر ڈراپ کر کے چلا گیا وہ اندر آئی جہاں نانو اس کے کپڑے تیار کر رہی تھی وہ ان کے

ساتھ آکر بیٹھ گئی۔

نانو محبت سے ایک ایک سوٹ اس کے ساتھ رکھ کر دیکھتی پھر صدقہ واری جاتی

جب کہ وہ کالج کی پریشانی بھولے نانو کی باتیں سن کر شمار ہی تھی

کنزہ گھر آئی تو اسے نانو کے ساتھ ہنستا کھیلتا دیکھ کر ایک بار پھر سے جل کر راکھ ہونے لگی۔

اس کا مطلب تھا ارتضیٰ نے اسے کچھ نہیں کہا وہ تو اتنے غصے میں سے لے کر گیا تھا۔

ارے تم آگئی صبح کہہ رہی تھی کہ آج دیر ہو جائے گی پریکٹس میں کنزہ نے اس کے قریب بیٹھتے

ہوئے کہا۔

ہاں وہ مجھے ارتضیٰ لینے آگئے تھے شانی نے بتایا

اف تم دونوں لیلیٰ مجنوں کا بھی نہ رومینس ختم نہیں ہوتا اگر یہ بات مجھے بتا دیتی تو میں بھی تم دونوں

کے ساتھ آجاتی بیکار میں بسوں کے دکھے کھانے پر مجھے آج وٹن بھی نہیں آئی تھی لینے۔

وہ کنزہ دراصل ارتضیٰ اتے غصے میں تھے کہ میں کچھ کہنے کی ہمت ہی نہیں کر پائی شانی نے بتایا تو نانو بھی اسے دیکھنے لگی۔

کیوں غصے میں تھا خیریت تو ہے نانو نے پریشانی سے پوچھا۔

ارے چھوڑیں نانو آپ کو تو پتہ ہی ہے ارتضیٰ حیدر کا غصہ ہمیشہ ان کی سر پر سوار رہتا ہے کنزہ نے ٹالنا چاہا کیونکہ یہ بات تو وہ بہت اچھے طریقے سے جانتی تھی اس عورت نے اس کے پھوپھو کو اس گھر میں جگہ نہیں بنانے دی تو کنزہ کیا چیز ہے۔

تو رہنے دے تو بتا مجھے انہوں نے ایک نظر کنزہ کو دیکھ کر کہا اور پھر شانی سے پوچھنے لگی۔

پتا نہیں نانو اتے غصے میں تھے اور کہہ رہے تھے کہ اب کالج نہیں جانا۔

نانو کل تو میرا شو ہے اگر میں کل کالج نہیں گئی تو تنزیل سر کا بہت نقصان ہو جائے گا وہ غلط فہمی کی بنا پر ہمارے گھر آئے تھے اور تو اور وہ مجھ سے معذرت کر رہے تھے۔

وہ ریکویسٹ کر رہے تھے کہ میں ان کے شو میں پرفارم ضرور کروں گا نہیں تو انہیں بہت نقصان ہوگا آج ہم لوگ دیر تک پریکٹس کرنے والے تھے تاکہ اچھے سے پرفارم کر سکیں

لیکن ارتضیٰ مجھے واپس لے آئیں اور اب کل جانے کے لیے بھی منع کر دیا ہے مجھے تو اتنا برا لگ رہا ہے تو تنزیل سر کے لیے شانی اداسی سے بولی۔

ارے تم اتنی سی بات کے لیے اتنی ٹینشن کیوں لے رہی ہو تم کل جانا چاہتی ہونا نہ تو تم چلی آنا میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گی نانو سب کو یہ کہہ دیں گی کہ ہم پالر گئی ہیں اور وہاں جیسے ہی

تمہارا شو ختم ہو گا ہم پالر کے لیے نکل جائیں گے۔

کنزہ نے پلان بنایا۔

ہاں ایسا ہو تو سکتا ہے اس نے خوشی سے نانو کی طرف دیکھا۔

اس کے چہرے کی خوشی دیکھ کر نانو مسکرا دیں وہ پچھلے ڈیڑھ مہینے سے اس شو کی تیاری کر رہی تھی اور اب وہ اس کا دل خراب نہیں کر سکتی تھی۔

لیکن میرے پوتے کو پتہ نہیں چلنا چاہیے نانو نے کنزہ کو ایک نظر دیکھ کر کہا۔
جبکہ شانی خوشی سے چلاتے ہوئے ان کے گلے لگ گئی



سارا دن ایک سیکنڈ کے لیے بھی وہ فوٹو اس کے دماغ سے ہٹی نہیں۔

اور نہ ہی آج سارا دن اپنا کوئی کام کر پایا۔ اس کے دماغ میں بس ایک ہی بات چل رہی تھی کہ اس تنزیل نے اس کی شانی کا ہاتھ پکڑا۔

شانی ہر وقت منہ بنائے رکھتی ہے کالج میں بھی سب کو یہی لگتا ہے کہ اس کی شادی زبردستی کی جارہی ہے دماغ میں کنزہ کی باتیں چلنے لگی۔

کوئی ایسے ہی تو اٹھا کر رشتہ نہیں لے کے نہیں آتا۔ کچھ تو غلطی شانی کی بھی ہوگی۔ کنزہ دماغ سے ہٹی تو مسز احسن نے ڈیرہ جمالیا۔

شانی کی اداسی شاپنگ میں اس کی غیر دلچسپی۔ ارتضیٰ کے دماغ میں بہت الٹی سیدھی باتیں لا رہی تھی۔

کیا شانی کے ساتھ زبردستی ہوئی ہے کیا سچ میں وہ شادی نہیں کرنا چاہتی کہیں وہ اس تنزیل سے۔
نہیں یہ سب میں کیا سوچنے لگا ہوں۔

لیکن شانی کے اس طرح سے اداس رہنے کیا مطلب ہو سکتا ہے۔

نہیں وہ میری شانی ہو مجھ سے بہت پیار کرتی ہے کل ہماری مہندی ہے پرسوں شادی ہے میں بیکار میں اس پر شک کر رہا ہوں نجانے کتنا ناراض ہوگی آج کی حرکت پر مجھ سے۔

مجھے اس سے بات کرنی چاہیے۔

وہ اپنے کمرے میں ٹہلتا ہوا یہی سوچ رہا تھا۔

پھر باہر آکر شانی کے کمرے کی طرف چل دیا



وہ شانی کے کمرے کی طرف آیا بنا ناک کیلے آہستہ سے دروازہ کھولا۔

شانے بے دھیانی میں ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے اپنی شادی کا جوڑا پہن کر کھڑی ساتھ کچھ گنگنا رہی تھی۔

ارتضیٰ نے دلچسپی سے وہیں دروازے کے سائیڈ پر ٹیک لگائی۔

شاید وہ ابھی تک اس کی موجودگی کو نوٹ نہیں کر پا رہی تھی اسی لئے تو شادی کے جوڑے میں مزے سے گانا گارہی تھی۔ ورنہ وہ تو کبھی بھی اس کے سامنے ایسے آنے کی غلطی نہ کرتی

ساجن ساجن تیری دلہن تجھ کو پکارے آجا۔"

" آکر میرے ہاتھوں میں مہندی تو ہی لگا جا"

ارتضیٰ نے نوٹ کیا کہ شانی گنگنانے کے ساتھ ہاتھ میں کوئی فوٹو پکڑے مسکرا رہی تھی۔

فوٹو دیکھ کر وہ مسکراتے ہوئے آگے آیا۔ اور اس کے قریب آ کے فوٹو لے لی

محترمہ یہ جو آپ فرما رہی ہیں وہ میرے سامنے فرمائیں تو کچھ فائدہ بھی ہو اب یہ فوٹو تو آپ سے کچھ کہنے سے رہی۔ وہ مسکراتے ہوئے اپنی تصویر دیکھ رہا تھا جبکہ شانی شرم سے نظریں نہیں اٹھا پا رہی تھی

ارتضیٰ نے سر سے پیر تک اس کا یہ خوبصورت روپ دیکھا شادی کے سرخ جوڑے میں بھی وہ غضب

ڈھا رہی تھی

ارتضیٰ میری فوٹو واپس کریں۔ اس نے فوٹو چھیننا چاہا جب ارتضیٰ نے ہاتھ اونچا کر لیا۔

تمہاری فوٹو۔۔۔؟ محترمہ معلومات کے لئے عرض ہے کہ یہ فوٹو میری ہے تمہاری نہیں۔ ارتضیٰ

شرارت سے مسکراتے ہوئے بولا۔

اس بات نے شانی کو مزید کنفیوز کیا۔

دو دن انتظار کر لو پورا کا پورا ارتضیٰ حیدر تمہارا ہے۔

اور اب جاؤ فٹافٹ یہ ڈریس چیلنج کر کے آؤ تمہیں اس طرح سے دیکھ کر میری نیت خراب ہو رہی ہے یہ

نہ ہو کہ دو دن پہلے ہی ارتضیٰ ذو معنی انداز میں بولتا اپنی بات ادھوری چھوڑ گیا۔

جبکہ اس کی ادھوری بات پر شانی کے کانوں کی لوح تک سرخ ہو چکی تھی۔

وہ ایک لمحہ بھی ضائع کئے بغیر ڈریسنگ روم میں بھاگی

جبکہ اس کی سپیڈ دیکھ کر ارتضیٰ کا قہقہہ بے ساختہ تھا



تھوڑی دیر کے بعد وہ کالے رنگ کے سادہ سوٹ میں باہر آئی۔ اس سادگی میں بھی وہ کمال تھی۔

ارتضیٰ اس کے بیڈ پر آرام سے لیٹا ہوا تھا۔

شانی مجھے وہ آدمی اچھا نہیں لگتا۔ پلیز تم اس سے دور رہو زہر لگتا ہے وہ مجھے۔ تم کچھ دن کالج سے

چھٹی لے لو جب وہ آدمی چلا جائے گا تب پھر سے جوائن کر لینا ویلے بھی شادی کی چھٹیاں لے ہی

رہی ہو تم۔

ارتضیٰ نے نارمل سے انداز میں سمجھایا۔

اس نے اپنے لہجے کو کسی بھی قسم کے شک سے پاک رکھا تھا۔

اس کی شانی ایسی نہیں تھی جیسی کنزہ اور مسز احسن کہتی تھی۔

اس کی شانی بہت معصوم تھی وہ کسی کی بھی باتوں میں آسکتی تھی کسی کے دو میٹھے بول شانی کے

نازک دل کے ساتھ کھیل سکتے تھے

ارتضیٰ کل میرا شو تھا۔ شانی نے سمجھانے کی کوشش کی۔

اس کے بعد جتنے بھی شو ہوں گے تم سب میں حصہ لینا اس کو چھوڑ دو۔

تم جانتی ہو میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں۔ اور ویسے بھی کل تمہارے لیے اتنا بڑا دن ہے کل ہماری

مہندی ہے سارا دن خوش رہو۔ یہ پرفارمنس شو وغیرہ کے جھنجٹ میں پڑنے کی ضرورت ہی کیا ہے

تمہیں۔

ارتضیٰ آپ کو مجھ پر بھروسہ ہے نہ جانے کیوں شانی نے اس سے یہ سوال پوچھا شاید اسکی روک ٹوک

شانی کو یہ پوچھنے پر مجبور کر رہی تھی۔

افکورس میری جان مجھے تم پر بھروسہ ہے خود سے زیادہ بھروسہ ہے۔

ارتضیٰ غلط ہو سکتا ہے لیکن ارتضیٰ کی شانی کبھی غلط نہیں ہو سکتی۔۔۔ وہ یقین سے بولا۔

آپ ہمیشہ میرا یقین کیجئے گا۔ وہ اس کے سینے پر سر رکھ کر بولی۔

تم تو میری جان ہو تم پر یقین نہیں کروں گا تو کس پر کروں گا ارتضیٰ نے اس کے گرد حصار تنگ کرتے ہوئے کہا۔

تبھی باہر کا دروازہ کھولا اور کنزہ اندر داخل ہوئی۔

انہیں ایک دوسرے کے اتنے قریب دیکھ کر غصے اور جلن سے سرخ ہو گئی۔

اس کے اس طرح سے کسی کمرے میں آنے پر وہ دونوں جلدی سے ایک دوسرے سے الگ ہوئے

تھے۔

ایم سوری لگتا ہے میں غلط وقت پر آگئی کنزہ نے خود کو سنبھالنے ہوئے کہا۔

نہیں تم ٹھیک وقت پر آئی ہو میں جا رہا ہوں بس اتنا کہہ کا ارتضیٰ باہر نکل گیا۔

جبکہ شافی نظریں جھکائے کھڑی تھی

کنزہ نے اب تک جو بھی پلان بنایا سب فیل ہو چکا تھا۔ اس نے جو سوچا تھا سب کچھ غلط تھا۔
ارتضیٰ شافی میں سب کچھ ٹھیک تھا



صبح سویرے ہی وہ اپنی مہندی کا ڈریس اور سارا سامان پیک کر چکی تھی۔

کنزہ کچھ گڑبڑ تو نہیں ہوگا نا ارتضیٰ کو شک تو نہیں ہوگا نہ

یہ جو تم اتنا ڈرتی ہونا اسی وجہ سے وہ تمہارے سر پر چڑھا ہوا ہے۔

اتنا مت ڈرا کرو کچھ نہیں ہوگا۔

اب تم باہر آؤ کنزہ اس کا ہاتھ پکڑ کر باہر لے جانے لگی جہاں مہمانوں کے ساتھ وہ بیٹھا نظر آیا۔

تم دونوں صبح صبح کہاں جا رہی ہو اس نے پوچھا

کہاں جا رہی ہیں مطلب پالر جا رہی ہیں اور کہاں جائے گی مہندی کی دلہن ہے کوئی مزاق تھوڑی ہے
کنزہ کانفیڈنٹ سے بولی۔

اتنی صبح صبح کون سے پالر جا رہی ہو تم لوگ ارتضیٰ نے پوچھا۔

جہاں اپوائنٹ لیا ہے وہاں جا رہے ہیں۔ آپ بھی نا ارتضیٰ کھڑے ہو کر عورتوں کی طرح سوال پوچھ

رہے ہیں ہم لیٹ ہو جائیں گے پالر میں تھوڑی بوکنگز نہیں ہوتی۔

کنزہ نے کہا

آؤ میں تم لوگوں کو چھوڑ آتا ہوں۔ وہ گاڑی کی چابی اٹھاتے ہوئے بولا۔

جبکہ اس کی بات سن کر شافی کے ہاتھ پیر پھول گئے تھے۔

ارتضیٰ بیٹا۔ یہاں آؤ میرے تھوڑی مدد کرو اور لڑکیوں تم لوگ ابھی تک پالر نہیں گئی۔ نانو نے عین

وقت پر آکر کہا۔

کنزہ اور شانی دونوں کے سانس میں سانس آئی تھی۔

پر بنا ارتضیٰ کی طرف دیکھے باہر کی طرف نکل گئی۔

جب ارتضیٰ ان کے پیچھے آیا ڈرائیور کو ہدایات دیے لگا۔ شانی نے جانے سے پہلے اسماعیل پاس کی۔

جبکہ سب سے نظر بچا اس نے فلائنگ کس دی

جو کنزہ کی نظروں سے نہ چھپ پائی۔

شانی شرمادی۔

بنالو خوشیاں شانی بی بی آج تمہاری خوشیوں کا آخری دن ہے



وہ لوگ کالج میں پہنچے۔ تنزیل نے خدا کا شکر ادا کیا۔ اور اسے فوراً تیار ہونے کے لئے کہا۔ اور خود تیار

ہونے چلا

گیا۔

پریکٹس بہت کم تھی لیکن پھر بھی اسے شانی پر یقین تھا کہ وہ اچھا کرے گی۔

جبکہ شانی اندر سے بہت ڈری ہوئی تھی اسے ارتضیٰ کا بھی ڈر تھا اگر اسے پتہ چل جاتا تو کیا ہوتا۔

لیکن اس کے باوجود اس نے بہت کونفیڈنس سے آخری بار پریکٹس کی تھی۔

شو تھوڑی دیر میں شروع ہونے والا تھا۔

کنزہ نے اسے یقین دلایا کہ کچھ گڑبڑ نہیں ہوگی تم آرام سے اپنی پرفارمنس پر دھیان دو۔

بس لگے دس منٹ میں پرفارمنس شروع ہونے والی تھی۔



ارتضیٰ سارے کام اپنے ہاتھ سے کر رہا تھا۔

اسے سب کچھ پرفکٹ چاہیے تھا۔ اور سب کچھ ہی پرفیکٹ ہو رہا تھا۔

اس نے دو تین بار شانی کو فون کیا لیکن اس کا فون بند جا رہا تھا۔

وہ اس مہندی کی دھن کے روپ میں سب سے پہلے دیکھنا چاہتا تھا اور اس کے حساب سے یہ صرف

اسی کا حق تھا۔

لیکن مسلسل کئی بار فون کرنے کے بعد بھی فون بند ہی گیا۔ اسے غصہ تو بہت آیا لیکن اپنے غصے

پر کنٹرول کر کے وہ ایک بار پھر سے کام میں لگن ہو گیا



پرفارمنس شروع ہو گئی اور تنزیل کی سوچ کے عین مطابق شانی نے بنا نروس ہوئے بہت کوئفڈنس

سے پرفارم کیا۔

سب لوگ شانی کی اداکاری کو بہت پسند کر رہے تھے۔

اور تالیاں سیٹیاں پورے ہال میں گونجنے لگی

جبکہ کنزہ ان سے دور کھڑی اپنے موبائل میں ان دونوں کی نزدیکوں کو محفوظ کر رہی تھی۔

پرفارمنس ختم ہو گئی تو ہال میں تالیوں کی آواز گونج اٹھی

وقت پردھیان دیا تو دوپہر کے ڈھائی بج رہے تھے

اسے اب جلدی جلدی پالر کے لیے نکلنا تھا۔ وہ جلدی سے اپنا سامان لینے ڈریسنگ روم میں آئی

کنزہ نے اس کے پیچھے آکر اس کو مبارکباد دیئے ہوئے اسے جوس کا گلاس تھمایا یہ لو کافی تھکی ہوئی

لگ رہی ہو پیو اسے۔ کنزہ کو اپنی فکر کرتے دیکھ کر شانی بے اختیار مسکرائی۔

کتنی پیاری تھی اس کی دوست

اس نے جس کا گلاس خالی کیا اور اپنا سامان لینے کے لیے ڈریسنگ روم میں آئی۔
لیکن یہاں آتے ہی اس کا سر چکرانے لگا۔

کیا ہوا شانی تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔ کنزہ نے پوچھا۔
ہاں میں ٹھیک ہوں پر سر گھوم رہا ہے شانی نے بتایا۔

تم ایسا کرو صبح والی ڈریس پہننے سے بہتر ہے کہ تم مہندی والی ڈریس پہن کر تیار ہو جاؤ گاڑی ہماری
اپنی ہے میں خود ہی تمہیں تیار کر دیتی ہوں۔ مجھے تمہاری طبیعت بہت خراب لگ رہی ہے۔
یہ نہ ہو کہ پالر جاتے ہوئے مزید خراب ہو جائے۔ اور پھر اگر اتھنی کو پتا چل گیا تو اور مسائل
کھڑے ہو جائیں گے۔

کنزہ کے کہنے پر اس نے اصرار میں گردن ہلائی کنزہ میک اپ وغیرہ بہت اچھا کر لیتی تھی۔ اسی لے
شانی بھی فوراً مان گئی۔

کنزہ تم کتنی اچھی ہو۔ ہر بار میری مدد کرتی ہو۔ اس نے کنزہ کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔ جبکہ اس کا
سر بری طرح سے چکرا رہا تھا۔

کنزہ نے اسے زبردستی ڈریس دے کر چیلنج کرنے کے لیے کہا۔

کچھ دیر میں ڈریس چیلنج کر کے ڈریسنگ روم میں واپس آئی جہاں اندھیرا تھا۔
سنو شانی لگتا ہے لائٹ چلی گئی۔

تم یہاں بیٹھو میں چیک کر کے آتی ہوں۔

وہ ایسے کرسی پر بیٹھا کر باہر جانے لگی۔



کنزہ ہاتھوں میں پیزا اور کیچپ کی بوتل لے جا رہی تھی۔ کہ اچانک سامنے سے آتے تنزیل سے ٹکرائی۔
بوتل جو نہ جانے کیسے کھلی ہوئی تھی تنزیل کی ساری شرٹ گندی کر گئی۔

ایم ریلی سوری سر مجھے پتا نہیں چلا میں دیمان میں نہیں تھی پلینز مجھے معاف کر دیں وہ گھبرا کر پیچھے ہوئی

اُس اوکے کنزہ کوئی بات نہیں وہ اسے ناگوار نظروں سے دیکھتا آگے جانے لگا کیونکہ جس دن سے اس نے جھوٹ بولا تھا کہ شانی اس سے پیار کرتی ہے اس دن سے وہ اس سے بالکل بھی بات نہیں کر رہا تھا۔

ایسے کیسے سر یہ میری غلطی ہے میری وجہ سے ہوا ہے ایم سوری وہ ٹشو سے اسکی شرٹ صاف کرنے لگی۔

کنزہ کوئی بات نہیں تنزیل نے اس کا ہاتھ ہٹایا۔

نہیں سر پلینز آپ اپنی شرٹ مجھے دیں میں ابھی آپ کو واش کر کے دیتی ہوں۔

دیکھیں میری غلطی کی وجہ سے یہ ہوا ہے پلینز آپ اس طرح سے گندی شرٹ کے ساتھ باہر مت

جائیے گا پلینز سر کنزہ منتیں کرنے لگی تو مجبوری تنزیل کو اس کی بات ماننی پڑی۔

آپ ڈریسنگ روم میں جا کر بیٹھے میں ابھی شرٹ دھولاتی ہوں۔

تنزیل ڈریسنگ روم میں آیا تھا تو اندر اندھیرا تھا اس نے اپنی شرٹ اتار کے کنزہ کو دے دی۔

لیکن اگلے ہی پل اسے جیسے احساس ہوا کہ اس کمرے میں اس کے علاوہ کوئی اور بھی موجود ہے۔

اس نے اپنے موبائل کی ٹارچ جلائی تو کرسی پر نیم بے ہوش حالت میں شانی پڑی تھی۔

روشانے آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے وہ اس کے قریب آکر پوچھنے لگا۔

اسنے دو تین بار اس کا گال تھپتھپایا شانی نے ذرا سی آنکھیں کھولیں۔

ارتضیٰ - شاید وہ نیند میں بول رہی تھی۔

نہیں میں ارتضیٰ نہیں ہوں آپ یہاں آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے۔ وہ اس پر جھکا پوچھنے لگا۔

لگے ہی مٹے دروازہ دڑام سے کھلا اور لائٹ آگئی۔

تنزیل نے بے اختیار دروازے کی طرف دیکھا جہاں دروازے کے بچوں بیچ ارتضیٰ کھڑا تھا۔
اس نے ایک نظر تنزیل کو دیکھا جو بنا شرٹ کے اس کی شانی کے اتنے قریب تھا اور شانی کا دوپٹہ
اس سے کافی فاصلے پر پڑا تھا۔

بنا دوپٹے کے وہ کبھی اس کے سامنے نہیں آئی تھی۔ اور یہاں ڈیپ نیک گلے میں کسی اور کے
سامنے پڑی تھی۔

ارتضیٰ۔ شانی دروازے کی طرف دیکھتی بڑبڑائی۔ جبکہ تنزیل کو اندازہ ہو چکا تھا کہ کچھ بہت بُرا ہونے
والا ہے تنزیل اس کی غلط فہمی دور کرنے کے لئے اس کی طرف بڑھا تھا۔

جبکہ ارتضیٰ نے ہاتھ اٹھا کر اسے کچھ بھی بولنے سے باز رکھا اور لمبے لمبے دُگ بھرتا وہاں سے نکل گیا



وہ گھر نہیں گیا تھا وہ بے مقصد سڑک پر گاڑی دھراتا رہا اس کی شانی کسی اور کے اتنے قریب وہ
منظر اس کی آنکھوں سے ہٹ ہی نہیں رہا تھا۔

اس کی شانی اس کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہے۔

وہ تو اس پر بھروسہ کرتا ہے کسی کی بات نہیں مانتا کوئی اس کی شانی کے خلاف کچھ نہیں کہہ سکتا
کوئی اس کے کردار پر انگلی نہیں اٹھا سکتا لیکن آج جو اس نے دیکھا اس نے اپنی آنکھوں سے اپنی
شانی کو تنزیل کے اتنے قریب دیکھا۔

اس کی بیوی کسی دوسرے مرد کے ساتھ یہ سوچ ہی ارتضیٰ کو ہلا گئی تھی۔

بار بار وہ منظر اس کی آنکھوں کے سامنے آتا فل سپیڈ میں چلتی گاڑی کہیں بار دوسری گاڑی سے
ٹکراتے ہوئے بچی۔

وقت کیسے گزر رہا تھا کوئی نہیں جانتا تھا وہ شام کے تین بجے کے قریب اس کے کالج میں آیا تھا
کنزہ نے فون کر کے اسے بتایا تھا۔

کہ جس کی تم تعریفیں کرتے ہو جس کے کردار کی گواہی دیئے ہو اگر دیکھ لو اس کے کروت -
اس کا دل چاہا وہ دھاڑیں مار مار کے روئے۔ اس کی شانی کسی اور کے ساتھ -
ارتضیٰ کا دماغ اب تک اس دوپٹے میں اٹکا تھا جو شانی سے کچھ فاصلے پر پڑا تھا -
اس کے ہزار بار منع کرنے کے باوجود شانی کیوں جاتی تھی کالج -
شانی کیوں اداس تھی شادی سے -

وہ کیوں خوش نہیں تھی اس کے ساتھ - آج اسے اپنے سارے سوالوں کے جواب مل چکے تھے کیونکہ
اس کی شانی اس کی تھی ہی نہیں -

وہ جس سے جنون کی حد تک محبت کرتا تھا وہ تو کسی اور کی تھی اس کا دل چاہا کہ اس تنزیل کو جان
سے مار دے -

لیکن اسے بنا کچھ کہے وہ لوٹ آیا - اس میں کسی سے بات کرنے کی ہمت نہ تھی فون بار بار بج کر
بند ہو رہا تھا -

اسے فون کرنے والا کون تھا یہ جاننا اس نے ضروری نہ سمجھا -
رات کے ساڑھے گیارہ بجے تھے -

اور ارتضیٰ حیدر آج اپنی مہندی کی رات اپنی محبت کا سوگ منا رہا تھا



وہ لندن میں گھر والوں سے چھپ کر شراب پینے لگا تھا - لیکن بعد میں کسی پر کبھی ظاہر نہ ہونے
دی تھی -

نہ جانے کب اسے یہ عادت لگ گئی۔ وہ کب اس کا عادی ہوا یہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔
لیکن پاکستان آنے کے بعد اس نے یہ کام چھوڑ دیا تھا۔
اور آج پھر اس نے یہ حرام کام کیا تھا۔

وہ کتنی پی چکا تھا اور کس حد تک نشہ اس پر سوار تھا سامنے کھڑا ویٹر سمجھ نہیں پا رہا تھا۔
بس وہ اسے انڈیل کر دے رہا تھا اور ارتضیٰ یہ کرٹوا مشروم اپنے اندر اتار چلا گیا۔
ارتضیٰ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں پلیز گھر چلیے کنزہ جانے کب اس کے پاس آئی وہ اس کے پاس
کیسے پہنچی نہ تو وہ جانتا تھا اور نہ ہی جاننا ضروری سمجھتا تھا۔
جبکہ کنزہ نے اس کے موبائل پر لوکیشن ٹریس کی تھی۔

اس نے کنزہ کو دھکا مار کے خود سے دور کیا لیکن وہ ہار نہیں مانی۔ کنزہ بڑی مشکل سے اسے اسی
ہوٹل کے ایک کمرے میں لے آئیں جہاں اس نے اپنا مقصد پورا کرنا تھا



صبح ارتضیٰ کی آنکھ کھلی تو اسے دبی سسکیوں کی آواز آئی۔
اس نے چاروں طرف کمرے میں دیکھا جہاں ایک کونے میں کنزہ بیٹھی رو رہی تھی۔ اس کے کپڑے
جگہ جگہ سے پھٹے ہوئے تھے اندازہ لگانا مشکل نہ تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے۔
کنزہ یہ سب کچھ کیا ہے کس نے کیا ہے تمہارے ساتھ ایسا۔ ارتضیٰ تیزی سے اس کی طرف آیا۔
یہ آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں میری آبروروند کر آپ میرے زخموں پر نمک چھڑک رہے ہیں۔
کس نے حق دیا آپ کو میرے ساتھ ایسا کرنے کا میں شافی نہیں ہوں جس سے آپ اپنی محبت کا
انتقام لیں گے۔

استغفر اللہ میں شافی کے ساتھ ایسا کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ تمہیں ضرور کوئی غلط

فہمی ہوئی ہے کنزہ ارتضیٰ کو اپنے لفظ ٹوٹے پھوٹے گئے۔

ہاں غلط فہمی ہی ہوئی ہے مجھے۔ کل رات شانی کا نام لے کر جس طرح سے آپ نے میری آبرو کو داغدار کیا آپ اسے غلط فہمی کا نام دے رہے ہیں تو یہ غلط فہمی ہی ہے فکر نہ کریں آپ کا نام کہیں نہیں آئے گا۔

جائے آپ جا کر اپنی محبت کی جیت کا جشن منائے۔ آج رخصت کر کے لائیں آپ اپنی منکوحہ کو اپنے کمرے میں۔ اور میرا کیا ہے۔

پاکستان میں مجھ جیسی لڑکیوں کی کمی نہیں ہے جو روز خود کشتی کر کے مرتی ہیں کنزہ کہتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

یہ سب کچھ تم کیا کہہ رہی ہو میں یہ کیسے۔۔۔۔۔ میرا ایمان اتنا کچھا نہیں ہے۔۔۔۔۔ ارتضیٰ کو یقین نہ تھا۔

مگر ارتضیٰ کے اس بات پر کنزہ پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

آپ نے شانی کی بے وفائی کا انتقام مجھ سے لیا جو سزا آپ اسے دینا چاہتے تھے آپ نے مجھے دی لیکن میں جاننا چاہتی ہوں کہ اس سب میں میری کیا غلطی ہے۔ میں ہی کیوں۔ کیونکہ میں آپ کی ہمدرد بن کے آپ کی پیچھے آئی۔ آپ کی آنکھوں پر بندھی شانی کی جھوٹی محبت کی پٹی کھولی۔ یا آپ کی محبت میں پاگل ہو ہو کر آپ سے اپنی محبت کا اظہار کر بیٹھی۔ اگر یہ میرا قصور ہے تو ہاں میں قصوروار ہوں۔

لیکن جو انعام آپ نے مجھے میری محبت کا دیا ہے وہ میں ساری زندگی یاد رکھوں گی کنزہ نے روتے ہوئے کہا۔

کنزہ میں نہیں جانتا کہ میں اپنے کردار میں اتنا کیسے گر گیا لیکن میں تم سے معافی نہیں مانگوں گا

- کیونکہ میری معافی مانگنے سے تمہاری عزت پر لگا تھا داغ نہیں جائے گا۔
میں مولوی کا انتظام کرواتا ہوں۔ میں ابھی اسی وقت تم سے نکاح کروں گا۔
ارتضیٰ کہتا ہوا اس کے قریب سے اٹھا اور باہر چلا گیا۔
جبکہ کنزہ وہی زمین پر بیٹھی اسے جاتا دیکھتی رہی۔
تو روشا نے ارتضیٰ حیدر آج سے تمہارا ارتضیٰ میرا ہوا۔



کل کیا ہوا تھا کسی کو کچھ بھی پتا نہ تھا شانی کو بس اتنا پتا تھا کہ وہ کالج کے ڈریسنگ روم میں تھی
جب ارتضیٰ وہاں آیا۔
اور تنزیل اسے گھر چھوڑ کے گیا تھا۔
شانہ کی حالت ایسی نہ تھی کہ وہ گھر میں کسی کو کچھ بھی بتا پاتی لیکن تنزیل نے احسن صاحب کو
سب کچھ بتایا تھا۔
احسن صاحب نے تو اس کی بات سن کر یہی فیصلہ کیا تھا کہ یہ سب کچھ کنزہ کا کیا دھرا ہے۔
کیونکہ ارتضیٰ اور کنزہ رات سے غائب تھے۔
آج گھر میں شادی تھی۔ آج شانی نے رخصت ہو کر ارتضیٰ کے کمرے میں آنا تھا۔
جبکہ شانی گھبرائی ہوئی تھی نہ جانے ارتضیٰ اس سے کیا کہے۔ نجائے اس نے وہاں کیا دیکھا ہے۔
کل ڈاکٹر شانی کو چیک کر کے گیا تو اس نے یہی کہا کہ شانی کو نشہ کروایا گیا ہے۔
اسے نشہ کروانے کے بعد تنزیل کو اسی کمرے میں بھیجا گیا۔ اور تنزیل کو بیچنے والی کنزہ تھی تنزیل
نے یہ بھی بتایا کہ کنزہ نے ہی اسے کہا تھا کہ شانی تنزیل سے محبت کرتی ہے۔
احسن صاحب کے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل نہ تھا کہ یہ سب کچھ کنزہ کا کیا دھرا ہے۔
اب بس کنزہ اور ارتضیٰ کا واپس آنے کا انتظار کر رہے تھے۔

اور جب وہ لوگ واپس آئے احسن صاحب کے پیروں تلے زمین نکل گئی۔
ارتضیٰ نے کنزہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے یہ اعلان کیا کنزہ اس کی بیوی ہے اور آج وہی اس کے کمرے
میں رخصت ہو کر آئے گی۔

یہ کہتے ہوئے ارتضیٰ نے شانی کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھا۔۔

لیکن اس کی نظروں میں شانی بھی اس کی محبت کی قاتل تھی۔

اس کی ضد کے سامنے کسی کی ایک نہ چلی اس نے کسی کی نہیں سنی نہ دادو کی اور نہ ہی احسن
صاحب کی۔

اس نے فیصلہ کر لیا کہ آج رخصتی ہوگی۔

اور اسی فیصلے پر عمل کرتے ہوئے گھر میں کسی کی نہ چلی۔۔۔ اور کنزہ رخصت ہو کر اس کے
کمرے میں آگئی۔

جبکہ شانی میں اتنی ہمت بھی نہ رہی کہ وہ کمرے سے باہر نکل کر ایک نظر اس ستمگر کو دیکھ لیتی
❤️

کنزہ کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا وہ اس وقت ارتضیٰ کے بچے سنورے کمرے میں بیٹھی اس کا
انتظار کر رہی تھی۔

اس نے کتنی ہوشیاری سے کیا تھا سب کچھ۔

یہ سب کچھ ان کے پلان میں شامل نہ تھا اسے تو بس ارتضیٰ کو وہاں سے واپس لانا تھا۔

لیکن اس نے پھوپھو پر یہ ثابت کر دیا تھا کہ وہ ان سے زیادہ چال باز ہے۔

ان کا ارادہ شانی کو ذلیل کر کے اس گھر سے باہر نکلوانے کا تھا۔ لیکن یہاں تو الٹا ہی ہو گیا۔ کنزہ یہ

تو سمجھ چکی تھی کہ ارتضیٰ ہر لڑکی کی عزت کرتا ہے۔ تب ہی تو اس دن ارتضیٰ نے اسے بدنام ہونے

بچایا تھا۔

ارتضیٰ کل کی طرح ٹوٹی بکھری حالت میں کمرے میں آیا۔ اس نے کنزہ کے قریب سے تکیہ اٹھایا اور صوفے پر رکھا۔

سوری کنزہ فی الحال میں یہ رشتہ نبھانے کے لیے تیار نہیں ہوں۔ اور میں جانتا ہوں تم میری اس مجبوری کو سمجھنے کی کوشش کرو گی۔

ارتضیٰ نے ایک ہی پل میں اس کے ارمانوں کو آگ لگائی تھی لیکن چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ سجائے وہاں سے اٹھ کر اس کے قریب آئی۔ میں سمجھتی ہوں ارتضیٰ آپ فکر نہ کریں۔

ارتضیٰ وہی صوفے پر لیٹ گیا۔ آج پھر اس نے اپنی محبت کا سوگ منانا تھا۔



وہ ساری رات روتی رہی۔ تقریباً رات کے تین بجے وہ اٹھی اور اپنے بابا کا نمبر ملائے لگی۔ تیسری بار فون اٹھا لیا گیا۔

السلام علیکم میرا بچہ کیسا ہے۔ آج تو میرے بچے کی شادی ہوئی ہے۔ بابا نے حیرت سے وقت کے بارے میں سوچتے ہوئے کہا۔

بابا پلیز مجھے لے جائیں یہاں سے۔ خدا کے لئے مجھے اپنے پاس بلا لے میں نہیں رہ سکتی یہاں۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے بولی

شانی بیٹا کیا ہوا ہے آپ اس طرح سے کیوں کہہ رہی ہیں بابا نے پریشانی سے پوچھا۔

بابا اس نے شادی کر لی۔ صرف ایک غلط فہمی کی بنا پر اسے مجھے سزا دے دی۔ بابا اس نے مجھے

صفائی کا موقع تک نہ دیا۔ اس نے میرا حق کسی اور کو دے دیا شانی روتے ہوئے بولی۔

مجھے لے جائیں بابا میں یہاں نہیں رہ سکتی پلیز مجھے لے جائیں۔ شانی روتے روتے فون بند کر چکی

تھی جبکہ اس سے مینوں کے فاصلے پر اس کا باپ جیسے بے جان سا ہو کر زمین پر بیٹھ گیا۔



دوسرے دن بھی شانی نے دروازہ نہ کھولا۔ نانو کتنی بار اس کے کمرے تک آئی تھی۔
لیکن وہ باہر نہ نکلی۔

آج کنزہ اور ارتضیٰ کا ولیمہ تھا۔ ارتضیٰ سب جانتا تھا۔ کہ شانی نے کل سے کچھ نہیں کھایا اور نہ ہی
کمرے سے باہر نکلی مگر اس نے پروا نہ کی وہ کیوں پروا کرتا اس کی جبکہ شانی نے اس کے ساتھ بے
وفائی کی تھی اسے دھوکا دیا تھا۔

اور اس کے لیے دھوکے کی یہ سزا کافی تھی۔

تمہیں کیا لگا تھا شانی تم میرے ساتھ اس طرح سے کرو گی تو میں تمہاری محبت میں روؤں گا تڑپوں گا
۔ تڑپو گی تو تم شانی بی بی۔ ہاں تم تڑپو گی ساری زندگی میرے نام پر بیٹھی رہو گی میں تمہیں طلاق
نہیں دوں گا۔

تم ساری زندگی اس شخص کے ساتھ خوش نہیں رہ پاؤ گی۔ اور میں تمہیں خوش رہ کر دکھاؤں گا۔
وہ اپنے آپ کو شیشے میں دیکھتا جہاں اس نے شانی کی فیورٹ شیروانی پہنی تھی۔

ارتضیٰ کی ساری شاپنگ شانی نے اپنی مرضی سے کی تھی۔

جبکہ کنزہ کو بیوٹیشن نے شانی کے لہنگے میں تیار کیا تھا۔



شانی کے پاس اپنا پاسپورٹ ویزا ہر چیز موجود تھی۔

دن دو بجے کے قریب ایک آدمی آکر اس کے بارے میں پوچھنے لگا۔

سب نے پریشانی سے اسے دیکھا۔

تم کون ہو جھٹی شانی سے کیوں ملنا چاہتے ہو کیا کام ہے تمہیں اس سے احسن صاحب نے پوچھا۔

سر یہ ان کا ٹکٹ ہے چار بجے کے انکی ترکی کی فلاٹ ہے اس کا سارا انتظام ترکی سے کیا گیا ہے۔
انہیں ار جنٹلی ترکی پہنچنا ہے۔ آدمی نے سب کے سروں پر دھماکہ کیا تھا۔
اس سب کے بعد اگر کسی کو فرق نہیں پڑا تو وہ ارتضیٰ تھا۔ جو کمرے میں کنزہ کو اہمیت دے نادے
لیکن سب کے سامنے بہت پیار سے بات کر رہا تھا۔
شاید وہ سب کے سامنے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ شادی سے بہت خوش ہے لیکن
وہ دادو اور احسن صاحب سے اپنا غم چھپا نہیں سکتا تھا۔
ملازم نے شانی کو خبر دی تو اپنا سارا سامان پیک کیے آہستہ آہستہ سیڑھیاں اترتی نیچے آئی۔
لیکن سامنے کا منظر دیکھ کر آنکھوں میں مرچیں چھب گئی۔ جہاں ارتضیٰ بہت محبت سے کنزہ کے
بال اس کے کانوں کے پیچھے کر کے اس کا چہرہ اپنی نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھا۔
سب سے پہلے نانو کے پاس آئی اور ان سے ملنے لگی نانو نے اسے روکنے کی بہت کوشش کی لیکن اس
نے انہیں اپنی قسم دے دی۔
بس آج آپ اپنی بیٹی کو رخصت کر دے۔ ان سے مل کر وہ احسن صاحب سے ملی۔ رخسانہ نے اسے
دیکھتے ہیں منہ پھیر لیا
وہ سب سے مل کر اس کو قریب آ کر روکی۔ جہاں وہ نظر پھیرے کنزہ کی طرف متوجہ تھا۔ جبکہ کنزہ
فاتحانہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔
یہ جو آپ نے کیا ہے ارتضیٰ کل اس کے لئے پچھتاؤں گے مجھ سے معافی مانگیں گے لیکن یاد رکھئے
گا آپ کو مجھ سے کچھ نہیں لے گا۔
وہ آنکھوں میں آنسو لیے سے دیکھ کر بولی جب کہ وہ منہ پھیرے اس سے بالکل بے نیاز تھا۔
آپ نے جو دیکھا اس پر یقین کیا ایک بار مجھ سے سچائی جانے کی کوشش نہیں کی۔ آپ کی محبت

کتنی سچی تھی میں سمجھ چکی ہوں۔ میری دعا ہے کہ آپ کنزہ کے ساتھ خوش رہے۔ اور اللہ کرے آپ کی یہ غلط فہمی کبھی دور نہ ہو۔

کیونکہ اگر یہ غلط فہمی دور بھی ہو گی نہ تو میں واپس نہیں آؤں گی۔ آپ نے میرا حق کسی اور کو دے دیا۔ میں آپ کو آپ کی اس غلطی کے لیے کبھی معاف نہیں کروں گی۔

وہ کہتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی جب ارتضیٰ کنزہ کا ہاتھ چھوڑ کر اٹھ کر دروازے کی طرف آیا اور پورا دروازہ کھول دیا۔

گیٹ آؤٹ۔ دفع ہو جاؤ میرے گھر سے اور آج کے بعد مجھے اپنی شکل مت دکھانا اور نہ ہی میں تمہاری شکل دیکھنے کا خواہش مند ہوں۔

یہ پورا دروازہ کھولے ایک ایک لفظ چھب چھب کر بولا۔

اور ایک سیکنڈ کی دیر نہ کرتے ہوئے اس کھلے دروازے سے باہر نکل گئی۔



اسے گھر سے نکالنے کے بعد وہ خاموشی سے اپنے کمرے میں واپس آیا تھا کمرے کا دروازہ اندر سے بند کر کے وہ اپنی مخصوص جگہ پر آ بیٹھا تھا۔

آج اس کا دل ویران ہو چکا تھا۔ دل چاہا کہ داڑھے مار مار کے روئے لیکن وہ کیوں روئے ایک بے وفا کی یاد میں۔

اس کی شانی اس کے ساتھ بے وفائی کر گئی تھی۔

لیکن اس نے کون سا اس کی محبت کی قدر کی تھی بے وفائی تو اس نے بھی کی تھی وہ بھی برابر کا گناہ گار تھا اگر اسے تنزیل کو چاہا تو اس نے کنزہ کے ساتھ کیا کیا۔

کنزہ ناجانے کتنی دیر تک دروازہ کھٹکھٹا کر واپس چلی گئی۔ لیکن ارتضیٰ کو نہ اپنا ہوش تھا اور نہ ہی کسی اور کا۔



وہ مسلسل روتی رہی تھی پھر سائیڈ والی سیٹ پر بیٹھی آئی بھی اٹھ کر چلی گئی شاید وہ بھی اس کے رونے سے تنگ آگئی تھی لیکن اگلا جھٹکا اسے تب لگا جب اس سیٹ پر آکر تنزیل بیٹھا اس نے اپنی سیٹس چینج کروائی تھی۔

میں نے تمہیں جہاز میں بیٹھتے ہوئے دیکھ لیا تھا لیکن تم اس وقت بہت رو رہی تھی اس لیے میں نے مخاطب کرنا مناسب نہیں سمجھا۔

اور مجھے لگا شاید تمہارا شوہر تمہارے ساتھ ہوگا کل تمہاری شادی ہونے والی تھی نا تم یہاں کیا کر رہی ہو۔

وہ پریشانی سے اس کے قریب بیٹھ کر پوچھنے لگا کل جو کچھ ہوا تھا وہ اس سے انجان نہ تھا۔ وہ جانتا تھا کہ جس حالت میں وہ شانی کو گھر چھوڑ کے آیا ہے اس کے بعد کچھ نہ کچھ ہنگامہ ضرور ہوگا لیکن اگلی فلائٹ میں شانی اسے اپنے ساتھ لے گی یہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ شانی اسے کچھ بھی نہیں بتانا چاہتی تھی لیکن اس وقت اسے ہمدرد کی ضرورت تھی۔ جو پاکستان سے لے کر ترکی کے سفر میں اس کا ساتھی بن کر اس کو سہارا دیتا۔

اس کا سہارا پا کر وہ ایک بار پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اور اپنے ساتھ ہوئی ہر زیادتی سے بتا دی۔

تنزیل کو ارتضیٰ پر افسوس ہوا ہو رہا تھا جو کل تک اس کی محبت کی قسمیں کھاتا تھا اور آج۔ لیکن اس وقت وہ ارتضیٰ کے بارے میں بات کر کے شانی کو مزید ڈسٹرب نہیں کر سکتا تھا اس لیے وہ اسے

آگے پیچھے کی باتوں میں لگانے لگا۔

جب باتوں ہی باتوں میں اسے شافی نے ایک بار سر کہا۔

محترمہ میں تمہارا ٹیچر تمہارے کالج میں تھا یہاں پر نہیں بہتر ہوگا کہ مجھے یہاں میرے نام سے بلاؤ۔
اور ان دونوں کو ہی نہ پتہ چلا کہ یہ دوستی کس حد تک اور کہاں تک جانے والی ہے



اپنا درد اور دکھ سمیٹ کر وہ گھر سے باہر نکل گیا نہ جانے کتنی دیر وہ باہر رہا۔

وہ شافی کو نہ تو بھلا سکتا تھا اور نہ ہی کنزہ کے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کر سکتا تھا وہ اپنے
ساتھ ساتھ کنزہ کو بھی تکلیف پہنچا رہا تھا۔

لیکن وہ شافی پر یہ بھی ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ اس کے چلے جانے سے اس کی زندگی پر کوئی فرق نہیں
پڑا۔

وہ اس کے بغیر ایک بہترین زندگی گزار رہا ہے اور ارتضیٰ نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ کنزہ کو اس کے
سارے حق دے گا وہ اسے شافی کی جگہ دے گا۔

اور یہی فیصلہ کر کے وہ آج رات گھر واپس آیا تھا۔

وہ اپنے کمرے میں جانے لگا جب اسے ایسا لگا کہ کمرے میں کنزہ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے
ارتضیٰ وہیں رک گیا۔



کیا پلاننگ کی ہے تم نے کنزہ ماننا پڑے گا تم تو مجھ سے بھی بڑی کھلاڑی ہو میں اتنے سالوں میں
احسن کو اپنی باتوں میں نہیں لگا پائی اور تم نے ارتضیٰ جیسے انسان کو لگا لیا۔

کہاں سے آئی تمہارے دماغ میں اتنی پلاننگ ہم تو شادی والے دن ہی اسے ذلیل کر کے نکالنے والے

تھے لیکن تم نے۔ کالج میں کیسے کی ساری پلاننگ تمہارے دماغ میں آیا کیسے یہ سب کچھ
رخسانہ اس کو داد دیتے ہوئے پوچھنے لگی جبکہ دروازے پر کھڑے ارتضیٰ کے سر پر آسمان آگرا تھا۔
ہونا کیا ہے پھوپھو میں نے اسے نشے کی دوائی ملا کر جوس میں دے دی جسے پیتے ہی شانی ہوش و
حواس سے بیگانہ ہو گئی۔ پھر تنزیل کی شرٹ پر کیچب گرا کہ اسے اسی کمرے میں بیٹھ کر لائٹ آف
کر دی۔

تنزیل کو لگا کے کمرے میں کوئی نہیں ہے جبکہ شانی کا دوپٹہ اتار کے میں پہلے ہی پھینک چکی تھی۔
بس پھر کیا تھا شانی اور تنزیل کی جو تصویریں میں نے لیلیٰ مجنوں کو ٹیسیٹ میں کھینچی تھی وہ ساری
میں نے ارتضیٰ کے نمبر پر سینڈ کر دی۔

اور ارتضیٰ لگے دس منٹ میں ہی وہاں پر تھا اور اس نے اپنی آنکھوں سے اپنی پیاری شانی کے سارے
کارنامے دیکھ لیے۔۔۔ جو اس کی نظروں کا دھوکا ہونے کے علاوہ اور کچھ بھی نہ تھا۔
کنزہ نے داد وصول کرتے ہوئے بتایا جبکہ دروازے پر کھڑے ارتضیٰ کا دل چاہا کہ وہ اس کا سر دیوار
پر دے مارے۔ اس نے اس کی شانی کو اتنا ذلیل کیا اسے اسی کی نگاہوں میں گرا دیا۔
وہ سب کچھ تو ٹھیک ہے کنزہ لیکن ارتضیٰ سے شادی کیسے کی تم نے مطلب وہ اچانک تم سے نکاح
کرنے

پر راضی کیسے ہو گیا۔

باہا میں بہت پہلے ہی سمجھ چکی تھی کہ ارتضیٰ عورتوں کی بہت عزت کرتا ہے اسی لیے تو اس نے
آپ کو میرے اس کے کمرے سے نکلنے کا یہ ریزن بتایا تھا کہ ہم شانی کی برتھ ڈے پلان کر رہے
تھے لیکن ایسا کچھ نہیں تھا۔

تنزیل کے اس قدر قریب شانی کو دیکھ کر ارتضیٰ نے کلب میں جا کر ضرورت سے زیادہ نشہ کر لیا اور

میں اسے اپنے ساتھ اسی کلب کے کمرے میں لے گئی۔

کمرے میں جاتے ہی وہ بے ہوش ہو گیا لیکن میں نے اپنے کپڑے پھاڑ دیے اور اپنی حالت کسی اجڑی ہوئی عورت کی طرح بنالی۔ اور پھر ارتضیٰ کو میری ایکٹنگ پر یقین کرنا پڑ گیا وہ قہقہہ لگا کر بولی۔ جبکہ دروازے پر کھڑا ارتضیٰ اس کے ایک ایک لفظ پر اپنے آپ کو زمین میں دفن ہوتا محسوس کر رہا تھا۔

کسی عورت تھی یہ اس نے ایک ہی سیکنڈ میں نہ صرف اس کی بلکہ شانی کی زندگی بھی برباد کر کے رکھ دی۔

وہ تنزیل کی نظر میں بھی خود کو گناہ گار سمجھ رہا تھا۔

لگلے ہی مٹے تیزی سے وہ کمرے میں آیا اور اسے بالوں سے پکڑ کر ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا۔ اور اس سے لگلے ہی مٹے اس کا ہاتھ پکڑ کر گھسیٹتا ہوا سیڑھیوں سے نیچے لے آیا۔ ارتضیٰ بیٹایہ تم کیا کر رہے ہو۔ رخسانہ سچویشن کو سمجھتی اس کے پیچھے بھاگی شور سن کر احسن اور دادو بھی باہر آ چکی تھی۔

میں ارتضیٰ حیدر اپنے پورے ہوش و حواس میں تمہیں طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں ابھی اسی وقت طلاق دیتا ہوں۔ میرا دل تو کر رہا ہے میں تمہیں زندہ زمین میں گاڑ دوں لیکن میں ایسا نہیں کروں گا تمہارے لیے یہی سزا بہت ہے۔ وہ تمہیں اپنی دوست کہتی تھی یقین کرتی تھی تم پر اور تم نے کیا کیا تم نے میری شانی کو مجھ سے دور کیا اب ساری زندگی اسی طرح رہو۔

ارتضیٰ نے ایک ہی پل میں اس کی ساری خوشیاں چھین لی تھی۔

وہ جو اس کے پیر پکڑ کر بھی اس سے معافی مانگ لیتی لیکن ارتضیٰ نے اسے ایسا کچھ کرنے کا موقع ہی نہ دیا۔ بالکل اسی طرح جس طرح اس نے بے گناہ ہوتے ہوئے شانی کو کوئی موقع نہ دیا تھا اور

ایک ہی سیکنڈ میں اسے اپنی زندگی سے نکال باہر کیا۔

آج رات میں تمہارے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کرنے جا رہا تھا خدا کا شکر ہے کہ میں اپنی ہی نظروں میں گرنے سے بچ گیا۔

میرا ایمان کہتا تھا کنزہ کے میں غلط نہیں ہوں میں نے آج تک شانی کے علاوہ کسی اور کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا تو میرا کردار اتنا میلہ کیسے ہو سکتا ہے کہ نئے کی حالت میں بھی کسی لڑکی کے ساتھ اتنا غلط کر دوں۔ نہیں تھا میں اتنا گرا ہوا کنزہ جتنا تم نے گرا دیا مجھے

نا خود سے نظریں ملانے کے قابل رہا ہوں اور نہ ہی اپنی شانی سے۔

وہ مجھے کبھی معاف نہیں کرے گی کبھی نہیں تم نے مجھ سے میری زندگی چھین لی۔ یہ کہتے ہوئے ارتضیٰ کی آنکھوں سے پانی بہنے لگائے۔

اپنا سب کچھ گنوا کے شاید وہ بالکل ہی تنہا ہو چکا تھا۔

لیکن شاید اس کا غصہ ابھی ٹھنڈا نہ ہوا تھا اس نے کنزہ کا ہاتھ پکڑا اور اسے دھکے مار کر نکالے لگا۔ دفع ہو جاؤ یہاں سے یہ میری شانی کا گھر ہے۔ وہ مجھے زندگی بھر معاف نہ کرے لیکن اس گھر میں کسی کو نہیں آنے دوں گا۔

بابا یہ بھی اس کی پلاننگ میں شامل ہیں ارتضیٰ نے رخسانہ کی طرف اشارہ کیا اسے اپنی طرف اشارہ کرتے دیکھ کر بوکھلا گئی۔

جبکہ احسن صاحب تو کنزہ کے بارے میں پہلے ہی سمجھ چکے تھے لیکن جب ارتضیٰ اس سے نکاح کر کے یا تو وہ کچھ نہ بول سکے۔

تم فکر مت کرو بیٹی یہ بھی کنزہ کے ساتھ ہی اس گھر سے جائے گی۔ احسن صاحب نے اعلان کیا۔ بہت جلد طلاق کے کاغذات پہنچ جائیں گے رخسانہ دفع ہو جاؤ اس گھر سے۔ انہوں نے ہاتھ پکڑ کر تو نہ

نکالا تھا لیکن دروازے کی طرف اشارہ کر کے --- انہوں نے اسے بھی گھر سے نکلنے کا کہہ دیا تھا۔
اور پھر آگے بڑھ کر اپنے بیٹے کو سینے سے لگا لیا۔ جو اپنے آپ میں اس حد تک الجھا ہوا تھا کہ جسے
اب سنبھالنا نہ جائے تو مر جائے گا۔

دادو بھی اس کے نزدیک آکر اسے سنبھالنے لگی۔

میں نے سب کچھ برباد کر دیا بابا اپنے ہاتھوں سے ان ہاتھوں سے میں نے اپنا گھر برباد کر دیا۔
وہ اپنے ہاتھ اٹھائے مسلسل بولے جا رہا تھا۔

جبکہ دادو اسے سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی۔



بابا نے اسے سنبھال لیا تھا وہ پاکستان میں کسی سے بات نہیں کرتی تھی۔

بابا نے بھی دوبارہ پاکستان میں کسی سے رابطہ نہ کیا وہ تو اپنی بیٹی کے دکھ میں پریشان تھے وہ اسے
کسی بھی حالت میں خوش رکھنا چاہتے تھے۔

بابا کو اندازہ تھا کہ وہ اپنا سب کچھ لٹا کے آئی ہے۔

اسی دوران ایک دن تنزیل ان کے گھر اس سے ملنے آیا تنزیل کی طبیعت اتنی اچھی تھی کہ بابا کو پہلی
بار میں ہی وہ بہت اچھا لگا۔

خوشی تو تب ہوئی جب پتا چلا کہ وہ ان کے بچپن کے دوست کا بیٹا ہے

انہوں نے تنزیل کو کہا تھا کہ اگر تم میری بیٹی کو سنبھالو تو یہ تمہارا احسان ہوگا۔ اسے اس وقت ایک
دوست کی ضرورت ہے۔

اور تنزیل اس کا اچھا نہیں بلکہ بہترین دوست ثابت ہوا تھا۔

وہ بہت جلدی ہی اسے اس کے دکھوں سے باہر نکال لیا تھا۔

تنزیل ایک بہت بڑا فلم ڈریکٹر تھا جو پاکستان اچھے اداکاروں کی تلاش میں گیا تھا۔

لیکن وہاں نہ جانے کب شانی اس کے دل میں آ بسی۔ وہ اسے کتنا چاہنے لگا تھا یہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا لیکن ایک دن اچانک اس نے شانی سے کہا کہ وہ اس سے شادی کرنا چاہتا ہے۔
شانہی چار سال تک اس کی اس بات کو ٹالتی رہی۔

اور پھر اس نے بھی اپنی زندگی میں آگے بڑھنے کا فیصلہ کر لیا کب تک وہ اس شخص کو یاد کر کے روتی جس نے اس کی قدر نہیں کی اب یہ بات الگ تھی کہ ہزار بار اس کے بابا کو فون کر کے صرف ایک بار اس سے بات کرنے کی منتیں کرتا تھا۔

لیکن بابا کے ہزار کہنے کے باوجود بھی شانی نے اس سے بات نہ کی اب وہ اس شخص سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی تھی۔

اور اب یہی بات ثابت کرنے کے لیے وہ پاکستان آئی تھی وہ تنزیل سے شادی کرنا چاہتی تھی اپنی زندگی میں آگے بڑھنا چاہتی تھی یہ اس کے لیے مشکل تھا لیکن وہ کیا کرتی ساری زندگی ایک بے وفا کی یادوں میں بیٹھ کے رو تو نہیں سکتی تھی۔

لیکن یہاں آنے کے بعد جو ارتضیٰ نے اس کے ساتھ کیا تھا وہ بھی ناقابل قبول تھا وہ ساری زندگی ایک ایسے شخص کے ساتھ نہیں گزار سکتی تھی جس نے اس کی جگہ کسی اور کو دے دی ہو۔



پورے ایک ہفتے سے اس نے کسی سے بات نہ کی تھی اور نہ ہی کسی کو منہ لگانا پسند کیا تھا وہ نانو سے بھی کوئی خاص بات نہ کرتی اور نہ ہی احسن صاحب کے پاس بیٹھتی۔

ارتضیٰ آئے دن اس کے لیے کچھ نہ کچھ اسپیشل کرنے کے بارے میں سوچتا کبھی اپنے ہاتھوں سے اس کے لیے کیک بناتا تو کبھی چوکلیٹ لے آتا۔

اس رات کے بعد وہ ایک دوسرے کے قریب نہ آئے وہ ایک اس کی شکل تک نہیں دیکھی تھی بلکہ وہ تو اپنے کمرے میں رہ رہی تھی۔

ارتضیٰ سمجھ چکا تھا کی اتنی جلدی وہ اسے قبول نہیں کر سکتی اس لیے اس نے بھی مزید ضد نہ کی اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ اس کی شافی واپس آچکی ہے اور اس کے قریب ہے اس کے نکاح میں ہے اس کے ساتھ ہے۔

لیکن شافی کے لیے ارتضیٰ کو قبول کرنا اتنا آسان نہ تھا۔
وہ اس کی کسی بات کو کوئی اہمیت نہیں دیتی تھی۔

اور آج اس نے ارتضیٰ سے فون مانگا تھا جو ارتضیٰ نے بناچوں چراں کئے اسے لے دی۔



شافی دیکھو جو کچھ ہو چکا ہے میں اسے بدل نہیں سکتا جہاں تک ہماری شادی کا سوال ہے کہ جب تک ارتضیٰ ہے وہ نہیں ہونے دیگا میرے خیال سے تمہیں اپنی زندگی سنبھالی چاہیے اسے تنزیل سے یہ امید نہ تھی۔

وہ تو اپنا دکھ اپنے فریڈ سے شیئر کرنے کے لیے اسے فون کر رہی تھی لیکن تنزیل کی باتوں نے اسے بہت تکلیف پہنچائی تھی۔

وہ اسے ایک ایسے شخص کے ساتھ زندگی گزارنے پر مجبور کر رہا تھا جس کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔

دیکھو شافی تم نے پچھلے چار سال سے ارتضیٰ کو تکلیف دی ہے اسے سزا دی ہے اب بس کرو۔

وہ تمہیں میں بہت چاہتا ہے مجھ سے کہیں زیادہ وہ

تم سے محبت کرتا ہے۔ میں چاہ کر بھی اس کی محبت کا مقابلہ نہیں کر سکتا میرے خیال میں تمہیں اب آگے بڑھنا چاہیے وہ ایک اچھا انسان ہے اور میرا نہیں خیال کہ ایک غلطی کرنے کے بعد وہ کبھی بھی دوبارہ ایسی غلطی کرے گا جس سے تمہیں تکلیف ہو۔

تنزیل اسے سمجھا سمجھا کر فون بند کر چکا تھا لیکن اس نے تنزیل کی کسی بات کو کان پر رکھا۔

اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ارتضیٰ سے طلاق لے کر واپس ضرور جائے گی۔
جبکہ ارتضیٰ نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ کسی بھی حالت میں اسے منالے گا



وہ اپنے کمرے میں آئی تو کمرے کو پھولوں سے سجا ہوا دیکھا۔ وہ دونوں اکثر نیٹ پر پکچر دیکھتے تھے تو
شانی فرمائشیں کرتی تھی۔

جیسا کہ اس کے پاس میک اپ کا بہت سامان ہو اس کے پاس بہت سارے کپڑے ہوں ہر طرح
کی جوئیری ہو اور اس کا کمرہ پھولوں سے سجا ہوا ہو اس کے گھر میں بہت برا سوئمنگ پول ہو یہ سوئمنگ
پول والی خواہش تو وہ بہت پہلے ہی اسکی پوری کر چکا تھا۔

شانی کو خود میک اپ کرنا تو نہیں آتا تھا لیکن اس کے پاس میک اپ کی ہر چیز کئی تعداد میں موجود
تھی۔

اسی ان چیزوں کو استعمال کرنا نہیں آتا لیکن اسے یہ ساری چیزیں چاہیے ہوتی تھی۔
اس کے پاس کپڑوں کا انبار تھا۔ ہر طرح کے سینڈل وہ پہننے یا نہ پہننے کی اس کی مرضی تھی۔ لیکن
ارتضیٰ نے اس کی پسند کی کوئی چیز نہ چھوڑی تھی۔

پھولوں سے سجا کمرہ دیکھ کر ایک پل کے لئے اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

ارتضیٰ اس کی چھوٹی سے چھوٹی سے لے کر بڑی سے بڑی چیز کا خیال رکھتا تھا۔

لیکن پھر بھی وہ اسے معاف کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی تھی اس کی غلطی ان ساری چیزوں سے
کہیں بڑی تھی۔

آپ نے مجھے ایک بار صفائی کا موقع بھی نہیں دیا اور آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کے ساتھ ساری

زندگی رہوں یہ ناممکن ہے ارتضیٰ

میں آپ کو آپ کی اس غلطی کے لیے کبھی معاف نہیں کر سکتی آپ نے میری جگہ کسی اور کو دے

دی۔ وہ جگہ جہاں بچپن سے میرا راج تھا آپ نے اتنی آسانی سے کسی اور کے حوالے کر دی اور مجھے گھر سے نکال دیا۔

اور اب آپ چاہتے ہیں کہ میں سب کچھ بھلا کر آپ کے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کروں یہ ممکن نہیں ہے۔

نا آپ پہلے کی طرح صرف میرے ہو کر رہ سکتے ہیں اور نہ ہی میں پہلے کی طرح آپ کے ہر حکم کی تکمیل کر سکتی ہوں۔

سب کچھ بدل چکا ہے بہت بدل چکا ہے وہ یہ کہتے ہوئے ایک ایک پھول بے دردی سے نوچ کر زمین پر پھینکنے لگی شاید اپنا وہ غصہ جو ارتضیٰ پر نکالنا چاہتی تھی ان معصوم پھولوں پر نکال رہی تھی۔ ارتضیٰ کمرے میں آیا تو کمرے کا حال دیکھ کر بے ساختہ مسکرایا اسے یہی امید تھی۔

جبکہ شانی اپنے کام میں مصروف ہر ایک پھول کو نوچ نوچ کر زمین پر پھینک رہی تھی۔ سارے پھولوں اتار کر پھینک دیے بس ڈریسنگ ٹیبل پر ایک اکلوتا پھول رکھا تھا وہ تیزی سے اس کی طرف بری۔

جب ارتضیٰ نے پیچھے سے آکر اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا یہ ایک پھول تو رہنے دو یا۔ وہ جیسے منت کر رہا تھا۔

چھوڑیں مجھے۔ وہ غصے سے بولی۔

چھوڑنے کے لیے تھوڑی اتنے پاڑے ہیں۔ سوچا تھا اتنے سارے پھول تمہارے طبیعت پر خوشگوار اثر ڈالیں گے لیکن تم تو صدا کی انرو مینٹک ہو۔ مجال ہے جو ان پھولوں کو دیکھ کر ہی اپنے اندر رو مینس کے جراثیم جگا لو۔

اس کے گالوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے بولا۔

دور ہٹائیں مجھ سے ورنہ ---- وہ اسے دھمکی دیئے کی ناکام سی کوشش کرنے لگی
ورنہ تم میرے قریب آ جاؤ گی یہی نا۔ وہ اسے مزید خود کے قریب کرتے ہوئے بولا۔
ارتضیٰ پلیرا پئے آپ کو چھڑوانے کی کوشش میں ناکام ہو کر وہ اسے التجا بھری نگاہوں سے دیکھنے لگی

-
چھوڑ دیا یا ریلے مت دیکھا کرو۔ قسم سے بہت پیارا آتا ہے۔ وہ اس کا گال کھینچتے ہوئے اس سے دور
ہوا۔

جلدی سے باہر آ جاؤ شاپنگ پر چلتے ہیں
مجھے آپ کے ساتھ کہیں نہیں جانا اسے پلٹتا دیکھ کر وہ غصے سے بولی۔
بے بی میں وہی ارتضیٰ حیدر ہوں جو تمہیں اٹھا کر بھی اپنے ساتھ لے کے جاسکتا ہے بھول گئی کیا
مجھے وہ اسے شرارتی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولا۔
شانی غصے سے پٹکتی اس کے پیچھے آگئی۔
اگر آپ کو لگتا ہے اس طرح زبردستی مجھے اپنے ساتھ گھسیٹ کر منالیں گے تو یہ آپ کی خوش فہمی
ہے اور کچھ نہیں وہ گاڑی کا دروازہ کھولے ہوئے غصے سے بولی۔
اور اسی خوش فہمی کے تحت میں تمہیں منا بھی لوں گا اور اپنی نئی زندگی کی شروعات بھی کروں گا وہ اس
کا ہاتھ چوم کر بولا۔



شانی نانا کرتی رہی اور وہ ارتضیٰ ہی کیا جو اس کی نانا پر کان دھرے۔ ارتضیٰ نہ جانے اس کے لیے
کیا کیا خرید رہا تھا جبکہ جس کے لیے یہ سب کچھ خریدا جا رہا تھا اس کی پسند کی تو کوئی اہمیت ہی نہ
تھی۔

وہ بس اس کے پیچھے چلتی جا رہی تھی ارتضیٰ نے ایک بار بھی مڑ کر نہ پوچھا شانی یہ لے لوں تمہارے

لیے وہ تو جو چیز پسند کرتا اٹھا رہا تھا۔

مسٹر ارتضیٰ حیدریہ میں نے پہنا ہے آپ نے نہیں ایک بار ہی میری مرضی جان لیں۔
وہ نہ چاہتے ہوئے بھی بولیں۔

میری جان گھر جا کر پسند کر لینا جو پسند ہے ٹھیک جو نہیں پسند پھینک دینا۔ ویسے بھی میری پسند
تمہاری پسند سب کچھ ہی پسند آئے گا۔ وہ سامنے چیزیں دیکھتے ہوئے بولا۔
تم یہاں میرے پیچھے کھڑی ہو کر کیا کر رہی ہو جاو میرے لئے شاپنگ کرو۔ وہ اسے آرڈر دیتا آگے بڑھ
گیا۔

جبکہ شانی بھی وہاں سے پیر پھٹکتی دوسری طرف آگئی



شانی بیٹا میری بات سنو۔ اپنے پیچھے سے آواز سن کر شانی نے پیچھے مڑ کر دیکھا اسے یقین نہ آ رہا تھا یہ
وہی مامی تھی جو اپنے آپ کو ایک چلتا پھرتا برہنڈ بنا کر رکھتی تھیں
مامی یہ سب کچھ کیا ہے۔

اس کو اس حالت میں دیکھ کر شانی اس کے قریب آئی جو کہ پھٹا ہوا دوپٹہ بڑی مشکل سے اپنے سر پہ
رکھے اپنے پھٹے ہوئے بازو کو چھپانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

جبکہ کپڑے صاف ستھرے تھے۔ لیکن بار بار دھلنے کی وجہ سے ان کا کالر۔ بہت خراب ہو چکا تھا۔
وہ تو اپنے لوکرانیوں کو بھی ایسے کپڑے نہیں دیتی تھی اور آج اس حالت میں دیکھ کر شانی کو بہت
برا لگا۔

شانی تمہارے ماموں مجھے طلاق دینا چاہتے ہیں میں پچھلے چار سال سے دن رات ان سے معافی مانگ

رہی ہوں لیکن وہ میری شکل نہیں دیکھنا چاہتے ہیں

خدا کے لیے میری مدد کرو اپنے ماموں کو روکو وہ چاہے ساری زندگی مجھے منہ نہ لگائیں کبھی اس محل میں نہ رکھیں مجھے ایسے ہی رہنے دیں اسی زندگی میں لیکن مجھ سے میرا سہارا نہ چھینے مجھ سے اپنا نام الگ نہ کریں۔

مامی روتے ہوئے اس کے پیر پکڑنے لگی۔

مامی آپ کیا کر رہی ہیں آپ چلے میرے ساتھ گھر واپس میں ماموں سے بات کرتی ہوں۔ وہ تو مامی کی حالت دیکھ کر تڑپ اٹھی جب پیچھے سے اچانک کسی نے اس کا ہاتھ تھاما۔

آپ کو شرم نہیں آتی یہاں تک آپہنچی ہیں آپ۔ اتنا کچھ کر کے سکون نہیں ملا آپ کو۔ چلو شانی یہاں سے وہ اس کا ہاتھ تھام کر زبردستی اسے اپنے ساتھ لے جانے لگا۔

ارتضیٰ مامی ہمارے ساتھ ہمارے گھر جائیں گی۔ اور مجھے کوئی نہیں روکے گا اس نے ارتضیٰ کی طرف انگلی اٹھا کر کہا۔

اگر یہ پہلے کا وقت ہوتا تو ارتضیٰ نہ جانے اس کے ساتھ کیا کرتا لیکن اس وقت نہیں اس وقت وہ اپنے آپ کو اس کا گناہ گار سمجھتا تھا۔

شانفی نے اس کی ایک بات نہ مانی اور زبردستی رخسانہ کو اپنے ساتھ لے آئی



رخسانہ کو گھر دیکھ کر ماموں غصے سے اس کے قریب آئیں بے شرم عورت تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے گھر میں قدم رکھنے کی۔ ماموں دہارتے ہوئے بولے

انہیں میں لی کر آئی ہوں ماموں۔ اور اب سے یہ یہی پے رہیں گی اگر آپ لوگوں نے میری بات نہیں مانی تو میں یہ گھر چھوڑ کر چلی جاؤں گی شانی سے جب کچھ نہ بن پڑا تو وہ انہیں دھمکیاں دیئے لگیں ماموں کا غصہ بتا رہا تھا کہ انہیں رخسانہ پر بہت غصہ ہے

آپ لوگ چاہتے ہیں نہ میں گھر میں رہوں۔ تو رخسانہ مامی کو وہی حیثیت واپس لے گی جو میرے
یہاں سے جانے سے پہلے تھی۔

یہ سب سے زیادہ میری گناہگار تھی ماموں پلیز میں نے معاف کر دیا ہے۔

دادو نے فون پر اس کے بابا کو سب کچھ بتایا تھا کہ کس طرح سے رخسانہ اور کنزہ نے یہ ساری
پلاننگ کر کے ارتضیٰ اور شانی کو الگ کیا تھا۔

ٹھیک ہے شانی اگر تم اسے معاف کر رہی ہو تو میں بھی کوئی نہیں ہوتا اسے سزا دیئے والا۔ لیکن
میری ایک شرط ہے۔۔۔ اگر تم چاہتی ہو رخسانہ اس گھر میں رہے تو تمہیں بھی ارتضیٰ کے کمرے میں
رہنا ہوگا۔

اپنی ناراضگی ختم کرو اور پہلے جیسے ہو جاؤ بیٹا میں تم لوگوں کو اس طرح سے بکھرتے ہوئے نہیں دیکھ
سکتا۔ میں اتنے سالوں سے تم دونوں کو خوش باش دیکھتا آیا ہوں اور پھر یہ فاصلہ۔ میں چاہتا ہوں تم
دونوں میں سب کچھ ٹھیک ہو جائے۔ اگر تم لوگوں کو میرا فیصلہ منظور ہے تو ہی رخسانہ کو پہلے جیسی
حیثیت یہاں لے گی۔

ماموں نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

تو وہ نظر جھکا کے گردن ہاں میں ہلا گئی۔

جبکہ اس کی اس حرکت پر ارتضیٰ ایک بار پھر سے جی اٹھا تھا



وہ اس کے کمرے میں آگئی لیکن ابھی تک اس سے بات نہیں کر رہی تھی اس نے ماموں کی شرط
مان لی تھی لیکن شاید دل سے نہیں

ارتضیٰ اس کا کچا کچا انداز نوٹ تو کر رہا تھا لیکن پھر بھی وہ شرارتی انداز میں اسے منانے کی کوشش

جاری رکھے ہوئے تھا۔

تمہیں پتا ہے خاندان میں شادی ہے ہم نے جانا ہے وہاں ارتضیٰ کافی دیر سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اس کے کسی سوال کا جواب نہیں دے رہی تھی اسی لیے اب کام کی بات پے آگیا

میں آپ کے ساتھ کبھی بھی جانے میں انٹرسٹ نہیں ہوں وہ غصے سے کہتی رخ پھیر گئی اور تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہیں اپنے ساتھ کہیں بھی لے جانے کے لیے تمہاری اجازت کا طلب گار ہوں۔ وہ اس کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے گویا ہوا۔

نہیں آپ کسی بھی چیز کے لیے میری اجازت کے طلبگار نہیں ہیں۔

آپ جو چاہے کر سکتے ہیں جب چاہیں مجھے اپنی زندگی میں شامل کر سکتے ہیں جب چاہیں مجھے بازو سے پکڑ کر گھر سے باہر نکال سکتے ہیں جب چاہیں آپ مجھے ذلیل کر سکتے ہیں جب چاہیں میرا حق کسی اور کو دے سکتے ہیں۔

آخر آپ ارتضیٰ حیدر ہیں

میری مرضی میری خوشی میری خواہش سے آپ کو کل بھی کب مطلب تھا جو آج ہوگا۔

آپ کو صرف حق جتنا آتا ہے حق دینا تو آپ نے سیکھا ہی نہیں۔ ارتضیٰ کے کہنے کی دیر تھی کہ شافی غصے سے پھٹ

پڑی۔

شافی میں تم سے پہلے بھی معافی مانگ چکا ہوں میں ایسا کیا کروں کہ تمہیں مجھ پر یقین آجائے کیوں میری محبت سے اس حد تک بدگمان ہو گئی ہو تم کے مجھے ایک موقع تک نہیں دینا چاہتی۔

وہ ہارے ہوئے لہجے میں بولا۔

کاش آپ میرا حق کسی کو خیرات میں نہ دیتے ارتضیٰ تو شاید میں اب تک آپ کو معاف کر چکی ہوتی۔
یہ کہتے ہوئے شانی کمرے سے باہر نکل گئی۔ اور آج ایک بار پھر سے ارتضیٰ شانی کو اس بات کا
یقین دلانے میں ناکامیاب رہا کہ اس کا حق اس نے کسی کو نہیں دیا



بابا آپ کو کیا ہو گیا ہے آپ جانے ہیں کہ میں یہاں نہیں رہنا چاہتی میں اس شخص کے ساتھ زندگی
نہیں گزار سکتی آپ بھی اس کا ساتھ دیئے گے ہیں
شانی نے روتے ہوئے کہا۔

دیکھو بیٹا وہ تمہارا شوہر ہے تم سے اچھے کیے کی معافی مانگ رہا ہے اس کی محبت تم سے چھپی ہوئی
نہیں ہے وہ جتنا پیار تم سے کرتا ہے اتنا اچھے باپ سے بھی نہیں کرتا
احسن نے مجھے بتایا ہے کہ اس نے یہ چار سال کس اذیت میں گزارے ہیں
وہ دن رات تم سے معافی مانگنے کے لیے تمہارا انتظار کرتا رہا اگر وہ چاہتا تو یہاں بھی آسکتا تھا اور تم
اس کی بیوی تھی وہ چاہتا تو تمہیں زبردستی اچھے ساتھ لے جاسکتا تھا لیکن اس نے تمہیں وقت دیا
تمہیں سمجھنے کا سنبھلنے کا موقع دیا اب تمہیں اسے سمجھنا چاہیے تمہیں اسے ایک موقع دینا چاہیے
بابا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

مطلب میں یہ سمجھ لوں بابا کے اس فیصلے میں آپ بھی میرے ساتھ نہیں ہیں
تو کیا میں یہ سمجھ لو کہ میرا ہی باپ میرے ساتھ ہوئی نا انصافی میں میرا ساتھ نہیں دے گا
آپ دونوں نے میرا ساتھ چھوڑ دیا بابا تنزیل نے بھی یہی کہا کہ مجھے یہاں رہ کر ارتضیٰ کو سمجھنا چاہیے
وہ جو کل مجھ سے محبت کے دعوے کرتا تھا مجھ سے شادی کرنا چاہتا تھا۔ آج وہ مجھ سے یہ کہتا ہے
کہ اچھے گھر بساؤ۔

اسے تنزیل پر افسوس ہو رہا تھا

ہاں کیوں کہ وہ سمجھدار ہے وہ سمجھ سکتا ہے وہ تمہاری آنکھوں میں ارتضیٰ کے لیے محبت دیکھ سکتا ہے تم چاہے اسے کتنی بھی سزا دے دو لیکن تمہاری محبت اس کے لیے کبھی کم نہیں ہوگی شانی۔
تم اس سے محبت کرتی ہو تم خود بھی اس کے بغیر خوش نہیں رہ سکتی اس بات کو سمجھو۔

اگر ارتضیٰ نے چار سال اذیت میں گزارے ہیں تو تم نے کونسا خوش رہ کر گزار لے۔

اپنے آپ کو اور اس کو سزا دیئے سے بہتر ہے کہ ایک خوشحال زندگی کی شروعات کرو۔ کیا تم اس کی ایک غلطی کو معاف کر کے اپنی زندگی آسان نہیں کر سکتی شانی یہ صرف تمہاری زندگی نہیں ہے تمہارے ساتھ اور نہ جانے کتنی زندگیاں جڑی ہے
تم نے کبھی اپنی نانو کو دیکھا ہے وہ تم دونوں کو دیکھ کر جیتی ہے۔

احسن کا کون ہے تم دونوں کے علاوہ۔ پلیز میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو شانی ارتضیٰ کو معاف کر دو وہ تم سے بے انتہا محبت کرتا ہے

بابا نے اسے سمجھایا شانی آگے سے کچھ نہیں بولی بابا کو لگا شاید ہوان کی بات سمجھ جائے



شانی بیٹا ارتضیٰ نے تمہیں شادی کے بارے میں بتایا احسن کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو تمہیں اور ارتضیٰ کو ہی یہ شادی اٹینڈ کرنے جانا ہوگا نانو نے اس کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا
جی نانو انہوں نے مجھے بتایا تھا

ٹھیک ہے پھر تم تیاری کر لینا شام کو ارتضیٰ کے ساتھ چلی جانا۔

وہ ارتضیٰ کے ساتھ نہیں جانا چاہتی تھی لیکن وہ نانو اور بابا کے سامنے انکار بھی نہیں کر سکتی تھی
رخسانہ بیگم کو اس گھر میں صرف اس لیے رکھا گیا تھا کیونکہ انہیں لگ رہا تھا کہ ایسا کرنے سے
ارتضیٰ اور شانی میں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔

بابا نے صرف اس کے کہنے پر رخسانہ کو دوبارہ اس گھر میں جگہ دی تھی ورنہ وہ اسے طلاق دیے کا ارادہ کر چکے تھے

اس کا گھر بے یانہ بے لیکن اس کی وجہ سے کسی کا گھر تو برباد ہونے سے بچ رہا تھا۔
کیا ہوا شافی تم یہاں کیوں بیٹھی ہو رخسانہ بیگم اس کے قریب آکر پوچھنے لگی
ان کی حالت کل سے بہتر تھی آج ان کے بدن پر نیا لباس تھا بہت زیادہ نہ سہی لیکن آج وہ کافی خوبصورت لگ رہی تھی

میں کنزہ کے بارے میں سوچ رہی ہوں مامی وہ کہاں ہے شافی خود بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ یہ سوال کیوں پوچھ رہی ہے جبکہ اس غدار دوست کو کبھی زندگی میں دوبارہ دیکھنا تک نہیں چاہتی تھی۔
اس نے نہ صرف اس کا گھر برباد کیا بلکہ اس کی جگہ پر بھی قبضہ کر لیا۔
کنزہ کی شادی ہو چکی ہے ماشاء اللہ سے وہ دو بچوں کی ماں ہے۔ رخسانہ نے مسکراتے ہوئے بتایا لیکن پھر ان کے چہرے پر اداسی چھا گئی
ضروری نہیں جیسا ہم سوچیں انسان کی زندگی ویسی ہی ہو وہ دنیا کے سامنے ایک خوبصورت اور پرسکون زندگی گزار رہی ہے

لیکن اس غریبی کے ماحول میں ایک آسان زندگی گزارنا اس کے لیے بہت مشکل ہے۔
وہاب بہت اچھا انسان ہے لیکن اس کی ماں اور بہنیں دن رات کنزہ کو طعنے دیتی ہیں
کہ کس طرح سے اس نے ایک شادی شدہ آدمی کو چھسا کر اس سے شادی کر لی اور پھر شادی کے دوسرے دن ہی ان کی طلاق ہو گئی
رخسانہ بیگم نے اداسی سے کہا

وہ تم سے ملنا چاہتی ہے تم سے مل کر ایک بار معافی مانگنا چاہتی ہے

آج تم شادی پہ جا رہی ہو شاید وہی تمہاری ملاقات اس سے ہو جائے رخسانہ بیگم نے اس کے قریب سے اٹھتے ہوئے کہا



وہ شام کو گھر واپس آیا تو شانی شادی پر جانے کے لیے بالکل تیار کھڑی تھی اسے دیکھ کر ارتضیٰ نے اپنا ارادہ بدلنا چاہا

یا تو وہ بہت دل سے تیار ہوئی تھی یا اسے اپنے آپ کو سجانا آگیا تھا وہ آہستہ آہستہ چلتا اس کے قریب آیا وہ آئیے میں اپنی تیاری کو آخری ٹچ دے رہی تھی۔ اسے اپنے پیچھے کھڑے دیکھ کر پلٹی۔

بہت پیاری لگ رہی ہو۔ ارتضیٰ نے اس کے چہرے کو چھونا چاہا جب شانی نے اپنا چہرہ پیچھے ہٹایا۔ اور اسے انکسرتی باہر جانے لگی ارتضیٰ نے اچانک اس کا ہاتھ تھام لیا میں جانتا ہوں شانی میری غلطی بہت بڑی ہے تم اتنی آسانی سے معاف نہیں کر سکتی میں تم سے معافی نہیں موقع مانگتا ہوں مجھے بس ایک موقع تو دو مجھے بس ایک بار یقین دلا دو کہ تم مجھے چھوڑ کر نہیں جاؤ گی۔ میں جانتا ہوں میں نے بہت بڑی غلطی کی ہے

اور اس غلطی کی سزا تم نے چار سال مجھے خود سے دور رکھ کر دی ہے۔ میں بس تم سے ایک موقع مانگتا ہوں مجھے ایک موقع دو میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا بالکل پہلے جیسا وہ اس کا ہاتھ تھامے ہوئے بولا

نہیں ہو سکتا سب کچھ پہلے جیسا نہیں رہنا چاہتی میں آپ کے ساتھ یہ میری مجبوری ہے کہ میں آپ کے کمرے میں آئی ہوں۔

آپ مجھے جتنا بے بس کر سکتے تھے کر چکے ہیں۔

مجھے لگا تھا آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں لیکن محبت میں یقین ہوتا ہے جو شخص اپنی محبت پر یقین نہ کر سکے اسے محبت کا دعویٰ کرنے کا بھی کوئی حق نہیں۔

شانی نے اپنا ہاتھ چھڑوایا

میں تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں شانی۔ وہ بے بسی سے بولا

آپ مجھے خوش دیکھنا چاہتے ہیں تو مجھے طلاق دے دیں میں آپ کے ساتھ کبھی خوش نہیں رہ سکتی
میں ایک ایسے شخص کے ساتھ زندگی نہیں کاٹ سکتی۔ جو میرا حق کسی اور کو دے چکا ہے۔ شانی یہ
کہہ کر باہر نکل گئی۔



گاڑی میں بالکل خاموشی تھی وہ دونوں ایک دوسرے سے بات نہیں کر رہے تھے۔

شانی ہر روز ہی ارتضیٰ کو اپنی باتوں سے چھلی کرنے لگی تھی
ارتضیٰ اس سے اس لیے بات نہیں کر رہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا وہ مزید اس کا دل دکھائے گی۔

اس کی معافیاں بھی شانی کے دل پر کوئی اثر نہ کر رہی تھی۔

وہ اس سے نرمی سختی ہر طریقے سے سمجھا چکا تھا مگر شاید وہ اس کی ضد کے سامنے ہارنے لگا تھا۔

شادی میں آنے کے بعد وہ نہ جانے کہاں چلا گیا جبکہ شانی اب خاندان کی کچھ لڑکیوں سے مل رہی
تھی۔

جب ایک چھوٹا سا بچہ اس کے قریب گرنے ہی والا تھا کہ شانی نے اسے تھام لیا۔

اس پیارے سے بچے نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا شانی بے ساختہ مسکرائی تبھی ایک لڑکی اس کے
قریب آ کر کھڑی ہوئی۔

جسے دیکھ کر شانی کی ساری مسکراہٹ غائب ہو گئی۔

وہی تو تھی جس نے دوستی کی عار میں اس کا گھر برباد کر دیا اس کی واحد اور اکلوتی غدار دوست جو دشمن کے عہدے پر فائز ہونے کے بھی لائق نہ تھی دشمنی کے بھی کچھ اصول ہوتے ہیں لیکن جو کثرہ نے اس کے ساتھ کیا وہ دشمنی سے بھی ہٹ کے تھا۔ اسے دیکھتے ہی وہ منہ پھیر کر جانے لگی

مجھے معافی مانگنے کا موقع نہیں دو گی شافی میں نے تمہارے ساتھ بہت غلط کیا تب بھی تو میرے ساتھ اس طرح سے ہوا ہے۔

مجھے پتہ ہے میں کیسی زندگی گزار رہی ہوں میں ناشکری نہیں کر سکتی لیکن پھر بھی ارتضیٰ کی ذات کا طعنہ میری زندگی برباد کرنے لگا ہے۔

تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتی کہ میرے ساتھ کیا کیا ہو رہا ہے۔ میری ساس اور میرے ننیں مجھے دن رات تمہارے ہاں تمہارے ارتضیٰ کے طعنے دیتی ہیں

وہ شخص کبھی بھی میرا ہو ہی نہیں سکا۔ جس کے لیے میں نے اتنا کچھ کیا جس کے لیے میں نے تمہیں برباد کر دیا اس شخص نے ایک ہی پل میں مجھ سے اپنا نام چھین لیا۔ اس نے کبھی نظر اٹھا کر بھی میری طرف نہیں دیکھا میں اسے تم سے چھین کر بھی حاصل نہیں کر سکی

اس شخص نے ایک ہی پل میں مجھے در بدر کر دیا۔

ارے اس نے تو مجھے پہلی رات ہی بتا دیا تھا کہ میں تمہاری جگہ نہیں لے سکتی وہ میرے ساتھ زندگی کی شروعات ہی نہیں کر سکا۔

محض تمہیں اذیت دیئے کے لیے سب کے سامنے تو یہ کہنے لگا کہ میں اس کی بیوی ہوں۔ لیکن اس نے کبھی مجھے دل سے قبول نہیں کیا۔

کل مجھے پھوپھو نے بتایا کہ تمہارے اور اس کے رشتے میں سب کچھ ٹھیک نہیں ہے۔ میں شاید آج یہاں نہیں آتی۔ اور اگر یہاں نہیں آتی تو ساری زندگی پچھتاتی کیونکہ میں تو اپنی زندگی جی رہی ہوں۔ اور ایسی ہی جیتی رہوں گی۔

لیکن تمہیں ساری حقیقت ضرور بتاؤں گی۔ شاید ایسا کرنے سے ہی میرا گناہ تھوڑا کم ہو جائے وہ کبھی مجھ سے شادی کرنے پر راضی نہیں ہوتا شانی

میں نے اسے شادی پر مجبور کر دیا اس پر جھوٹا الزام لگایا کہ اس نے میرے ساتھ نشتے کی حالت میں زبردستی کی ہے۔ شانی جواب وہاں سے جانے والی تھی بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی۔

اور شانی وہ شخص کبھی مجھ سے شادی نہیں کرتا ہاں میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا کہ اس نے میرے ساتھ زبردستی کی ہے جس کے بعد وہ مجھ سے نکاح کرنے پر مجبور ہو گیا۔

لیکن اس نے کبھی مجھے بیوی ہونے کا حق نہیں دیا۔

اور پھر ایک دن مجھے اپنی زندگی سے باہر نکال پھینکا بے شک میں وہاں کی ساتھ اچھی زندگی گزار رہی ہوں وہ بہت اچھا انسان ہے لیکن وہ اپنی بہنوں اور اپنی ماں کا مقابلہ نہیں کر سکتا میرے لیے۔

کنزہ مسلسل روتے ہوئے اس سے معافی مانگ رہی تھی مجھے معاف کر دو شانی شاید تمہاری معافی سے میری زندگی آسان ہو جائے۔

شانی نے اس کے جوڑے ہوئے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھا۔

کنزہ نے مسکرا کر اسے دیکھا

کنزہ نے کب وہاں سے جا چکی تھی جبکہ شانی کے ذہن میں ایک ہی بات چل رہی تھی۔

کہ اس شخص نے شانی کا حق کسی کو نہیں دیا شادی کی وجہ ایک جھوٹا الزام تھا وہ کل بھی شانی کا تھا اور آج بھی شانی کا ہے



گاڑی میں بالکل خاموشی تھی وہ واپس گھر جا رہے تھے
جب ارتضیٰ نے کچھ نکال کر اس کی طرف بڑھایا
شانی نے بے یقینی سے دیکھا کیونکہ اس کے ہاتھ میں ترکی کا ٹکٹ تھا جو کہ آج ہی رات کا تھا
یہ کیا ہے شانی بے یقینی سے اس کی طرف دیکھ کر پوچھنے لگی
میں مزید یہ سب کچھ برداشت نہیں کر سکتا شانی مجھ میں اتنی ہمت نہیں کہ میں تمہاری نفرت
برداشت کروں

میں تمہارے سامنے جتنا جھک سکتا تھا جھک چکا ہوں اگر اب مزید جھکا تو میری محبت کی توہین ہوگی
جانتا ہوں میں نے بہت بڑی غلطی کی ہے اور میرے نصیب میں معافی نہیں ہے اگر میرے نصیب
میں تمہاری معافی نہیں لکھی تو ٹھیک ہے
میں تمہیں اس رشتے سے آزاد کر دوں گا
اس کے بعد تم جس کے ساتھ شادی کرنا چاہو کر سکتی ہو اب میں مزید تمہارے راستے میں نہیں آؤں
گا۔

شانی بے یقینی سے اسے سن رہی تھی۔
شانی میں اپنی محبت کے سامنے ہار چکا ہوں۔
میں تمہیں آخری موقع دے رہا ہوں آزادی کا میں ابھی تمہیں ایئرپورٹ چھوڑنے جا رہا ہوں
تمہارا سامان میں ڈرائیور کے ہاتھوں منگوا چکا ہوں۔

تمہیں پتا ہے تمہارے یہاں آنے کے بعد ایک دن تمہارے دوست تنزیل نے مجھے فون کیا۔
میں نے اس سے معافی مانگی۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میں تمہارے ساتھ اس کا بھی گناہگار ہوں
لیکن تم جانتی ہو اس نے کیا کہا اس نے کہا کہ تم مجھ سے بہت پیار کرتی ہو اور ان چار سالوں

میں میرے بغیر تم نے اذیت بھری زندگی گزاری ہے۔

جانتی ہو تمہارے دوست نے میری منتیں کیں کہ میں تمہیں یہاں روک لوں تمہیں منالوں تمہیں خوشیاں دوں سب کچھ ٹھیک کر دوں لیکن شانی میں تمہارے دوست سے کیا ہوا وعدہ نہیں نبھاسکا۔ ارے میں تم سے معافی مانگنے میں بھی کامیاب نہ ہو سکا تم سے محبت کیا مانگوں گا ارتضیٰ نے اپنی آنکھوں سے نمی چھپائی۔

اور گاڑی ایئرپورٹ کے راستے پر ڈال دی۔

شانی بے یقینی سے ان سڑکوں کو دیکھ رہی تھی۔

تو کیا یہ شخص اتنی آسانی سے اسے چھوڑنے والا تھا اس کے بچپن کی محبت اس کی ضد اس کی انا کہاں گئی تھی کیا شانی کی نفرت کے سامنے وہ اپنی محبت ہار گیا۔

کیا وہ اس کے سامنے ہار چکا تھا

گاڑی کب ایئرپورٹ کے باہر آ کے کی شانی کو پتہ بھی نہ چلا جب ارتضیٰ نے اسکی طرف کا دروازہ کھولا

جاؤ شانی میں تمہیں اپنی محبت سے آزاد کر دوں گا تمہارے ترکی پہنچنے سے پہلے ہی میں تمہارا آزاد نامہ وہاں تک پہنچا دوں گا۔

بس آج کی رات مجھے میری محبت کا سوگ منانے دینا۔

وہ ڈرائیور کے ہاتھوں سامان لے کر اس کے ہاتھ میں تھا متا واپس گاڑی میں بیٹھا اور زن سے گاڑی اسٹارٹ کر کے آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔

شانی نہ جانے کتنی ہی دیر اس سڑک کو دیکھتی رہیں جاں سے ابھی ارتضیٰ کی گاڑی گئی تھی۔

تو اس شخص نے ایک بار پھر سے اسے چھوڑ دیا۔

میں چلیں فلائٹ کا ٹائم ہو رہا ہے پاس کھڑے ملازم نے کہا



"اپنے ٹوٹے ہوئے خوابوں کو سمجھا لوں کیسے"

"تجھ کو دنیا کی نگاہوں سے میں چھپا لوں کیسے"

"اپنے ہاتھوں سے دیا دل کا نبھا لوں کیسے"

"اپنے ہاتھوں سے دیا دل کا نبھا لوں کیسے"

"میری تنہائی میری جاں پہ بنی ہے سائیاں"

آج پھر وہی تنہائی بند اندھیرے کمرے میں اسے ڈس رہی تھی آج پھر اسے اندھیرے سے وحشت
نہیں ہو رہی تھی -

بے یقینی وہ اس ردیوار کو دیکھ رہا تھا -

ابھی کچھ دیر پہلے اس ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے اس کی شانی تیار ہو رہی تھی -

وہ جو کہتا تھا کہ ایک بار اس کے آجائے اسے واپس نہیں جانے دے گا وہ خود اسے ایئر پورٹ چھوڑ
کے آیا تھا کیونکہ وہ اسے مزید اذیت نہیں دے سکتا تھا

وہ اس سے محبت کرتا تھا اسے زبردستی اپنے پاس نہیں رکھ سکتا تھا وہ اسے خوش دیکھنا چاہتا تھا اور
شانی نے اپنی خوشی کی قیمت اس سے جدائی بتائی تھی -

وہ کب تک اسے زبردستی اپنے ساتھ رکھتا کب تک یہ رشتہ نبھانے پر مجبور کرتا -

شاید اس کی غلطی قابل معافی نہیں تھی -

وہ نجانے کتنے ہی سگریٹ پھونک چکا تھا - جب اچانک کمرے میں آکر کسی نے لائٹ آن کر دی

تمہاری ہمت کیسے ہوئی وہ غصے سے مڑا لیکن سامنے کوئی ملازم نہیں کھڑا تھا سامنے اس کی دشمن
جان اس کی شافی اپنی آنکھوں میں غصہ لیے اسکی طرف بڑھ رہی تھی۔
میری ہمت کیسے ہوئی آپ کی ہمت کیسے ہوئی ارتضیٰ۔ کیا میں کوئی کتبتلی ہوں جس سے آپ چاہے
اپنا لیں گے اور جب چاہے چھوڑ دیں گے۔

آپ کی ہمت کیسے ہوئی مجھے وہاں ایئرپورٹ پر اکیلا چھوڑ کے آنے کی
میں نے آپ کو کہہ دیا کیا مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا تو اس طرح سے چھوڑ دیں گے مجھے
کیا لگا آپ کو مجھے اس طرح سے اپنی زندگی سے نکال دیں گے تو میں چلی جاؤں گی
سوچے گا مت کہیں نہیں جاؤں گی میں سنا آپ نے کہیں نہیں جاؤں گی یہیں رہوں گی یہ میرا کمرہ
ہے اس پر میرا حق ہے یہ میرا گھر ہے مجھے کوئی یہاں سے نہیں نکال سکتا
اور آپ ہاں آپ مسٹر ارتضیٰ حیدر آپ بھی میرے ہیں آپ نے سوچا کہ اسے میں آپ کو اتنی آسانی
سے چھوڑ دوں گی اتنی جلدی ہمت ہار گئے یہ تھی آپ کی محبت۔
ابھی تو میں نے ٹھیک سے تڑپا یا تک نہیں تھا کہ آپ مجھے وہاں چھوڑ کے آگئے اتنے تنگ آگئے ہیں
مجھ سے اتنی آسانی سے تو میں آپ کو چھوڑ کے جاؤں گی نہیں۔
ساری زندگی معافی مانگیں گے آپ مجھ سے جب میرا دل چاہے گا تب غصہ کروں گی آپ کو تنگ
کروں گی آپ پہ اپنا حق جتنا ہوں گی۔

اور معاف بھی نہیں کروں گی۔
آپ ہوتے کون سے مجھے اپنی زندگی سے نکالنے والے۔ کیوں چھوڑ کے آئے مجھے ایئرپورٹ پر وہ مسلسل
اس کے سینے پر کلمے مارتے بول رہی تھی۔

جبکہ ارتضیٰ کو ایک منٹ ہی لگا اس بات کا یقین کرنے میں کہ اس کی شافی اس کے پاس لوٹ

آئی ہے۔

اور لگے ہی مٹے اسے بازو سے کھینچ کر اپنے سینے میں بھج لیا۔

آئی لو پوشانی آئی لو پوشوچ میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا تمہیں پتہ ہے اگر آج تم نہیں آتی تو میں مر جاتا۔

شانی نے تڑپ کر اس کے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھا۔

آپ ایسی باتیں کرتے ہیں اسی لئے تو مجھے اچھے نہیں لگتے۔ اب اگر آپ نے دوبارہ ایسی بات کی تم میں واپس چلی جاؤنگی شانی نے دو قدم کا فاصلہ بڑھا کر کہا

جب ارتضیٰ نے فاصلہ ختم کر ایک بار پھر سے اپنے سینے سے لگا لیا

میں تمہیں کہیں نہیں جانے دوں گا اب کبھی بھی نہیں ہمیشہ میرے ساتھ رہو گی ہم کبھی الگ نہیں ہوں گے شانی تم نے مجھے معاف کر دیا میں تمہارا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گا میں نے آپ کو معاف نہیں کیا ارتضیٰ آپ نے مجھے معاف کرنے پر مجبور کر دیا میں آپ کی محبت کے سامنے ہار گئی میری نفرت آپ کی محبت کے سامنے کچھ بھی نہیں۔

مجھے معاف کر دیں میں نے نہ جانے آپ کا دل کتنی بار دکھایا۔

آپ کی معافی کو قبول نہیں کیا۔

وہ روتے روتے ایک بار پھر سے اس کے سینے سے آ لگی۔

ارتضیٰ نے اپنی متاعِ جان کو اپنے باہوں میں بھر لیا

اور آج شانی نے اپنے ارتضیٰ کو تنہائیوں کے ان اندھیروں سے بچا لیا۔

اور اب ایک خوشحال زندگی ان کا انتظار کر رہی تھی۔